U75330. 18-12-09

Title - AISAAS-E-ARABI; YAANI ARABI SIRF-O-NA
KE SILES QAWAYAD JO THE CHAR KI ARABI
GRAMMAR PAR MUBNI AUR MUTA'ADDID MUSTA
ARABI SIRF-O-NAHOO KI KITABON SE MAKHO
HAI

Creator - Mohd. Naimur Rehman.

Publisher - Noor Mohd. Karkhana Tijarat Kutb
(Karachi).

Date - 1931

Pages - 330

Subject - Arabi Zuban - Qawayad.

اساسِ عربی

یعنی

عربی صرف ونحو کے سلیس قواعد

جو

تھیچر کی عربی گرامر پر مبنی اور متعدد مستند
عربی صرف ونحو کی کتابوں سے ماخوذ ہے

مؤلفہ

محمد نعیم الرحمن ایم۔ اے

(منشی فاضل۔ ایم۔ آر۔ اے۔ ایس)
لیکچرار عربی وفارسی، الٰہ آباد یونیورسٹی

شائع کردہ
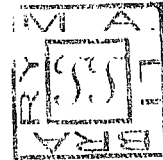
نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ فریئر روڈ کراچی

اساسِ عربی

مفصّل فہرس مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اَصْحَابِہِ الرَّاشِدِیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ ط

ملک عرب کے حدود اربعہ یہ ہیں :۔
مغرب میں بحر قلزم اور ملک شام کا کچھ حصہ۔
مشرق میں بحر ہند، خلیج فارس اور عراقِ عرب۔
شمال میں، جزیرہ اور ملک شام و فلسطین کے کچھ حصے۔
جنوب میں، بحر ہند۔

یہ ملک پانچ حصّوں میں منقسم ہے:

اوّل: یمن، جو ملک عرب کا جنوبی حصہ ہے۔ یہ تین طرف سمندروں سے گھرا ہوا ہے اور چوتھی طرف تہامہ، یمامہ اور بحرین سے۔ اسی علاقے میں حضرموت، مہرہ، شحر اور عمّان واقع ہیں۔

دوم، تہامہ، جو یمن کے شمال میں ہے۔ اس کے شرق میں بحر احمر اور غرب میں حجاز ہے۔

سوم: حجاز، یہ علاقہ تہامہ اور نجد کے درمیان میں واقع ہے۔ اسی حصّۂ ملک میں مکۂ معظمہ اور مدینہ منوّرہ واقع ہیں۔

چہارم: نجد، اس کے شرق میں حجاز اور غرب میں عراقِ عرب ہیں، جنوب میں یمامہ اور شمال میں ملک شام ہے۔

پنجم: یمامہ، یہ شمال و جنوب میں نجد و یمن سے گھرا ہوا ہے، غرب میں

حجاز سے اور شرق میں بحرین سے۔

عربوں کی من جملہ اور بہت سی خصوصیات کے، ایک خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی زبان کی بے حد احتیاط کی ہے، اور چونکہ وہ اپنی زبان کو بہترین زبان سمجھتے ہیں اس لئے وہ دوسرے ملکوں کے لوگوں کو "عجم" یعنی گونگا کہتے ہیں۔

لفظ "عرب" بادیہ یا ریگستان کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس حصّے کا نام عرب ہو گیا۔

ملک عرب کے باشندوں کو تین طرح پر تقسیم کیا گیا ہے:۔

(۱) عرب بائدہ۔ یہ بالکل مٹ چکے ہیں، ایسے کہ ان کے نام بس کتابوں ہی میں رہ گئے ہیں۔

(۲) عاربہ۔ ان میں سے کچھ قبیلے اب تک موجود ہیں۔

(۳) مستعربہ۔ یہ اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما السّلام کی اولاد ہیں۔ اب ملک عرب میں زیادہ تر یہی لوگ آباد ہیں۔

اہالی عرب کی ایک اور تقسیم یہ ہے:۔

(۱) ملک عرب کے اصلی باشندے۔

(۲) عرب متعربہ۔ یہ وہ غیر عرب لوگ تھے، جنھوں نے ملک عرب کو اپنا وطن بنا لیا تھا۔ یہ لوگ قدیم روایات کے مطابق حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں۔ اس لئے دونوں "سامی" یا "ساماطیقی" کہلاتے ہیں۔

زبانوں کی حالت بعینہٖ جان داروں کی سی ہے کہ وہ پیدا ہوتی ہیں، بڑھتی ہیں، جوان ہوتی ہیں، اُن سے نسل چلتی ہے، وہ بوڑھی ہوتی ہیں اور مر جاتی ہیں۔

عربی زبانوں کے متعلق علماء لسان کے دو گروہ ہیں: ایک کا قول ہے کہ یہ خیال ہی غلط ہے کہ تمام انسانوں کا نکاس بابل سے ہے، بلکہ سب سے پہلے انسان عرب

ہی میں پیدا ہُوا اور اسی ملک نے اس کو پال پوس کر اس قابل کیا کہ وہ باہر نکل جاتے۔
اسی بنا پر ان علما کا یہ دعویٰ ہے کہ زبان عربی ہی تمام زبانوں کی ماں ہے، یہاں تک کہ عبرانی کی بھی۔ دُوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ بابل سے انسان کی نسل چلی ہے اور زبانوں کی ماں "اُدر سامی"[1] ہے اور عربی اور عبرانی اس کی بیٹیاں ہیں۔ یُوں یہ دونوں زبانیں سگی بہنیں ہیں۔

صحیح طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ عربی زبان پر جوانی کب چڑھی۔ اہالی عرب کے جو قدیم سے قدیم قصائد نکلے ہیں، چُونکہ اُن کی زبان اعلیٰ درجہ کی ہے اس لئے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ قصائد کہے گئے ہیں، ان سے ہزارہا برس پہلے یہ زبان منجھ چُکی ہوگی۔

عربی زبان کی ایک بیٹی تو عبرانی ہی ہے، لیکن اگر علما کے دوسرے گروہ کی رائے تسلیم کی جائے تو یہ زبان عربی کی ماں جائی بہن ہے۔ مگر اس میں کوئی شُبہ نہیں کہ عربی کی اور بیٹیاں قبطی، نبطی، حِمیری، حبشی، کلدانی، آرامی، سُریانی وغیرہ ہیں۔ ان بیٹیوں میں سے اکثر مرچکی ہیں، مثلاً قبطی، نبطی، سُریانی۔

مُردہ زبان وہ کہلاتی ہے جس کے بولنے والے دُنیا میں باقی نہ رہے ہوں اور اُن کی نشانی صرف پُرانی کتابوں میں باقی رہ گئی ہو، جیسے عبرانی، سنسکرت، لاطینی وغیرہ[2]۔ بعض زبانیں ایسی بھی ہیں کہ وہ اس طرح مٹی ہیں کہ اُن کا نشان کتابوں سے بھی قریب قریب محو ہو چکا ہے، جیسے فنیقی اور قبطی وغیرہ۔ برعکس اس کے زندہ زبان وہ کہلاتی ہے

---

[1] یعنی وہ زبان جو غالباً سامی زبانوں کی اصل ہے، یہ اصطلاح جرمانی علما کی قائم کی ہوئی ہے۔ جرمانی محاورے میں "اُدر" اصلی، ابتدائی، اوّلین کے معنی میں آتا ہے، سامی سام بن نوحؑ سے منسوب ہے۔

[2] ہم نے مثالاً سنسکرت اور لاطینی کا نام لیا ہے۔ ان زبانوں کو سامی زبان سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ دونوں زبانیں آریائی خاندان سے ہیں اور دونوں شاید سگی بہنیں ہیں۔ اس وقت ہم کو ان سے کوئی سروکار نہیں۔

جن کے بولنے والے موجود ہوں اور اس میں کتابوں کی تصنیف کا سلسلہ برابر جاری ہو، جیسے عربی، کہ نہ صرف ملک عرب میں، بلکہ عراق، شام، ایشیائے کوچک، شمالی افریقہ، مغربی افریقہ، مصر، سینیگال، زنجبار اور دوسرے ممالک میں بھی بولی جاتی ہے، بہت سے ملکوں میں (مثلاً ہندوستان، ترکستان وغیرہ میں جہاں عربی نہیں بولی جاتی) عربی زبان میں تصنیف وتالیف کا سلسلہ برابر قائم اور جاری ہے۔ گویا ہزارہا سال کی عمر پانے پر بھی اس زبان میں بڑھاپے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

مزید توضیح کے لئے اتنی بات اور بیان کردینا چاہیئے کہ:

(۱) مراکش، الجیریا اور تونس میں جو عربی بولی جاتی ہے اس پر بربری زبان کا زیادہ اثر ہے۔

(۲) مصر کی عربی میں کچھ قبطی اثر تو پہلے سے تھا، اب فرانسیسی زبان کا اثر زیادہ پڑ رہا ہے۔

(۳) شام اور فلسطین کی عربی پر آرامی کا اثر ہے۔

(۴) عراقی عرب پر کچھ فارسی کا اثر ہے۔

(۵) عراقی عربی پر بہت تھوڑا اثر بابلی زبان کا ہے۔

(۶) مکّہ اور مدینہ کو چھوڑ کر حجاز کی زبان نہایت صاف اور شیرین ہے۔

(۷) جنوبی عرب یعنی یمن وحضرموت کی زبان بھی بہت اچھی ہے۔

(۸) سوڈان کی عربی پر جنوبی عرب کی زبان کا زیادہ اثر ہے، نہ کہ مصر کا، حالانکہ سوڈان مصر ہی کا حصّہ ہے۔

(۹) مشرقی عرب یعنی بحرین اور عمّان کی زبان پر بھی فارسی کا اثر زیادہ ہے۔

(۱۰) وسط عرب یعنی نجد وغیرہ کی زبان تو بہت ہی اچھی ہے۔

ہم نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جتنی حلاوت، زور اور شکوہ عربی زبان

میں ہے وہ (شاید بلا استثنا) دنیا بھر کی زبان میں ہے، نہ ہوگا۔

اتنی طویل زندگی پر بھی عربی زبان میں قوتِ حیات موجود رہنے کے بہت سے اسباب ہیں۔ ان میں سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ خداوند جل وعلا شانہٗ نے اسی زبان کو اپنی کتاب کریم، قرآن مجید کے لئے انتخاب فرمایا (وَاللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ) چونکہ یہ امر قیاس وگمان سے بھی دُور، بہت دُور ہے کہ کبھی کوئی وقت ایسا آئے گا کہ جب دُنیا سے قرآن مجید بالکل اُٹھ جائے گا، اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ یہ زبان تا قیامِ قیامت قائم وباقی رہے گی۔ ایسی زبان کا حاصل کرنا بلا استثنا، ہر شخص کے لئے ضروری ہے اور زندہ قومیں یہی کر رہی ہیں۔

زبان عربی کی سب فضیلت وضرورت مُسلّم، مگر تعجب اور سخت تعجب کی بات یہ ہے کہ باوجود اس کی قدامت اور اس کے بولنے والوں کی زیادہ تعداد کے کسی نے اس کے قواعدِ صرف ونحو نہیں بنائے۔ یہ فخر مسلمانوں کے لئے محفوظ تھا کہ اُس کے قواعد مرتّب ومدوّن کرکے اس کو سائنٹفک یعنی علمی زبان بنائیں۔

ان قواعد کے تدوین کی ابتدا بہت چھوٹے پیمانے پر شروع ہوئی۔ ہوتے ہوتے یہ ایک مستقِل فن بن گیا اور اتنا پھیلا کہ لاکھوں صفحات کا میدان بھی اس کے لئے تنگ ہوگیا، ممکن ہے کہ بعض سہولت پسند لوگ اس پھیلاوے کو فضول سمجھیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُن صرفی ونحوی علماء کا شکریہ ادا کرنا بالکل ناممکن ہے، جنھوں نے بال کی کھال نکال کر دُودھ پانی الگ الگ کردیا۔

قواعد کی کتابوں کا یہ دفتر چونکہ مختلف زمانوں اور زبانوں میں لکھا گیا ہے، اس لئے وہ ہر زمان ومکان کی ضروریات کو مدِّنظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کی حالت یہ ہے کہ عربی کی ضرورت بہت زیادہ ہے، شوق بہت کم ہے اور فرصت بالکل مفقود، ایسی صورت میں وہ کتابیں زمانۂ حال کے لئے موزوں نہیں۔ اوراق مابعد موجودہ

زمانے کی ضرورت کے موافق ہیں، اور ان میں تمام مسائل آگئے ہیں۔ اس لئے یہ اُمّید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب موجودہ طالب علم کی ضروریات کے لئے کافی ہوگی۔

مع ہٰذا، جو صاحب اس فن میں کمال حاصل کرنا چاہیں اُن کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان اوراق کو انتہا بلندی پر پہنچنے کا پہلا زینہ بنائیں اور پھر اُن مطوّل کتابوں کی طرف رجوع کریں، کیونکہ کوئی فردِ بشر یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ وہ دریا کو کوزے میں بند کرسکتا ہے، یا سمندر کو سمیٹ سکتا ہے۔

اس کتاب میں صرف ونحو کے مسائل کی بحث اور اُن کی ترتیب زیادہ تر عربی زبان کے انگریز نحوی، رائٹ کی عربی گرامر پر مبنی ہے لیکن اس امر میں ہر جگہ اُس کی پیروی نہیں کی گئی ہے، بلکہ اکثر وبیشتر اس سے بالکل قطع نظر کی گئی ہے اور ائمّہ فن مثلاً سیبویہ، ابنِ مالک، زمخشری وغیرہم کی تصانیف سے استمداد کر کے مطالب کو زیادہ واضح اور صحیح بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ یہ کتاب رائٹ جیسے مغربی نحویوں کی تصنیفات سے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔

یہ کتاب جیسی کچھ مفید ثابت ہوسکتی ہے، ظاہر ہے چونکہ میں نے اس تالیف کو جناب مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد الستار صاحب صدّیقی صدر شعبۂ علوم عربی وفارسی الٰہ آباد یونیورسٹی کے ایما۔ وارشاد سے شروع کیا تھا، اس لئے نہ صرف میں بلکہ اس کتاب سے فائدہ اُٹھانے والے اُن کے رہینِ منّت رہیں گے۔

میرے والد ماجد حضرت منشی محمد خلیل الرحمٰن صاحب (مدظلّہ العالی) نے اس کتاب کے مضامین کی ترتیب وتنسیق اور اُس کی کاپی اور پروف پر نظر اور تصحیح میں جس بزرگانہ شفقت والطاف اور زحمت وعنایت کو کام فرمایا ہے، اُس کا شکر نہ کافی طور پر مجھ سے ادا ہوسکتا ہے، نہ میں ایسی ہمّت کرسکتا ہوں۔ فاجرہٗ علے اللہ!

الٰہ آباد ۲۰ راپریل ۱۹۳۱ء

محمد نعیم الرحمٰن

حِصّۂ اوّل

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ

تمہید

حروف ہجاء اور حرکات

(۱) حروف ہجاء

۱۔ عربی کے حروف ہجاء اٹھائیس ہیں جو اکیلے، بلا اپنے ماقبل یا مابعد سے ملا کر لکھے جاتے ہیں۔ ان حروف کی ترتیب یوں ہے :۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ه ی۔

شمال مغربی افریقہ (یعنی الجیریا، مراکش اور تونس) میں ان حروف کی تعداد انتیس ہے، کیونکہ ان میں لا بھی شامل ہے۔ مگر وہاں حروف کی ترتیب اس عام ترتیب سے کسی قدر مختلف ہے اور وہ یہ ہے:

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز ط ظ ك ل م ن ص ض ع غ ف ق س ش ه و ی لا۔

ترتیب کے اس فرق کے علاوہ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اُن کے یہاں ف اور ق کے اظہار میں یہ فرق ہے کہ ان دونوں حروف کی شکل ایک ہی (ف کی) طرح ہوتی ہے۔ لیکن ف کی صورت میں نُقطہ اوپر ہوتا ہے، اور ق میں ایک نقطہ اوپر اور ایک نیچے، (دونوں طرف) دیا جاتا ہے۔

فائدہ (۱) الف بہ ذات خود کوئی آواز نہیں رکھتا، بلکہ محض ہمزہ کی آواز کی اعانت کے لئے بعض حالات میں استعمال ہوتا ہے، یا اپنے ماقبل حرف کے زبر کی حرکت کو طویل کر دیتا ہے، یا جمع غائب کے صیغے کے آخر میں لکھا جاتا ہے۔ لہٰذا عربی حروف ہجاء کا پہلا حرف حقیقت میں ہمزہ ہے۔

فائدہ (۲) حرف ت کی دو شکلیں ہیں: جب یہ حرف اسماء، یا صفات کے آخر میں آتا ہے تو گول شکل میں (ۃ) لکھا جاتا ہے اور "تاء مربوطہ" کہلاتا ہے۔ باقی تمام صورتوں میں اس کی شکل معمولی (ت) ہوتی ہے۔ اسے "تاء طویلہ" کہتے ہیں۔

۳۔ ان حروف ہجا میں ا د ذ ر ز و ایسے چھ حروف ہیں جو صرف اپنے ماقبل کے حروف سے ملا کر لکھے جاتے ہیں، اپنے مابعد سے نہیں ملائے جا سکتے۔ ان کو "حروف منفصلہ" کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی تمام حروف کو "حروف متصلہ" کہتے ہیں، کیونکہ وہ سب اپنے ماقبل اور مابعد حروف سے ملا کر لکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ نقطوں کے لحاظ سے حروف ہجاء کو دو طرح پر تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) حروف معجمہ، وہ حروف جن پر نقطے ہیں، مثلاً ب خ ن ي وغیرہ۔

(۲) حروف مہملہ، وہ حروف جن پر نقطے نہیں ہیں، مثلاً د س ل م وغیرہ۔

حروف ہجاء کی ایک اور تقسیم یوں بھی ہے:

(۱) حروف شمسیہ جن میں ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن شامل ہیں۔ ان کے علاوہ باقی سب حروف قمریہ کہلاتے ہیں۔

فائدہ:۔ ال تعریفی، جب حروف شمسیہ کے شروع میں آتا ہے تو ل کی آواز نہیں پیدا ہوتی، جیسے الشّمس، الضّحی، مگر جب حروف قمریہ کے پہلے آتا ہے تو اس کا ل بولا جاتا ہے، جیسے القمر، الفرس۔

۴۔ ا، و، ی، حروف علت کہلاتے ہیں، کیونکہ یا تو یہ دوسرے حرفوں

تبدیل ہوجاتے ہیں، یا اُن سے اثر پذیر ہوکر حذف ہوجاتے ہیں۔ ان تینوں کے علاوہ باقی تمام حروف کو "حروفِ صحیحہ" کہتے ہیں۔

(۲) حرکات

۵۔ عربی تحریر میں ہجا، کے ہر ایک حرف پر کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے، جس سے اُس حرف کی طرزِ ادا کا پتہ چلتا ہے۔ اس علامت کو "حرکت" کہتے ہیں۔ حرکت کی تین صورتیں ہیں:

(۱) فَتْح یا فتحہ یعنی زبر، (۲) کَسر یا کسرہ یعنی زیر، اور (۳) ضَمّ یا ضمّہ، یعنی پیش۔

جس حرف پر ان حرکتوں میں سے کوئی ہو، اُسے "متحرّک" کہتے ہیں۔ جس حرف پر فتحہ ہو اُسے مفتوح، جس پر کسرہ ہو اُسے مکسور، اور جس پر ضمّہ ہو اُسے مضموم کہتے ہیں، مثلاً فُعِلَ میں ل مفتوح ہے، ع مکسور اور ف مضموم۔

ان تین حرکتوں کو بڑھا کر ادا کرنے سے ــَـ ا، ــِـ ی اور ــُـ و کی صورت پیدا ہوتی ہے۔

حرکت کے اس طرح بڑھانے اور لمبا کرنے کو اِشباع کہتے ہیں، مثلاً مَالٌ کِیْسٌ اور طُوْلٌ میں م کے فتحہ کے اشباع سے مَا، کِ کے کسرے سے کِیْ اور ط کے ضمّہ سے طُوْ بن گئے۔

کسی حرکت کے نہ ہونے کی حالت کو سُکُوْن یا جزم کہتے ہیں۔ اس کا اظہار اس طرح (ْ) کیا جاتا ہے۔ اس کا نام سُکُوْن یا جزمہ ہے، اور جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہے اُسے ساکن کہتے ہیں، مثلاً کُنْ میں ن اور نَفْسٌ میں ف ساکن ہے۔

۱۴۔ بعض الفاظ میں الف لکھا نہیں جاتا، مگر پڑھا جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ

اس کا اظہار ایک کھڑے زبر کی صورت میں کیا جاتا ہے، مثلاً ھٰذا، لٰکِنْ، ذٰلِكَ،
یا ھٰذا، لٰکِنْ، ذٰلِكَ۔

اسی طرح بعض الفاظ میں الف آخر میں، مفتوح ی کی شکل میں (بغیر نقطہ یا سکون کے) لکھا جاتا ہے، مثلاً اِلٰی، رَمٰی، نَھٰی۔ لیکن جب یہ ی آخری حرف نہ ہو، تو اس کی صورت اصلی الف کی ہو جاتی ہے، مثلاً رَمَاہُ، نَھَانِیْ۔ اس الف کو "الف بِصُوْرَۃِ الْیَاءِ" یا "الف مقصورہ" کہتے ہیں۔ اس کا یہ نام اس لئے ہے کہ جب ایسے الف کے بعد آنے والے لفظ کے شروع میں ہمزۃ الوصل ہوتا ہے تو یہ الف کٹ کر (قصر) مختصر ہو جاتا ہے۔

۷۔ بعض خاص الفاظ ہیں جن کے آخر میں ا ت کی آواز ہوتی ہے، اُن کو ۔وٰۃ
یا یٰۃ لکھا جاتا ہے، مثلاً صَلٰوۃ، تَوْرٰیۃ وغیرہ۔

فعلی حالت میں واو کے آخر میں الف لکھا جاتا ہے، مگر پڑھا نہیں جاتا، مثلاً
کَتَبُوْا، رَمَوْا کو محض کَتَبُوْ اور رَمَوْ پڑھا جاتا ہے۔

(۳) تنوین اور تشدید

۸۔ جب اسم یا صفت کے شروع میں ال تعریفی نہیں ہوتا، اس کے آخری حرف پر مکرر حرکت بولی جاتی ہے، اس کا اظہار دو زبر، دو زیر اور دو پیش سے کیا جاتا ہے جس سے بالترتیب ـَنْ، ـِنْ اور ـُنْ کا لفظ بنتا ہے، یعنی ایک زبر (یا زیر یا پیش) کے بعد نُون ساکن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اسی نون کی آواز پیدا ہونے کی وجہ سے اس مکرر حرکت کو تَنْوِیْن، اور جس حرف پر یہ حرکت ہوتی ہے اُسے "مُنَوَّن" کہتے ہیں، مثلاً بَابًا، رَجُلٍ اور خَلِیْفَۃٌ میں ب، ل اور ۃ منوّن حروف ہیں۔ لیکن جب ـَنْ مخفّف ہو ـیٌ کا، تو لکھنے میں ی کے ماقبل حرف پر تنوین دیتے ہیں، مثلاً ھُدًی۔ اسی طرح اگر ـَنْ مخفّف ہو ـوٌ کا، تب بھی ی یا الف کے ماقبل حرف کو تنوین دیتے ہیں، مثلاً عَصًی یا عَصًا۔

۹۔ جب کسی لفظ میں ایک ہی حرف دو مرتبہ آتا ہے اور اُن دونوں کے درمیان

کوئی حرکت نہیں ہوتی تو اُس حرف کو صرف ایک ہی مرتبہ لکھ کر اُس کے اُوپر تشدید کا نشان (ّ) دے دیتے ہیں، مثلاً مَرَّ، حَادٌّ۔ اس حالت میں حرف کی آواز واضح طور سے دُو مرتبہ نکالنی چاہیئے۔ تشدید سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حرف دُہرایا گیا ہے اور ایک دوسرے سے مُنضم یا مُدغم ہوگیا ہے۔ چنانچہ جب ال تعریفی ایسے الفاظ پر داخل ہوتا ہے، جو حروف شمسیہ میں سے کسی ایک سے شروع ہوتے ہیں، تو اُس کا ل اُس شمسی حرف میں مدغم ہوجاتا ہے۔ ایسی صورت میں اُس ل کو بغیر سکون کے لکھ کر اُس کے مابعد کے حرف پر تشدید دی جاتی ہے، مثلاً شَمْسٌ سے اَلشَّمْسُ، رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ۔

۱۰۔ جب اَنْ، مِنْ، عَنْ میں سے کوئی لفظ لا، ما اور مَنْ میں سے کسی کے پہلے آتا ہے تو اُس کا ن موخر الذکر لفظ کے ل یا م سے مدغم ہوجاتا ہے، مثلاً اَنْ لا سے اَلَّا، مِنْ مَا اور مِنْ مَنْ سے مِمَّا (یا مِمَّ) اور مِمَّنْ، اور عَنْ مَنْ سے عَمَّا (یا عَمَّ) اور عَمَّنْ بن جاتے ہیں۔

۱۱۔ بعض اوقات ت ث د ذ ص ض ط ظ اپنے مابعد کی ت سے مدغم ہوجاتے ہیں۔ ایسی حالت میں مدغم حروف بغیر سکون کے لکھے جاتے ہیں، اور تشدید ت پر دی جاتی ہے۔ مثلاً اَرَدُتُّ، لَبِثْتُّ جن میں د اور ث کا ادغام ت میں ہُوا ہے۔

(۴) ہمزہ، ہمزۃ القطع

۱۲۔ ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) ھمزۃ القَطْع، جو حذف نہیں ہوسکتا، (۲) ھمزۃ الوَصْل جو بعض حالتوں میں حذف ہوجاتا ہے۔

۱۳۔ ہمزہ عموماً ا، و، ي کے اوپر (فتحہ اور ضمہ کی حالت میں) یا نیچے (کسرہ کی حالت میں) لکھا جاتا ہے، اور کبھی کبھی تنہا بھی لکھا جاتا ہے۔ ہمزہ لکھنے کے قاعدے یہ ہیں:۔

(۱) لفظ کے شروع میں ہمزہ الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، مثلاً أَمْرٌ،

إِبْرَة، أُذُن۔

(۲) لفظ کے درمیان میں:

(ا) مفتوح حرف کے بعد، اگر ہمزہ مفتوح یا ساکن ہو تو الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، مثلاً: سَأَلَ، رَأْسٌ۔ اگر ہمزہ مکسور ہو تو ي کے اُوپر لکھا جاتا ہے، مثلاً يَئِسَ، اور اگر مضموم ہو تو واؤ کے اُوپر، مثلاً بَؤُسَ۔

(ب) مکسور حرف کے بعد آئے تو ي کے اُوپر لکھا جاتا ہے، مثلاً بِئْرٌ۔

(ج) مضموم حرف کے بعد آئے تو و کے اُوپر لکھا جاتا ہے، بشرطیکہ اُس کے بعد کا حرف مفتوح یا مضموم ہو، جیسے يُؤَلِّفُ، اور اگر اس کے بعد حرف مکسور ہو تو ي پر لکھا جاتا ہے، جیسے سُئِلَ۔

(د) سکون کے بعد آئے تو اُسے الف پر لکھا جاتا ہے، اگر اُس کے بعد حرف مفتوح ہو، اور اگر اُس کے بعد حرف مضموم ہو تو واو کے اُوپر، اور حرف مکسور ہو تو ي کے اُوپر، جیسے: يَسْأَلُ۔

(ہ) اگر ہمزہ ایسے الف اور واو کے بعد آئے جو حرکت طویلہ کے طور پر استعمال ہوئے ہوں تو اُسے سطر کے اوپر بغیر کسی حائل حرف کے لکھا جاتا ہے، جیسے تَسَاءَلُ مَقْرُوْءَةٌ۔ لیکن اگر اس سے پہلے ایسی ي ہو جو بطور طویل حرکت کے استعمال ہوئی ہو، تو اُسے ي کے بعد ایک شوشے پر لکھا جاتا ہے، جیسے خَطِيئَةٌ۔

(۳) لفظ کے آخر میں:

(ا) ہمزہ پر حرف ماقبل کی حرکت کا اثر نہیں ہوتا، لیکن اگر وہ مفتوح ہو تو الف پر، مضموم ہو تو واو پر اور مکسور ہو تو ي پر لکھا جاتا ہے، جیسے: قَرَأَ يَقْرَأُ، دَنُؤَ، خَطِئَ۔

(ب) حرف ساکن کے بعد بغیر کسی حامل کے لکھا جاتا ہے، جیسے ضَوْءٌ، شَیْءٌ
جب آخر میں مفتوح تنوین ہو، تو ہمزہ کو شوشے پر لکھا جاتا ہے، جیسے شَیْئًا
لیکن اگر ہمزہ سے قبل کا حرف منفصل قسم کا ہو اور الف سے ملا کر نہ لکھا جا سکے تو
الف نہیں لکھا جاتا اور ہمزہ کو بغیر کسی حامل کے لکھتے ہیں، جیسے جُزْءً۔

(۵) ہمزۃ الوصل

۱۴۔ بعض حالتوں میں لفظ کے شروع میں ہمزہ اصلی نہیں ہوتا، بلکہ محض اس غرض سے لکھا جاتا ہے کہ لفظ کا پہلا جزو کسی حرکت سے شروع نہ ہو۔ اس صورت میں جب ہمزہ کسی دوسرے ماقبل کے حرف سے ملایا جاتا ہے، تو ہمزہ مع اپنی حرکت کے حذف ہو جاتا ہے، اس پر محض وَصْلَة کا نشان (ٱ) بنا دیا جاتا ہے اور دونوں لفظ ملا کر پڑھے جاتے ہیں۔ اگر لفظ ماقبل کے آخر میں کوئی حرکت نہ ہو تو مندرجۂ ذیل قواعد کے مطابق اُسے حرکت دے دی جاتی ہے۔ ایسی حالتوں میں ہمزہ کو ہمزۃ الوصل کہتے ہیں۔ الف کو لکھا جاتا ہے، مگر پڑھا نہیں جاتا، اور نہ وصلہ کی وجہ سے تلفظ پر کوئی اثر پڑتا ہے۔ اس کی مثالیں یہ ہیں:

عَبْدُ ٱلْقَادِرِ، وَٱنْصَرَفَ (= وَ إِنْصَرَفَ)۔ رَأَيْتُ ٱبْنَهُ۔

۱۵۔ ذیل کی حالتوں میں ہمزہ، ہمزۃ الوصل ہوتا ہے:۔

(ا) ال تعریفی میں، جیسے: عَبْدُ ٱلْقَادِرِ۔

(ب) ثلاثی مجرد کے امر حاضر کے صیغوں میں، جیسے: قُلْتُ ٱكْتُبْ، فَٱذْهَبَا۔

(ج) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اِنْفِعَال، اِفْتِعَال، اِفْعِلَال اور اِسْتِفْعَال کے مصدر، ماضی اور امر کے صیغوں میں، جیسے فَٱنْهَزَمَ۔

(د) ذیل کے آٹھ الفاظ میں:

اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَأَةٌ، اِسْمٌ۔

۱۶۔ اگر ہمزۃ الوصل کے ماقبل لفظ کا آخری حرف متحرک نہ ہو تو اس کو عموماً کسرہ دے دیتے ہیں، جیسے قَدِ انْصَرَفَ۔ اسی طرح تنوین کی صورت میں بھی تنوین کے نون پر کسرہ آتا ہے، جیسے کَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ نِ اجْتُثَّتْ۔

ذیل کی حالتیں اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں:

(ا) مِنْ کے نون پر فتحہ آتا ہے، جیسے مِنَ الْوَلَدِ۔

(ب) هُمْ، كُمْ، اَنْتُمْ کی ضمیریں، ماضی کے صیغے جمع مذکر حاضر کے آخر کا تُمْ اور حرف جر مُذْ؛ ان سب کے آخری حرف پر ضمہ آتا ہے، جیسے لَعَنَهُمُ اللّٰهُ، رَاَيْتُمُ الْوَلَدَ، مُذُ الْيَوْمِ۔

(ج) اگر ہمزۃ الوصل سے پہلے کا لفظ ایسے الف، واو اور ي میں تمام ہوتا ہو جو حرکت طویلہ کا کام دیتے ہوں، تو ایسی صورت میں وہ حرکت طویلہ محض معمولی حرکت رہ جاتی ہے، جیسے اَبُوا الْوَلَدِ فِي الدَّارِ۔ لیکن اگر وہ لفظ ے و، یا ے ي میں تمام ہوتا ہو تو ي پر کسرہ اور و پر ضمہ آتا ہے، جیسے فِي عَيْنَيِ الْمَلِكِ، مُصْطَفَوُ اللّٰهِ۔

(د) لَوْ اور اَوْ کے واو پر کسرہ آتا ہے، جیسے لَوِ اسْتَقَامُوْا، اَوِ اجْتَنَبَ

۱۷۔ ذیل کی حالتوں میں ہمزۃ الوصل تحریراً اور تلفظ دونوں میں ساقط ہو جاتا ہے:

(ا) بِسْمِ اللّٰهِ میں، جس کی اصلی صورت بِاسْمِ اللّٰهِ ہے۔

(ب) لفظ اِبن میں، جب کہ وہ باپ اور بیٹے کے ناموں کے درمیان واقع ہو، جیسے عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ لیکن اگر اِبْن بطور خبر کے واقع ہو تو ہمزۃ الوصل لکھا جاتا ہے، جیسے زَيْدُ ابْنُ عَمْرٍو (زید عمر کا بیٹا ہے)۔

(ج) ال تعریفی میں، بہ شرطیکہ اس کے پہلے لِ (حرف جر) یا لَ (لام تاکید) ہو، جیسے لِلرَّجُلِ، لَلْحَقُّ۔ اگر اسم لِ ہی سے شروع ہوتا ہو تو ال کا لام بھی حذف

ہو جاتا ہے، جیسے لِلَّیْلَةِ (= لِلْلَیْلَةِ)۔ اسی طرح اَللّٰہُ سے لِلّٰہِ۔

(د) اگر ہمزۃ الوصل کے ماقبل استفہامی ہمزہ ہو تو ہمزۃ الوصل کا الف حذف ہو سکتا ہے، جیسے اَبْنُكَ (= أٰ ابْنُكَ)۔

(۶) مدّ یا مدّہ

۱۸۔ اگر مفتوحہ ہمزہ کے بعد الف واقع ہو، تو ہمزہ اور حرکت دونوں کو حذف کرکے صرف الف لکھتے ہیں، اور اس پر مدّ کی علامت (~) بنا دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں الف لمبا کرکے پڑھا جاتا ہے، جیسے آمِنَ، رَآہُ، قُرْآنٌ (جن کی اصلی صورتیں ءَامِن، رَءَاہ اور قُرْءَان ہیں)

(۷) جزءِ لفظ

۱۹۔ جزءِ لفظ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مُطْلَق، جس میں صرف ایک حرف صحیح ہوتا ہے، اور اس پر ایک حرکت ہوتی ہے، جیسے کَتَبَ (= کَ تَ بَ)

(۲) مُقَیَّد، جس میں ایک حرف صحیح متحرک ہو اور دوسرا ساکن، جیسے کَتَبْتُمْ میں تَبْ اور تُمْ۔

اسی طرح (ا) ایک حرف صحیح اور الف واو اور ي میں سے کوئی حرف (بطور حرکت طویلہ کے) مل کر، اور (ب) حرف صحیح منوّن بھی جزءِ مقیّد بنتے ہیں، جیسے دَارِی (= دا رِی) دَارٌ (= دا، رُن)۔

۲۰۔ کوئی جزءِ لفظ ساکن حرف سے شروع نہیں ہو سکتا، اگر کہیں صرف اور گردان کی وجہ سے ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو شروع میں ایک ہمزۃ الوصل بڑھا دیا جاتا ہے، جیسے کَتَبَ سے اُکْتُبْ۔ اگر اجنبی (غیر عربی) زبان سے کوئی لفظ لیا گیا ہو اور اس کا شروع کا جزءِ لفظ ساکن ہو، تو یا (۱) اس کے شروع میں ایک

ہمزۃ القطع زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے أَفَلَا طُوْنَ، یا رب) پہلے حرف کو متحرک کر دیتے ہیں، جیسے فَرَنْسَا۔

۲۱۔ کسی جزء لفظ کے آخر میں دو ساکن حروف نہیں ہو سکتے۔ اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہوتی ہے تو ایک حرف گر جاتا ہے، جیسے قُوْلْ سے قُلْ۔ البتہ اگر الف، واو یا یے بطور حرکات طویلہ کے استعمال ہوتے ہوں اور اُن کے بعد کوئی حرف صحیح مشدّد واقع ہو، تو ایسا نہیں ہوتا جیسے فَارٌّ، حَادٌّ۔

(۸) اعداد

۲۲۔ قدیم زمانے میں ہجاء کے حروف کو عدد کے طور پر تعداد کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ اس غرض سے حروف کی ترتیب وہی ہے جو قدیم زمانے میں سامی حروف ہجا کی تھی، اُس کا نام حُرُوْفُ الْاَبْجَدْ ہے۔

چونکہ حروف سے عدد کا کام لیا جاتا ہے، اس لئے ہر حرف کی ایک قیمت ہے، جو ذیل کے نقشے میں ہر حرف کے مقابل درج ہے:

حرف	قیمت	حرف	قیمت	حرف	قیمت
ا	۱	ك	۲۰	ش	۳۰۰
ب	۲	ل	۳۰	ت	۴۰۰
ج	۳	م	۴۰	ث	۵۰۰
د	۴	ن	۵۰	خ	۶۰۰
ه	۵	س	۶۰	ذ	۷۰۰
و	۶	ع	۷۰	ض	۸۰۰
ز	۷	ف	۸۰	ظ	۹۰۰
ح	۸	ص	۹۰	غ	۱۰۰۰
ط	۹	ق	۱۰۰		

اس ترتیب کو یاد رکھنے کے لئے اس کے متعدد اجزا کر کے الفاظ کی شکل میں ڈھال دیئے گئے ہیں۔ اس طرح جو الفاظ پیدا ہوتے ہیں یہ ہیں:

اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قُرِشَتْ ثَخَّذْ ضَظَغْ؛

شمال مغربی افریقہ میں ابجد کی ترتیب اس ترتیب سے کسی قدر مختلف ہے۔

۲۳۔ بعد میں اعداد کی مندرجہ ذیل صورتیں قرار پائیں، جو اب تک مستعمل ہیں:

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰۔

مشق (۱)

نیچے کے فقروں کو پڑھو:-

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

اَرَأَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔

وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ إِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ

غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ
يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ
وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

سبق ۱۔ ال

۲۴۔ عربی میں جب کسی اسم کے شروع میں ہمزہ لام (ال) داخل ہو تو اُس اسم کی تعریف (یا تخصیص) ہو جاتی ہے۔ اس کو ہمزہ لام تعریفی کہتے ہیں۔ یہ ال اسم کی ہر جنس اور ہر عدد پر داخل ہوتا ہے، اور اس کے اثر سے اسم کے آخری حرف پر تنوین نہیں آتی، جیسے بَيْتٌ سے اَلْبَيْتُ۔

ال کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۃ الوصل ہے۔ لہٰذا جب اُس کے ماقبل کوئی دُوسرا لفظ آتا ہے تو یہ ہمزۃ الوصل مع اپنی حرکت کے حذف ہو جاتا ہے اور ل اپنے ماقبل لفظ کی حرکت کے بعد پڑھا جاتا ہے، جیسے بَابُ الْبَيْتِ (= بَابُلْ بَيْتِ)۔

۲۵۔ اگر کوئی لفظ حروفِ شمسیہ میں سے کسی حرف سے شروع ہوتا ہو، تو ل اُس حرفِ شمسی سے مدغم ہو جاتا ہے، جیسے نَهْرٌ سے اَلنَّهْرُ۔

۲۶۔ اسماء صفات اپنے موصوف اسما کے بعد آتے ہیں۔ اگر موصوف پر ال تعریفی داخل ہے، تو صفت پر بھی ضرور داخل ہوگا، جیسے نَهْرٌ عَرِيْضٌ، اَلنَّهْرُ الْعَرِيْضُ۔

۲۷۔ عربی میں واحد کے لئے ضمیریں یُوں آتی ہیں:

هُوَ۔ مذکّر غائب (وہ ایک مرد) هِيَ۔ مؤنّث غائب (وہ ایک عورت)

اَنْتَ مذکّر حاضر (تو ایک مرد) اَنْتِ۔ مؤنّث حاضر (تو ایک عورت)

اَنَا متکلّم (مَیں مرد یا عورت)

(لُغات)

بُسْتَانٌ	باغ	بَحْرٌ	سمندر
كَبِيْرٌ	بڑا	خُبْزٌ	روٹی

بَيْتٌ	گھر	اِنْسَانٌ	انسان۔آدمی
صَغِيْرٌ	چھوٹا	طَيِّبٌ	اچھا
مَحَلٌّ	مقام	رَجُلٌ	آدمی۔مرد
حَسَنٌ	خوبصورت	اَلْقَاضِيْ	منصف
اَلنِّيْلُ	دریائے نیل	تَعْبَانُ	(بلا تنوین) تھکا ہوا۔
نَهْرٌ	دریا	حَبِيْبٌ	دوست
مَلِكٌ	بادشاہ	صَادِقٌ	سچّا
عَادِلٌ	انصاف کرنے والا	شَارِعٌ	راستہ

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

اَلْبُسْتَانُ كَبِيْرٌ اَلْبُسْتَانُ الْكَبِيْرُ اَلْبَيْتُ الصَّغِيْرُ مَحَلٌّ حَسَنٌ اَلرَّجُلُ حَسَنٌ اِنْسَانٌ قَبِيْحٌ اَلنِّيْلُ نَهْرٌ مَلِكٌ عَادِلٌ اَلْبَحْرُ الْكَبِيْرُ خُبْزٌ طَيِّبٌ اَنَا رَجُلٌ اَلْقَاضِيْ رَجُلٌ طَيِّبٌ اَنْتَ تَعْبَانُ هُوَ حَبِيْبٌ صَادِقٌ اَلشَّارِعُ عَرِيْضٌ۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

گھر بڑا ہے۔ باغ خوبصورت مقام ہے۔ تُو ایک اچھا آدمی ہے۔ مَیں تھکا ہُوا ہوں۔ خوبصورت قلعہ اور چوڑا دریا۔ منصف سچّا ہے۔ مَیں سچّا دوست ہوں۔ تُو بدصورت آدمی ہے۔ چوڑا راستہ۔

سبق ۲۔ تانیث

۲۸۔ عربی میں مؤنث کی علامت عموماً ـَـ ةٌ ہوتی ہے، جیسے ابن کی مؤنث اِبْنَةٌ، کَبِیْرٌ کی مؤنث کَبِیْرَةٌ۔

فائدہ۔ بعض اسماء ایسے ہیں کہ باوجودیکہ اُن کے آخر میں ةٌ موجود ہوتا ہے مگر مذکر ہوتے ہیں، جیسے خَلِیْفَةٌ، طَرَفَةٌ۔

۲۹۔ حرکت کے لحاظ سے صفت اپنے اسم، یا اپنی خبر کی تابع (یعنی اُس کے مطابق) ہوتی ہے، جیسے اَلْاِبْنَةُ الْکَبِیْرَةُ (بڑی لڑکی) یا اَلْاِبْنَةُ کَبِیْرَةٌ (لڑکی بڑی ہے)

۳۰۔ بعض الفاظ میں مؤنث کی علامت موجود نہیں ہوتی، مگر وہ مؤنث ہوتے ہیں۔ اُن کی تفصیل یہ ہے:

(ا) وہ اسماء جو خود تانیث ظاہر کرتے ہوں جیسے اُمّ، عَرُوْس، هِنْد۔

(ب) ملکوں اور شہروں کے خاص نام، جو بغیر تنوین کے استعمال ہوتے ہیں، جیسے مِصْرُ، اَلشَّامُ۔

(ج) بدن کے تمام جُفت اعضاء، جیسے رِجْل، پیر۔ یَد، ہاتھ۔ عَیْن، آنکھ۔

(د) بہت سے مفرد الفاظ جو عام طور پر مستعمل ہیں، جیسے اَرْض، خَمْر، دَار، رِیْح، شَمْس، نَار، نَفْس، سُوْق۔

فائدہ (۱) بعض الفاظ مؤنث اور مذکر دونوں طرح مستعمل ہوتے ہیں، جیسے بعض شہروں کے نام، حروف ہجا میں سے بعض حروف، اور اسم جمع۔

(۲) مؤنث کی دوسری علامت ـَـ ی اور ـَـ اءُ ہے، جیسے کُبْرٰی، حَمْرَاءُ۔

۳۱۔ بعض الفاظ شکل کے لحاظ سے واحد ہوتے ہیں، مگر جمع کے معنی رکھتے

ہیں، جیسے حَجَر، زَیْتُوْن۔ واحد کے معنی ظاہر کرنے کے لئے ایسے اسم کے آخر میں علامت مؤنث ۃٌ لگا دی جاتی ہے، جیسے حَجَرَۃٌ، زَیْتُوْنَۃٌ۔

جملہ استفہامیہ کے شروع میں ھَلْ یا اَ، لاتے ہیں۔

لغات

جَدٌّ	دادا	نَعَمْ	ہاں	جَدِیْدٌ	نیا
سَاعَۃٌ	گھڑی	قَدِیْمٌ	پُرانا (چیز)	شَدِیْدٌ	سخت
وَلَدٌ	لڑکا، بیٹا	حَاضِرٌ	حاضر، موجود	طَالِعٌ	نکلنا (سورج کا)
حَکِیْمٌ	عقلمند، طبیب	خَادِمٌ	نوکر (مرد)	خَادِمَۃٌ	نوکر (عورت)
مُظِلٌّ	سایہ دار	قَاھِرٌ	سخت۔ فتح کرنے والا	نَظِیْفٌ	پاک صاف
مُطِیْعٌ	تابعدار	مَیِّتٌ	مُردہ	مَلِکَۃٌ	ملکہ
غَارِبٌ	ڈوبنا (سورج کا)	صَالِحٌ	نیک، دیانتدار	شَجَرٌ	درخت (بہت سے)
جَدَّۃٌ	دادی	لَا	نہیں		

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

اَلْجَدُّ کَبِیْرٌ اَلْجَدَّۃُ کَبِیْرَۃٌ اَلْاِبْنَۃُ الصَّغِیْرَۃُ اِبْنٌ صَالِحٌ سَاعَۃٌ حَسَنَۃٌ اَلْبَیْتُ قَدِیْمٌ اَلدَّارُ جَدِیْدَۃٌ اَلْاُمُّ حَسَنَۃٌ اَلْوَلَدُ حَاضِرٌ رِیْحٌ شَدِیْدَۃٌ اَلرِّیْحُ شَدِیْدَۃٌ أَ اَنْتَ تَعْبَانُ ؟ نَعَمْ اَنَا تَعْبَانُ۔ ھَلْ اَنْتَ الْقَاضِیْ؟ لَا اَنَا حَکِیْمٌ ھَلْ ھِیَ صَالِحَۃٌ؟ لَا ھِیَ قَبِیْحَۃٌ اَلشَّمْسُ طَالِعَۃٌ اَلشَّجَرَۃُ الْمُظِلَّۃُ اَلْخَادِمَۃُ مُطِیْعَۃٌ اَلْیَدُ نَظِیْفَۃٌ اَلْخَادِمَۃُ الْمَیِّتَۃُ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

ماں حاضر ہے۔ بڑی آگ ۔ نیا گھر چھوٹا ہے۔ ہَوا تیز ہے۔ کیا تو بڑی دادی ہے؟ ہاں میں بڑی دادی ہُوں ۔ خوب صورت بیٹی ۔ بادشاہ انصاف کرنے والا ہے اور ملکہ خوب صورت ہے ۔ ڈوبتا ہُوا سورج ۔ پُرانی گھڑی ۔ نئی نوکرانی تابعدار ہے ۔

سبق ۳ ۔ عدد

۳۲ ۔ عدد کے لحاظ سے الفاظ کی تین حالتیں ہیں: مُفْرَدْ یعنی ایک مُثَنّٰی یعنی دو، جَمْع یعنی دو سے زائد۔

۳۳ ۔ مُثَنّٰی بنانے کے لئے حالت فاعلی میں الف اور نون مکسور (= انِ) اور باقی حالتوں میں ي اور نون مکسور (= یْنِ) زیادہ کر دیتے ہیں، مثلاً مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَانِ (فاعلی حالت) اور مَلِكَيْنِ (باقی حالتیں) مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ (فاعلی حالت) اور مَلِكَتَيْنِ (باقی حالتیں)

۳۴ ۔ جمع کی دو قِسمیں ہیں:

(۱) جمع سالم، جس میں واحد کی بناء قائم رہتی ہے۔ یہ جمع بنانے کے لئے واحد کے آخر میں (ا) مذکر کے لئے واو ساکن اور نون مفتوح (= ُوْنَ) زیادہ کرتے ہیں، جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور (ب) مؤنث کے لئے ت سے پہلے الف بڑھاتے ہیں، جیسے مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَاتٌ ۔

(۲) جمع مُکَسَّر، جس میں واحد کی بناء ٹوٹ جاتی ہے اور اُس کے حروف کی حرکات بدل جاتی ہیں، جیسے کِتَابٌ سے کُتُبٌ ، وَلَدٌ سے اَوْلَادٌ۔

جمع مکسّر کی پھر دو قِسمیں ہیں:

(۱) جمع قلت، جس سے مذکور اسم کی تین سے دس تک کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ جیسے فَلْسٌ (پیسہ) سے اَفْلُسٌ، غُلَامٌ (لڑکا) سے غِلْمَۃٌ۔

(۲) جمع کثرت، جو دس سے زیادہ تعداد کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے حِمَارٌ (گدھا) سے حُمُرٌ، طَالِبٌ سے طَلَبَۃٌ۔

فائدہ۔ بعض مؤنث اسموں کی جمع، مذکر سالم کی طرح ہوتی ہے، جیسے: سَنَۃٌ (ایک سال) سے سِنُوْنَ۔ اسی طرح بعض مذکر اسموں کی جمع مؤنث سالم کے وزن پر آتی ہے، جیسے حَیَوَانٌ سے حَیَوَانَاتٌ

۳۵۔ صفت، اسم کے ساتھ صرف جنس ہی میں موافق نہیں ہوتی، بلکہ عدد میں بھی اُس کے مطابق ہوتی ہے، جیسا کہ ذیل کی جدول سے معلوم ہوگا:

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مُذکّر	خَادِمٌ حَسَنٌ	خَادِمَانِ حَسَنَانِ	خَادِمُوْنَ حَسَنُوْنَ
مؤنّث	خَادِمَۃٌ حَسَنَۃٌ	خَادِمَتَانِ حَسَنَتَانِ	خَادِمَاتٌ حَسَنَاتٌ

استثناء۔ (ا) جب اسم جمع مؤنث سالم ہو تو صفت عموماً واحد مؤنث استعمال ہوتی ہے، گو کبھی کبھی جمع مؤنث بھی آتی ہے، جیسے خَادِمَاتٌ حَسَنَۃٌ۔

(ب) جو جمع مکسر اصل میں اسمِ جمع ہو، اُس کے لئے صفت واحد مؤنث آتی ہے (دیکھو سبق ۴، ۵)

٣٦ـ ضمیریں یہ ہیں:-

صیغہ		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	هُوَ وہ ایک مرد	هُمَا وہ دو مرد	هُمْ وہ سب مرد
	مؤنث	هِيَ وہ ایک عورت	یا دو عورتیں	هُنَّ وہ سب عورتیں
حاضر	مذکر	اَنْتَ تو ایک مرد	اَنْتُمَا تم دو مرد یا دو عورتیں	اَنْتُمْ تم سب مرد
	مؤنث	اَنْتِ تو ایک عورت	"	اَنْتُنَّ تم سب عورتیں
متکلم	مذکر	اَنَا میں ایک مرد یا	نَحْنُ ہم دو مرد یا دو عورتیں	
	مؤنث	ایک عورت	ہم سب مرد یا سب عورتیں	

لُغات

مُعَلِّمٌ استاد

مُعَلِّمَةٌ استانی

لَامِعٌ چمکتا ہوا۔ چمک دار

لَيْلَةٌ رات

نَهَارٌ دن

مَشْغُوْلٌ مشغول

خَبَّازٌ نان بائی

مُجْتَهِدٌ محنتی

خَيَّاطٌ درزی

مَبْسُوْطٌ قناعت کرنے والا

خَيَّاطَةٌ درزن

مُسْلِمٌ مُسلم، مسلمان (مرد)

لَاعِبٌ کھیلنے والا

مُظْلِمٌ سیاہ، تاریک

كَسْلَانٌ سست

نَجَّارَةٌ بڑھئی

غَائِبٌ غائب

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ صَالِحُوْنَ اَلْعَيْنَانِ اللَّامِعَتَانِ۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَةٌ
هَلْ اَنْتُمْ مَبْسُوْطُوْنَ؟ لَيْلَتَانِ وَنَهَارَانِ هَلِ الْقَاضِیْ مَشْغُوْلٌ؟ نَعَمْ هُوَ
مَشْغُوْلٌ اَلْخَبَّازُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ اَلْاِبْنَتَانِ غَائِبَتَانِ اَلْخَيَّاطُ وَالْخَيَّاطَةُ
مَشْغُوْلَانِ۔ اَلْخَيَّاطُ وَالْخَيَّاطَاتُ مُجْتَهِدُوْنَ۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ۔ وَلَدَانِ لَاعِبَانِ

مشق (۲)

ترجمہ کرو

مقام صاف ہے۔ اُستاد حاضر ہیں۔ ایک چمک دار آنکھ۔ کیا تم دونوں محنتی ہو؟
ہاں، ہم سب مشغول ہیں۔ نہیں، ہم قناعت کرنے والے ہیں مسلمان پاک صاف
ہے۔ وہ سب مرد غیر حاضر ہیں۔ دو خوبصورت درزنیں موجود ہیں۔ وہ لڑکا محنتی ہے۔
رات اندھیری ہے۔ طبیب مشغول ہے۔ دو مشغول طبیب۔ دو صاف ہاتھ۔ کیا سب
نان بائی سُست ہیں؟ ہاں، بڑھئی سُست ہیں اور وہ تھکے ہوئے ہیں۔

سبق ۴۔ جمع مکسّر

۳۷۔ عربی میں الفاظ کی بناء عموماً سہ حرفی ہوتی ہے، یعنی اس میں تین حروف
ہوتے ہیں۔ نحوی لوگ اس وزن کے اظہار کے لئے تین حروف ف، ع، ل استعمال
کرتے ہیں۔ ف کے مقابلے میں بناء کا پہلا اصلی حرف لیتے ہیں، ع کے مقابلے میں دوسرا
اور ل کے مقابلے میں تیسرا، جیسے كَلْبٌ کا وزن فَعْلٌ ہے، كَبِيْرٌ کا وزن فَعِيْلٌ اور
ظِلٌّ (= ظِلْلٌ) کا فِعْلٌ ہے۔ اسی طرح اَحْمَرُ کا وزن اَفْعَلُ، تَعْبَانُ کا
فَعْلَانُ اور مَبْسُوْطٌ کا وزن مَفْعُوْلٌ کہا جاتا ہے۔

چند عربی الفاظ کی بناء میں چار حروف ہوتے ہیں۔ اُن کے وزن کے اظہار

کے لئے فَعْلَلٌ یعنی ف، ع، ل استعمال ہوتا ہے۔

جمع مُکَسَّر کی تفصیل سبق ۳۴ میں دی گئی ہے۔ اس کے بہت سے وزنوں میں سے جو زیادہ تر مستعمل ہیں یہ ہیں:

(۱) اَفْعَالٌ کے وزن پر:

معنی	واحد	جمع مُکَسَّر
لڑکا	وَلَدٌ	اَوْلَادٌ
گھوڑا	فَرَسٌ	اَفْرَاسٌ
بچّہ	طِفْلٌ	اَطْفَالٌ
وقت	وَقْتٌ	اَوْقَاتٌ

(۲) فُعُوْلٌ کے وزن پر:

معنی	واحد	جمع مُکَسَّر
شیر	اَسَدٌ	اُسُوْدٌ
گواہ	شَاهِدٌ	شُهُوْدٌ
دل	قَلْبٌ	قُلُوْبٌ
بادشاہ	مَلِكٌ	مُلُوْكٌ

(۳) فِعَالٌ کے وزن پر:

معنی	واحد	جمع مُکَسَّر
کُتّا	كَلْبٌ	كِلَابٌ
آدمی	رَجُلٌ	رِجَالٌ
پہاڑ	جَبَلٌ	جِبَالٌ
تیر	رُمْحٌ	رِمَاحٌ

(۴) فُعُلٌ کے وزن پر:

معنی	واحد	جمع مُکَسَّر
کتاب	كِتَابٌ	كُتُبٌ

جمع مکسّر	واحد	معنی
مُدُنٌ	مَدِیْنَۃٌ	شہر
سُفُنٌ	سَفِیْنَۃٌ	کشتی

(۵) اَفْعُلٌ کے وزن پر:

اَنْھُرٌ	نَھْرٌ	دریا
اَشْھُرٌ	شَھْرٌ	مہینہ
اَرْجُلٌ	رِجْلٌ	پاؤں

لُغات

تنبیہ:۔ لفظ کے بعد جو عدد دیا گیا ہے اُس کی جمع اُس کے وزن پر آتی ہے جو اُوپر دی گئی ہے۔

وَسِخٌ (۱) گندہ، میلا
صَعْبٌ (۳) مشکل، سخت
طَرِیْقٌ (۴) راستہ
سَھْلٌ آسان
عِلْمٌ (۲) علم
نَافِعٌ مفید
شَرْطٌ (۲) شرط۔ حالت
ثَابِتٌ مستقل
صَالِحٌ (۳) نیک۔ دیانت دار
حَارِسٌ (۱) نگہبان، چوکی دار
نَاسٌ لوگ

طَوِیْلٌ (۳) لمبا
اَلْفُرَاتُ دریا، فرات
مُخْلِصٌ خالص، دیانت دار
سَرِیْعٌ (۳) تیز
اَلْمَاضِیْ گذشتہ
اَلْعَالِیْ بلند
حَرْفٌ (۲) حرف
عَرَبِیٌّ عربی، باشندۂ عرب
سَیْفٌ (۲) تلوار
قَاطِعٌ کاٹنے والا
کَبِیْرٌ (۳) بڑا

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

هُوَ كِتَابٌ صَعْبٌ. مِصْرُ وَالشَّامُ مَدِيْنَتَانِ. طَرِيْقٌ سَهْلٌ. اَلْعُلُوْمُ نَافِعَةٌ اَلشُّرُوْطُ صَعْبَةٌ. حُقُوْقٌ ثَابِتَةٌ. شُهُوْدٌ صِلَاحٌ. هُوَ شَاهِدٌ صَالِحٌ. اَلْكَلْبُ حَارِسٌ. اَلْقُلُوْبُ الْمُخْلِصَةُ. سُفُنٌ سَرِيْعَةٌ. اَلْاَفْرَاسُ حَسَنَةٌ. اَلْاَوْلَادُ مُطِيْعُوْنَ اَلْاَوْقَاتُ الْمَاضِيَةُ. اَلْجِبَالُ عَالِيَةٌ. اَلْحُرُوْفُ الْعَرَبِيَّةُ. اَلسُّيُوْفُ قَاطِعَةٌ اَلْاَنْهُرُ الْكَبِيْرَةُ. هُمْ نَاسٌ كِبَارٌ.

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کتے تیز ہیں۔ یہ مشکل راستہ ہے۔ مشکل راستے۔ محنتی لڑکے۔ عربی حروف مشکل نہیں۔ وہ مستقل حقوق ہیں۔ خالص دل۔ اونچے پہاڑ خوبصورت ہیں۔ کیا تم بڑے آدمی ہو؟ نہیں، ہم دیانت دار لوگ ہیں۔ مفید کتابیں۔ عربی شہر اچھے ہیں۔ عربی علوم مشکل نہیں۔ تلواریں لمبی ہیں۔ نیل اور فرات دونوں بڑے دریا ہیں۔ چھوٹے بچے۔

سبق ۵۔ جمع مکسّر (جاری)

۳۸۔ جمع مکسّر کے چند اور اوزان یہ ہیں:

(۶) فُعَلَاءُ:-

جمع مکسّر	واحد	معنی
وُزَرَاءُ	وَزِيْرٌ	وزیر
أُمَرَاءُ	أَمِيْرٌ	امیر
سُفَرَاءُ	سَفِيْرٌ	سفیر
أُسَرَاءُ	أَسِيْرٌ	قیدی

فائدہ:۔ جو الفاظ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور اُن میں شخصیت کا مفہوم ہوتا ہے، اُن کی جمع عموماً اسی وزن پر آتی ہے۔

(۷) اَفْعِلَاءُ:۔

جمع مُکسّر	واحد	معنی
اَصْدِقَاءُ	صَدِیْقٌ	دوست
اَقْرِبَاءُ	قَرِیْبٌ	رشتہ دار
اَغْنِیَاءُ	غَنِیٌّ	دولتمند

(۸) فُعْلَانٌ:۔

جمع مُکسّر	واحد	معنی
فُرْسَانٌ	فَارِسٌ	سوار
بُلْدَانٌ	بَلَدٌ	شہر
قُضْبَانٌ	قَضِیْبٌ	لاٹھی

۳۹۔ چہار حرفی (فَعْلَلٌ) الفاظ کی جمع مکسّر ذیل کے وزنوں پر آتی ہے:

(۹) فَعَالِلُ کے وزن پر:۔

جمع مُکسّر	واحد	معنی
کَوَاکِبُ	کَوْکَبٌ	ستارہ
تَجَارِبُ	تَجْرِبَةٌ	آزمائش
جَوَاهِرُ	جَوْهَرٌ	قیمتی پتھر
مَكَاتِبُ	مَكْتَبَةٌ	کتب خانہ

(۱۰) فَعَالِیْلُ کے وزن پر:۔

جمع مُکسّر	واحد	معنی
صَنَادِیْقُ	صُنْدُوْقٌ	بکس
سَلَاطِیْنُ	سُلْطَانٌ	بادشاہ
مَكَاتِیْبُ	مَكْتُوْبٌ	خط
قَنَادِیْلُ	قِنْدِیْلٌ	لالٹین

۴۰۔ بعض الفاظ کی جمع مکسّر خاص خاص وزن پر آتی ہے۔ ایسے الفاظ کی چند مثالیں یہ ہیں:—

اِبْنٌ (بیٹا) سے بَنُوْنَ اور اَبْنَاءٌ

اِبْنَۃٌ یا بِنْتٌ (بیٹی) سے بَنَاتٌ

اَخٌ (بھائی) سے اِخْوَۃٌ یا اِخْوَانٌ

اُخْتٌ (بہن) سے اَخَوَاتٌ

فائدہ:۔ (۱) بعض اسماء کے لئے جمع مکسّر کی صورت میں دو یا دو سے زیادہ وزن ہوتے ہیں، جیسے بَحْرٌ کی جمع بُحُوْرٌ، بِحَارٌ، اَبْحُرٌ اور اَبْحَارٌ سب طرح آتی ہے۔

(۲) بعض اسماء کی ایسی مختلف جمعوں میں ہر وزن کے معنی جُدا جُدا ہوتے ہیں۔ جیسے لفظ بَیْتٌ کی جمع بُیُوْتٌ اور اَبْیَاتٌ دو طرح پر آتی ہے۔ بُیُوْتٌ کے معنی (بہت سے) گھر اور اَبْیَاتٌ کے معنی (بہت سے) شعر۔

لُغات

فَارِغٌ خالی نَفِیْسٌ قیمتی کَرِیْمٌ اچھا

مشق (۳)

اُردو میں ترجمہ کرو

اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُوْنَ۔ اَلْوُزَرَاءُ غَائِبُوْنَ۔ اَلْاَمِیْرُ اَسِیْرٌ۔ اَصْدِقَاءُ مُخْلِصُوْنَ اَلنَّاسُ اَغْنِیَاءُ۔ اَلْبُیُوْتُ الْعَالِیَۃُ۔ مَکَاتِبُ نَافِعَۃٌ۔ اَلسَّلَاطِیْنُ کِبَارٌ۔ اَلرِّمَاحُ طَوِیْلَۃٌ۔ بَسَاتِیْنُ حَسَنَۃٌ۔ اَلْمُعَلِّمُوْنَ مَبْسُوْطُوْنَ وَالتَّلَامِذَۃُ مُجْتَہِدُوْنَ اَلصُّنْدُوْقُ فَارِغَۃٌ۔ بُلْدَانٌ غَنِیَّۃٌ۔ اَلْبِحَارُ (اَلْبُحُوْرُ) اَلْکَبِیْرَۃُ۔ اَلنَّفْسُ الْکَرِیْمَۃُ۔ اَلْاَقْرِبَاءُ ھُمُ الْاَصْدِقَاءُ۔ اَلْجَوْھَرُ النَّفِیْسُ۔ اَلْبَنُوْنَ مُجْتَہِدُوْنَ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

پیالیاں خالی ہیں۔ سلطان عادل ہے۔ اُمراء اور وزراء حاضر ہیں۔ اچھا شخص۔ شاگرد مشغول ہیں۔ لڑکے قناعت کرنے والے ہیں۔ وہ سب کھیل رہے ہیں۔ سوار جھکے ہوئے ہیں۔ کیا سارے سفیر حاضر ہیں؟ نہیں، وہ سب غیر حاضر ہیں۔ بڑے صندوق۔ جواہرات قیمتی ہیں۔ خوبصورت اشعار (کئی) بھائی بہنیں حاضر ہیں، اور بیٹے اور بیٹیاں غیر حاضر ہیں۔

سبق ۶۔ تصریف

۴۱۔ عربی میں الفاظ کی تین حالتیں ہوتی ہیں: (ا) فاعلی یا رفعی، یعنی رفع (پیش) کی حالت، (ب) اضافی یا جرّی یعنی جرّ (زیر) کی حالت، (ج) مفعولی یا نصبی، یعنی نصب (زبر) کی حالت۔

۴۲۔ ان تین حالتوں کا اظہار اس طرح پر ہوتا ہے:

(ا) جب لفظ پر اصل حالت میں تنوین ہو، خواہ وہ لفظ واحد مذکر ہو یا واحد مؤنث ہو، یا جمع مکسّر ہو، تو رفعی حالت میں ـٌ پڑھتے ہیں، جرّی حالت میں ـٍ اور نصبی حالت میں ـً۔ مثالیں یہ ہیں:

حالت	واحد مذکّر	واحد مؤنّث	جمع مکسّر
رفعی	سَارِقٌ	خَادِمَةٌ	أَوْلَادٌ
جرّی	سَارِقٍ	خَادِمَةٍ	أَوْلَادٍ
نصبی	سَارِقًا	خَادِمَةً	أَوْلَادًا

(ب) جب لفظ پر اصلی حالت میں تنوین نہیں ہوتی تو رفعی حالت میں ضمّہ (پیش)، جرّی اور نصبی حالت میں صرف فتحہ (زبر) سے ادا کرتے ہیں، جیسے:

رفعی حالت میں   مَلَّةٌ   صَنَادِيقُ

جرّی اور نصبی حالت میں   مَلَّةَ   صَنَادِيقَ

(ج) جب لفظ کے پہلے ال تعریفی ہو، وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو اور اُس کا مضاف الیہ اُس کے بعد ہی موجود ہو، عام اس سے کہ معمولی حالت میں اُس پر تنوین آتی ہو، یا نہ آتی ہو، تو رفعی، جرّی اور نصبی حالت کو بالترتیب محض فتحہ، کسرہ اور ضمّہ سے ظاہر کرتے ہیں، جیسے:

حالت	ال کے ساتھ	مضاف کے طور پر
رفعی	اَلسَّارِقُ	صَاحِبُ الْبَيْتِ
جرّی	اَلسَّارِقِ	صَاحِبِ الْبَيْتِ
نصبی	اَلسَّارِقَ	صَاحِبَ الْبَيْتِ

فائدہ: (۱) جس لفظ پر اصل میں تنوین نہیں آتی اُسے "غیر منصرف" یعنی غیر قابلِ تصریف کہتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۳۵)

فائدہ (۲) جن الفاظ کے آخر میں ي ہو، یا اُس ي سے پہلے حرف پر کسرہ ہو تو فاعلی یا رفعی حالت میں جمع سالم سے ي گر جاتی ہے، جیسے: بجائے قَاضِيٌ یا قَاضِيٍ کے محض قَاضٍ کہتے ہیں۔ اسی طرح اَلْقَاضِيُ یا اَلْقَاضِيِ کی جگہ اَلْقَاضِيْ اسم فاعل کی جمع کے لئے قَاضُوْنَ اور قَاضِيَانِ لاتے ہیں۔ باقی اور صورتوں میں یہ تغیّر نہیں ہوتا، بلکہ لفظ اپنی اصلی صورت میں رہتا ہے، جیسے: قَاضِيًا۔

تنبیہ: مثنیٰ اور جمع کے اوزان پہلے (سبق ۳، ۴ میں) بیان ہو چکے ہیں۔

۴۴۔ حرف جر کے بعد جو اسم آتا ہے وہ جرّی حالت میں ہوتا ہے۔ جیسے:

فِيْ (میں، اندر) فِيْ بُسْتَانٍ (باغ میں)، فِيْ مَكَّةَ (مکّہ میں) عَلٰی (اُوپر) عَلَى الْجِبَالِ (پہاڑ کے اُوپر)

لِ (واسطے) لِلْوَلَدِ (لڑکے کے واسطے)۔ (دیکھو تمہید (۵)) مِنْ (سے) مِنَ الْبُیُوْتِ (گھروں سے)۔

۴۴۔ کسی لفظ کو دوسرے لفظ سے نسبت ہو تو اُس نسبت کو اِضَافَۃٌ (اضافت) کہتے ہیں۔ جس چیز کو نسبت دی جاتے اُسے مضاف کہتے ہیں اور جس کی طرف نسبت ہو اُس کو مضاف الیہ۔ مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر جو مرکّب بنتا ہے اُسے مرکّبِ اضافی کہتے ہیں۔

چونکہ مضاف میں اضافت کی وجہ سے معرفہ کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں، اس لئے اُس کے شروع میں ال تعریفی نہیں آتا، جیسے:

بَیْتُ رَجُلٍ (ایک آدمی کا گھر) بَیْتُ الرَّجُلِ (اُس آدمی کا گھر)

جب مضاف نکرہ کی صورت میں ہو تو اُس کے بعد مضاف الیہ پر لِ (حرفِ جرّ) داخل کرنا چاہیئے، جیسے:

بَیْتٌ لِلرَّجُلِ (کوئی گھر اُس آدمی کا) یا بَیْتٌ مِنْ بُیُوْتِ الرَّجُلِ (کوئی گھر اُس آدمی کے گھروں میں سے)۔

لُغات

رَفِیْقٌ۔ ساتھی۔ | مِفْتَاحٌ۔ کنجی
سُوْقٌ۔ بازار | بَابٌ۔ (اَبْوَابٌ جمع) دروازہ، پھاٹک
جَارٌ۔ پڑوسی، ہمسایہ | مَشْهُوْرٌ۔ مشہور
قَبْلُ۔ پہلے | اَحْمَدُ۔ کسی آدمی کا نام
صَاحِبٌ۔ مالک، ساتھی، دوست | وَاسِعٌ۔ کھلا ہوا۔ وسیع۔
اَلْیَوْمَ۔ آج، آج کا دن | عُمَرُ۔ شخص کا نام۔
ظَهْرٌ۔ پیٹھ، کمر۔ | زَیْدٌ۔ کسی شخص کا نام

مَجْلِسٌ۔ محفل، مجلس، کونسل — حِكْمَةٌ۔ حکمت۔
زَوْجَةٌ۔ بیوی۔ — مَخَافَةٌ۔ ڈر، خوف۔
رَأْسٌ۔ سر

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

صَاحِبُ الْبَيْتِ غَائِبٌ۔ اَلْفَارِسُ عَلٰى ظَهْرِ الْفَرَسِ۔ اَلْاَمِيْرُ غَائِبٌ۔ خَادِمُ الْاَمِيْرِ فِي الدَّارِ۔ مِفْتَاحُ بَابِ الْبَيْتِ۔ اَبْوَابُ الْمَدِيْنَةِ مَفْتُوْحَةٌ۔ عُمَرُ صَاحِبٌ لِزَيْدٍ۔ بَسَاتِيْنُ الشَّامِ مَشْهُوْرَةٌ۔ كَلْبُ الْوَلَدِ حَارِسٌ۔ نَحْنُ اَصْدِقَاءُ الرَّجُلِ۔ قَصْرُ الْاَمِيْرِ فِي الْمَدِيْنَةِ۔ بُيُوْتُ الْمَدِيْنَةِ عَالِيَةٌ۔ اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ فِي الْمَجْلِسِ۔ زَوْجَةُ الْقَاضِيْ حَسَنَةٌ۔ رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ۔ بَيْتٌ مِّنْ بُيُوْتِ الْاَمِيْرِ فِي السُّوْقِ۔ اَنْتُمْ حَاضِرُوْنَ فِيْ بُسْتَانِ الْجَارِ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا نوکر کا مالک گھر میں ہے؟ نہیں، وہ ہمسائے کے باغ میں ہے، تم آدمی کے دوست ہو۔ سوداگر شہر کے بازار میں موجود ہے۔ گھر کا دروازہ کھلا ہے۔ اُس آدمی کے کُتّے چوکیدار ہیں۔ بادشاہ کے وزراء کونسل میں حاضر ہیں۔ کیا طبیب موجود ہے؟ طبیب غیر حاضر ہے، اور طبیب کی بیوی موجود ہے۔ احمد قاضی کا دوست ہے۔ شہر کے باغات وسیع ہیں۔ طبیب کے رشتہ دار مال دار ہیں۔

سبق ۷ مضاف الیہ

۴۵۔ نونِ اعرابی، جو مثنّٰی اور جمع مذکّر سالم میں آتا ہے، مضاف ہونے کی حالت میں، مع اپنی حرکت کے، گر جاتا ہے، یعنی آخری اِن سے ـَ ا بن جاتا ہے، ـَیْنِ سے ـَیْ ہو جاتا ہے، ـَ تَانِ سے ـَ تَا ہو جاتا ہے، ـَ تَیْنِ سے ـَ تَیْ، ـُ وْنَ سے ـُ وْ، اور ـِ یْنَ سے ـِیْ بن جاتا ہے، جیسے:

بَیْتَا الرَّجُلِ (= بَیْتَانِ الرَّجُلِ) اُس آدمی کے دو گھر۔

بَابَا بَیْتَیِ الرَّجُلِ۔ اُس آدمی کے دو گھروں کے دو دروازے۔

اِبْنَتَا الْوَزِیْرِ وزیر کی دو لڑکیاں۔

بَیْتُ ابْنَتَیِ الْوَزِیْرِ وزیر کی دو لڑکیوں کا گھر۔

مُعَلِّمُوْا الْوَلَدِ۔ (مُعَلِّمُوْنَ الْوَلَدِ) لڑکے کے کئی اُستاد۔

کُتُبُ مُعَلِّمِی الْوَلَدِ۔ لڑکے کے اُستادوں کی کتابیں۔

۴۶۔ الفاظ اَبٌ (باپ) اَخٌ (بھائی) حَمٌ (خسر) هَنٌ (شرم گاہ) ذُوْ (صاحب، مالک) اور فَمٌ (منہ) جب مضاف ہوں تو اُن کے استعمال کا طریقہ یہ ہے:

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
اَبُوْ (زَیْدٍ)	اَبَا (زَیْدٍ)	اَبِیْ (زَیْدٍ)
اَخُوْ (زَیْدٍ)	اَخَا (زَیْدٍ)	اَخِیْ (زَیْدٍ)
حَمُوْ (زَیْدٍ)	حَمَا (زَیْدٍ)	حَمِیْ (زَیْدٍ)
هَنُوْ (زَیْدٍ)	هَنَا (زَیْدٍ)	هَنِیْ (زَیْدٍ)
فُوْ (زَیْدٍ)	فَا (زَیْدٍ)	فِیْ (زَیْدٍ)
ذُوْ (مَالٍ)	ذَا (مَالٍ)	ذِیْ (مَالٍ)

فائدہ:۔ ان چھ اسموں کو اَسْمَاءِ سِتَّۃ مُکَبَّرَۃ (یعنی چھ مکبّر اسماء) کہتے ہیں۔

۴۷ - چونکہ مضاف اپنے مضاف الیہ سے جُدا نہیں ہو سکتا، اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد استعمال ہوتی ہے۔ وہ صفت معرّف باللّام ہونی چاہیئے جیسے: بَیْتُ الْوَزِیْرِ الْوَاسِعُ : وزیر کا کشادہ مکان۔

غیر اضافی ترکیب میں اس کو یوں کہا جائے گا: اَلْبَیْتُ الْوَاسِعُ لِلْوَزِیْرِ۔

۴۸ - اگر دو اسم مضاف الیہ سے نسبت رکھتے ہوں تو دوبارہ مضاف الیہ کے لانے کی ضرورت نہیں، بجائے اُس کے ضمیر متّصل (دیکھو سبق ۸) لاتے ہیں، جیسے:

بَیْتُ الْوَزِیْرِ وَ بُسْتَانُہٗ : اس وزیر کا گھر اور باغ۔

یَدَا الْبِنْتِ وَ رِجْلَاھَا : لڑکی کے دو ہاتھ اور دو پاؤں۔

۴۹ - مرکّب اضافی اکثر جنس ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے، جیسے:

قِطْعَۃُ لَحْمٍ : گوشت کا ٹکڑا۔ کُرْسِیُّ خَشَبٍ : لکڑی کی کرسی۔

۵۰ - مضاف الیہ اکثر صفت کے بعد تعریف کے لئے یا اُس کے استعمال کو محدود کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے: قَلِیْلُ الْعَقْلِ: کم عقل (والا) کَثِیْرُ الْمَالِ بہت مال (والا)، حَسَنُ الْوَجْہِ: اچھی صورت (والا)

فائدہ:- یہ مضاف الیہ خلاف قاعدہ ہے اور محض صفت بیان کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ایسے مضاف پر ال تعریفی بھی داخل ہو سکتا ہے۔ جیسے:

اِبْنَۃُ الْوَزِیْرِ الْحَسَنَۃُ الْوَجْہِ : وزیر کی خوب صورت (چہرہ والی) لڑکی۔

۵۱ - بعض الفاظ مضاف الیہ کے ساتھ صفت ظاہر کرنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ الفاظ حسبِ ذیل ہیں:

واحد	جمع	واحد مذکّر	مثنّیٰ مذکّر	جمع مذکّر	واحد مؤنّث	مثنّیٰ مؤنّث	جمع مؤنّث
صَاحِبٌ	اَصْحَابٌ	ذُوْ	ذَوَا	ذَوُوْ	ذَاتُ	ذَاتَا	ذَوَاتُ

اَبُوْ، اُمُّ، اِبْنٌ، ھَنٌ، جیسے:

صَاحِبُ عِلْمٍ: علم والا۔ ذَاتُ حُسْنٍ: خوب صورت (عورت) اَبُوْ لِسَانَيْنِ: دو زبانوں کا باپ، (یعنی دو زبانیں جاننے والا) اِبْنُ خَمْسِيْنَ سَنَةٍ: پچاس برس کا بیٹا، یعنی پچاس برس کی عمر کا (آدمی، مرد)

لُغات

قَبِيْلَةٌ: قبیلہ، خاندان	حَدِيْدٌ: لوہا
بَنُوْ اَسَدٍ: اسد کی اولاد (عرب کے ایک قبیلے کا نام)	شَيْخٌ: بوڑھا آدمی، کسی قبیلہ کا رئیس
جَمَالٌ: خوبصورتی	مَعْرِفَةٌ: علم
بُخْلٌ: بخیلی	كِذْبٌ: جھوٹ
ظِلٌّ: سایہ	حُجْرَةٌ: کوٹھری
زُهْدٌ: زُہد	مَطْبَخٌ: باورچی خانہ
لُقْمَةٌ: لُقمہ، نوالہ	نِسَاءٌ: عورتیں
خُبْزٌ: روٹی	تَاجِرٌ: سوداگر

مشق (۱)

مُعَلِّمُو الْوَلَدِ اَصْحَابُ عِلْمٍ اَلرَّجُلُ الْقَبِيْحُ هُوَ اَبُوْ لِسَانَيْنِ اِبْنَتَا الْوَزِيْرِ حَسَنَتَا الْوَجْهِ بَابُ الْبَيْتِ الْوَاسِعُ مَفْتُوْحٌ هَلْ هُوَ ذُوْ عِلْمٍ؟ لَا هُوَ قَلِيْلُ الْعَقْلِ كُتُبُ ذَوِيْ عِلْمٍ نَافِعَةٌ قَبِيْلَةُ بَنِيْ اَسَدٍ، هِيَ قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ زَوْجَةُ الْحَكِيْمِ: هِيَ ذَاتُ حُسْنٍ وَجَمَالٍ هَلِ الْاَمِيْرُ كَرِيْمُ النَّفْسِ؟ لَا هُوَ كَثِيْرُ الْبُخْلِ اَلشَّجَرَةُ ذَاتُ ظِلٍّ زُهْدُ اَبِيْ بَكْرٍ مَشْهُوْرٌ عَيْنَا ابْنَةِ الْقَاضِيْ لَامِعَتَانِ قِطْعَةُ لَحْمٍ كَبِيْرَةٌ لُقْمَةُ خُبْزٍ صَغِيْرَةٌ فِنْجَانُ الْقَهْوَةِ حَاضِرٌ كُرْسِيُّ حَدِيْدٍ فِي الْبُسْتَانِ شَيْخُ الْقَبِيْلَةِ الْكَثِيْرُ الْمَالِ صَالِحٌ اِبْنُ اَبِيْ بَكْرٍ كَثِيْرُ الْمَالِ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

لڑکے بے وقوف ہیں۔ بے وقوف لڑکے حاضر ہیں۔ حکیم (جمع مکسّر) صاحبِ علم ہیں۔ لڑکیاں خوب صورت ہیں۔ جو لوگ حاضر ہیں وہ صاحبِ علم ہیں، اور جو عورتیں حاضر ہیں وہ خوب صورت ہیں۔ درزی بُرا ہے۔ وہ جھوٹا (جھوٹ کا باپ) ہے۔ پیالیاں کمرے میں ہیں۔ نہیں، وہ (ھِیَ) باورچی خانہ میں ہیں۔ رئیس کے بیٹوں میں سے ایک بیٹا پچاس برس کا ہے۔ کیا سوداگر مال دار ہے؟ ہاں، وہ مال دار اور بخیل ہے۔ صاحبِ علم لوگ بادشاہوں کے دوست ہیں۔

سبق ۸۔ ضمیر

۵۲۔ ضمیر کی دو قسمیں ہیں:

ضمائر منفصلہ سبق ۳ (پارہ ۳۶) میں بیان ہو چکی ہیں۔

۵۳۔ ضمائر متصلہ، الفاظ کے آخر سے ملی اور اپنے ماقبل کا جزو بنی ہوئی مستعمل ہوتی ہیں، اور وہ یہ ہیں:

صیغہ	مذکّر			مؤنّث		
	واحد	مثنی	جمع	واحد	مثنی	جمع
غائب	هُ	هُمَا	هُمْ	هَا	هُمَا	هُنَّ
حاضر	كَ	كُمَا	كُمْ	كِ	كُمَا	كُنَّ
متکلّم	نِيْ	نَا	نَا	نِيْ	نَا	نَا

۴۵۔ یہ ضمائر اضافی، ربطی اور مفعولی حالتوں میں استعمال کی جاتی ہیں۔ اضافی حالت میں یہ ہمیشہ مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔ تینوں حالتوں کی مثالیں یہ ہیں:۔

حالت اضافی : کِتَابُهٗ

حالت ربطی : لَهٗ

حالت مفعولی : ضَرَبَهٗ

فائدہ (۱) جن اسموں کے آخر میں یہ ضمائر ملی ہوئی آتی ہیں اُن اسموں کے آخر کی تنوین اور حالت مثنّٰی وجمع مذکّر سالم میں نون اعرابی گر جاتا ہے، جیسے: خَادِمٌ، خَادِمَانِ، خَادِمُوْنَ کے آخر میں ضمیر منصل لگانے سے تنوین اور ن کے گر جانے کے بعد یہ صورت ہو جاتی ہے:۔

خَادِمُهٗ۔ خَادِمَاهُ، خَادِمُوْهُ۔

مگر حَمٌ، اَخٌ، اَبٌ، فَمٌ کی وہی صورت رہتی ہے، جو سبق ۷ میں بیان کی گئی ہے، یعنی اَخُوْهُ (اُس کا بھائی)، اَخَاهُ (اُس کے بھائی کو)، بِاَخِيْهِ (اُس کے بھائی کے ساتھ)، اَبُوْهُ (اُس کا باپ) اَبَاهُ (اُس کے باپ کو)، بِاَبِيْهِ (اُس کے باپ کے ساتھ) لیکن اگر واحد متکلم میں ضمیر متّصل لگا دی جائے تو اُس کی صورت یہ ہوگی:۔

اَبِیْ (میرا باپ)، اَخِیْ (میرا بھائی) حَمِیْ (میرا خسر)

فائدہ (۲) هٗ، هُمَا اور هُمْ سے پہلے اگر کوئی حرف مکسور، یا یارساکن ہو تو ان کو هِ، هِمَا اور هِمْ پڑھا جائے گا، جیسے: بِهٖ، کِتَابِهٖ، بِهِمَا، بِهِمْ، عَلَيْهِمَا عَلَيْهِمْ۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عَنْ اور مِنْ کے بعد اگر هٗ ہو تو وہ هٗ ہی رہے گا، جیسے: عَنْهُ، مِنْهُ، البتہ یار ساکن کے بعد هِ بن جائے گا، جیسے: عَلَيْهِ کِتَابَيْهِ، کِتَابَيْهِمْ۔

فائدہ (۱) جب اگلے لفظ کے شروع میں ہمزۃ الوصل ہو تو ھُمْ اور کُمْ کے میم پر ضمہ آجاتا ہے، جیسے: ھُمُ النَّصَارٰی (وہ لوگ نصرانی ہیں) قَاتَلَھُمُ اللہُ (اللہ اُن پر لعنت کرے) نَصَرَکُمُ اللہُ (اللہ نے تمہاری مدد کی) ھُمْ اور کُمْ کے بعد جب کوئی دوسری ضمیر متصل ہو تو صلے کے لئے اُس میں ایک واو زیادہ کرتے ہیں، جیسے: اَنُلْزِمُکُمُوْھَا۔

فائدہ (۲) ضمیر متصل، واحد متکلم یائے ساکن پر جب حرف جر عَلٰی، اِلٰی، فِیْ داخل ہوتے ہیں تو عَلَیَّ، اِلَیَّ، فِیَّ پڑھے جاتے ہیں۔ دوسرے معرف باللام الفاظ سے ملنے کی حالت میں، یا بغیر اُس کے بھی، یہی مفتوح ہو جاتی ہے، جیسے: یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا، اِقْرَءُوْا کِتَابِیَہْ، وَلِیَ دِیْنِیْ، حروف جر عَنْ اور مِنْ، یاءِ ساکن پر نہیں آتے۔ واحد متکلم کی دوسری ضمیر متصل مفعولی (یعنی نی) کے شروع میں عَنْ اور مِنْ داخل ہوتے ہیں، جیسے: عَنِّیْ، مِنِّیْ۔

۵۵۔ "رکھنے" کے معنی ظاہر کرنے کے لئے عِنْدَ (نزدیک) مَعَ (ساتھ) یا لام مکسور (لِ) بڑھاتے ہیں۔ عِنْدَ اور مَعَ کے ساتھ وہ اسم مضاف الیہ ہوتا ہے، جیسے: عِنْدَ زَیْدٍ کِتَابٌ، مَعَ زَیْدٍ کِتَابٌ، لِزَیْدٍ کِتَابٌ۔ ان تینوں جملوں کا ایک ہی مطلب ہے، یعنی زید ایک کتاب رکھتا ہے، زید کے پاس ایک کتاب ہے۔

۵۶۔ مُنادٰی حرف ندا (یَا) کے ساتھ بغیر تنوین کے آتا ہے، جیسے یَا زَیْدُ اگر مُنادٰی مضاف ہو تو مفتوح ہوگا، جیسے: یَا عَبْدَ اللہِ، یَا سَیِّدَ النَّاسِ باقی تفصیل سبق ۴۲ میں آئے گی۔ ضمیر کی اور تفصیل کے لئے دیکھو سبق ۴۷۔

لُغات

بَیْنَ : درمیان — خَیْطٌ : دھاگا

وَرَقٌ : کاغذ (اسم جمع) — اِسْمٌ : نام

قَلَمٌ: قلم	سَاعَةٌ: گھڑی۔
حِبْرٌ: روشنائی	ذَهَبٌ: سونا۔
زَيْنَبُ: ایک عورت کا نام	عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: ایک مرد کا نام
سَيِّدٌ: سردار	حِمَارٌ: (جمع حمیر) گدھا۔
سَيِّدَةٌ: سردارنی	عَبْدٌ: غلام، نوکر
مَحْمُوْدٌ: مرد کا نام، تعریف کیا گیا	أَوْ: یا
حَسَنٌ: ایضاً، خوب صورت	هِنْدٌ: ایک عورت کا نام
فِضَّةٌ: چاندی	فَاطِمَةُ: ایضاً

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

يَدِیْ نَظِيْفَةٌ يَدَاهُمْ نَظِيْفَتَانِ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَا تِلْمِيْذُ! هَلْ عِنْدَكَ كِتَابُكَ؟ نَعَمْ، يَا مُعَلِّمِیْ! عِنْدِیْ كِتَابِیْ يَا تَلَامِذَةُ! هَلْ لَكُمْ وَرَقٌ؟ نَعَمْ يَا مُعَلِّمُ! لَنَا وَرَقٌ وَقَلَمٌ وَحِبْرٌ لِأَبِیْ بَكْرٍ اِبْنَتَانِ؛ اِسْمُ كَبِيْرَتِهِمَا هِنْدٌ وَاسْمُ صَغِيْرَتِهِمَا زَيْنَبُ يَا سَيِّدَتِیْ! هَلِ اسْمُكِ فَاطِمَةُ؟ لَا يَا سَيِّدِیْ! اِسْمِیْ عَائِشَةُ عِنْدَ الْخَيَّاطِيْنَ خَيْطٌ وَعِنْدَ النَّجَّارِيْنَ خُشُبٌ بَيْتُنَا كَبِيْرٌ وَوَاسِعٌ بُسْتَانُكُمْ صَغِيْرٌ أَبُوْكُمْ وَأَخُوْنَا فِی السُّوْقِ يَا خَادِمَةُ! هَلْ صَاحِبُكِ حَاضِرٌ فِی الْبَيْتِ؟ لَا، هُوَ فِیْ بُسْتَانِهِ اَلسَّيِّدَةُ حَسَنَةٌ۔ يَدَاهَا وَرِجْلَاهَا صَغِيْرَتَانِ۔ هَلْ مَعَكَ سَاعَةٌ؟ هَلْ أَخُوْهَا أَوْ أُخْتُهَا فِی الْبَيْتِ؟ أُخْتُهَا حَاضِرَةٌ وَأَخُوْهَا فِی السُّوْقِ۔ مَعِیَ سَاعَةُ ذَهَبٍ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

عبدالرحمٰن کے دو بیٹے ہیں، بڑے کا نام محمود ہے اور چھوٹے کا نام حسن ہے۔ اے نوکر! کیا حکیم موجود ہے؟ نہیں، اے میرے سردار! حکیم موجود نہیں ہے۔ حکیم کی بیوی اور لڑکا (دیکھو سبق ۷، ہپ) موجود ہیں۔ کیا تیرے پاس سونے کی گھڑی ہے، یا چاندی کی؟ میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے، اے میرے سردار! کیا تمہارے پاس گھوڑے ہیں؟ ہاں، ہمارے پاس گھوڑے اور گدھے ہیں، کیا میرے نوکر بازار میں ہیں؟ نہیں، تیرے نوکر باغ میں ہیں۔ میرے بھائی کی بیوی خوب صورت (خوب صورت چہرے والی) ہے۔ اے میری سردارنی! کیا تجھے تیرا نوکر پسند ہے؟ ہاں، پسند ہے۔ اُس کو اپنا نوکر پسند ہے۔

سبق ۹۔ اسم اشارہ

۵۷۔ اسم اشارہ۔ تمام حالتوں میں، مجرّد صورت میں واحد مذکّر کے لئے ذَا آتا ہے، اس کی مثنّٰی صورت رفع کی حالت میں ذَانِ اور نصب کی حالت میں ذَیْنِ ہے۔ واحد میں مذکّر کے لئے ذِی، ذِہِ اور مؤنّث کے لئے تِی، تِہِ ہے اور ان کی مثنّٰی صورت رفع کی حالت میں تَانِ اور نصب کی حالت میں تَیْنِ ہے۔

دونوں جنسوں کی جمع اُولٰی یا اُولَاءِ آتی ہے، مگر یہ بہت کم مستعمل ہوتی ہے۔

۵۸۔ اس اور ان (واحد اور جمع) کے معنی ظاہر کرنے کے لئے مذکورہ بالا اسم اشارہ پر ھَا پڑھا جاتا ہے۔ ھَا بغیر الف کے صرف ھٰ لکھا جاتا ہے۔ اس کی

حالتیں حسب ذیل ہیں:-

واحد مذکر　واحد مؤنث　مثنیٰ مذکر　مثنیٰ مؤنث　بحالت نصب وجر　جمع مذکر و مؤنث

هٰذَا　هٰذِهٖ　هٰذَانِ　هَاتَانِ　هٰذَيْنِ اور هٰتَيْنِ　هٰؤُلَاءِ

هٰذِیٖ بھی استعمال ہوتا ہے، مگر کم۔

۵۹ - وہ، وے (جمع وہ) کے ظاہر کرنے کے لئے اسم اشارہ مجرد پر كَ (اور بعض حالتوں میں كَ سے پہلے لِ) بڑھا دیتے ہیں۔ اس کی مختلف حالتیں حسب ذیل ہیں:-

واحد مذکر	واحد مؤنث	مثنیٰ مذکر		مثنیٰ مؤنث		جمع مؤنث ومذکر
		بحالت رفع	بحالت نصب وجر	بحالت رفع	بحالت نصب وجر	
ذَاكَ ذٰلِكَ تمام حالتوں میں	تَاكَ، تِيكَ عام طور پر تِلْكَ تمام حالتوں میں	ذَانِكَ ذَانِّكَ	ذَيْنِكَ ذَيْنِّكَ	تَانِكَ تَانِّكَ	تَيْنِكَ تَيْنِّكَ	أُولَائِكَ أُولَاكَ أُولَائِكَ

۶۰ - اگر اسم اشارہ کسی اسم مفرد کی تعریف کرے تو وہ اسم معرف باللام ہوگا، جیسے هٰذَا الْكِتَابُ - لیکن اگر اسم مضاف اور موصوف ہو تو اسم اشارہ مرکب اضافی کے بعد آتا ہے، جیسے: اِبْنُ الْمَلِكِ هٰذَا (بادشاہ کا یہ بیٹا) كِتَابُكُمْ ذٰلِكَ (تمہاری وہ کتاب)

۶۱ - اگر اسم اشارہ کسی جملے میں ضمیر کی طرح مبتدا واقع ہو تو:

(الف) خبر پر ال نہیں آتا، جیسے: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)

(ب) اگر خبر معرف باللام ہو تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ضمیر منفصل واحد غائب لائی جاتی ہے، تاکہ خبر کے موصوف ہونے کا شبہہ نہ ہو، جیسے

هٰذَا هُوَ الْوَلَدُ (یہ وہی لڑکا ہے)

(ج) اگر خبر، مضاف الیہ (یعنی جری حالت میں) ہو، یا اسم اشارہ یا ضمیر ہو، تو صلے کی ضرورت نہیں ہوتی، جیسے: هٰذَا كِتَابُكُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے)

۶۲- اسم استفہام، مَنْ (کون)، مَا (کیا) مَاذَا (کیا)، أَيٌّ (کون سا)، أَيَّةٌ (کون سی) اور كَمْ (کتنا) ہیں۔

مَنْ، مبنی ہے (یعنی اس کی حالت میں تغیر نہیں ہوتا) مضاف الیہ ہونے کی صورت میں "کسی" اور "کس کا" کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: كِتَابُ مَنْ؟ (کس کی کتاب؟)

مَا بھی مبنی ہے۔ بعض حروف ربط (جر) کے بعد بغیر الف کے لکھا جاتا ہے، جیسے: لِمَ؟ (کیوں؟)

أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں (یعنی ان کی حالت میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے)۔ یہ بطور اسم کے استعمال ہوتے ہیں، اور اسی وجہ سے کسی اسم کی طرف مضاف ہوتے ہیں، جیسے: أَيُّ رَجُلٍ؟ (کون سا آدمی؟) أَيَّةُ بِنْتٍ؟ (کون سی لڑکی؟)

كَمْ کے ساتھ ایک اسم بہ حالتِ نصب آتا ہے، جیسے: كَمْ وَلَدًا؟ (کتنے لڑکے؟)

فائدہ:۔ حروف استفہام أ اور هَلْ، ضمیر سے پہلے مستعمل نہیں ہوتے۔

لغات

قَاتِلٌ: مارنے والا	أَنِيسٌ: ہم نشین
لَحْظٌ: دیکھنا	شَخْصٌ: آدمی
قَامُوسٌ: لغات	سَبَبٌ: سبب، وجہ
مَنْظَرٌ: منظر۔ سین	مُصِيبَةٌ: مصیبت، بدقسمتی
غَفْلَةٌ: غفلت	مَطْلُوبٌ: مطلوب، چہیتا۔
إِمْرَأَةٌ: عورت (ضدِ مرد)	سَنَةٌ: سال۔

مشق (۱)

ترجمہ کرو

هٰذَا الْكِتَابُ نَافِعٌ هٰذَا كِتَابٌ صَعْبٌ كِتَابُ التِّلْمِيْذِ - هٰذَا وَسِيْعٌ يَا تَلَامِذَتِيْ! كُتُبُكُمْ هٰذِهٖ وَسِيْعَةٌ هٰتَانِ الْعَيْنَانِ قَاتِلَانِ لَحْظُ عَيْنَيْكَ هٰتَيْنِ قَاتِلٌ هٰذَا هُوَ الْقَامُوْسُ هٰذِهٖ هِيَ الْخَادِمَةُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرُ حَسَنٌ هٰؤُلَاءِ الْأَشْخَاصُ مِنَ الْكِبَارِ تِلْكَ الشَّجَرَةُ ذَاتُ ظِلٍّ أُولَئِكَ الرِّجَالُ ذَوُوْ عِلْمٍ هٰذَا بَيْتٌ وَاسِعٌ هٰذِهٖ خَادِمَةُ هٰؤُلَاءِ الْأَشْخَاصِ خَادِمَةُ أُولَئِكَ الْأَشْخَاصِ هٰذِهٖ وَسِيْعَةٌ بُسْتَانِيْ هٰذَا مَشْهُوْرٌ فِيْ مَدِيْنَتِنَا مَنْ حَاضِرٌ عِنْدَكُمْ؟ عِنْدَنَا حَاضِرٌ خَادِمُنَا مَا سَبَبُ هٰذِهِ الْمُصِيْبَةِ سَبَبُ مُصِيْبَتِنَا هٰذِهٖ غَفْلَتُنَا لِمَ أَنْتُمْ حَاضِرُوْنَ وَهُمْ غَائِبُوْنَ؟ كَمْ شَخْصًا حَاضِرٌ الْيَوْمَ هٰذِهٖ اِمْرَأَةٌ حَسَنَةٌ -

مشق (۲)

ترجمہ کرو

یہ اچھا آدمی ہے اور وہ (عورت) بُری عورت ہے۔ یہ قاضی ہے۔ یہ قاضی راست باز ہے اور حکیم عالم ہے۔ تیرے یہ دوست مالدار ہیں۔ شیخ کا بیٹا ہر دل عزیز ہے۔ اور اُس کی وہ بیٹی خوب (چہرہ) صورت ہے۔ اے میرے مالک! تیری کیا خواہش ہے؟ میری خواہش کاغذ، قلم اور روشنائی کی ہے۔ وزیر کا بیٹا کون ہے، یہ یا وہ؟ یہ وزیر کا بیٹا ہے۔ حسن کس کا بیٹا ہے؟ حسن، عبدالرحمٰن کا بیٹا ہے۔ عبدالرحمٰن کے کتنے بیٹے ہیں؟ اُس کے پانچ بیٹے ہیں۔ کیا تیرے پاس یہ کتاب ہے؟ نہیں، میرے پاس وہ کتاب ہے۔ یہ لغات (کی کتاب) مفید ہے۔ تیرا کیا نام ہے؟ میرا

نام حسن ہے۔ تیری کیا عمر ہے؟ میری عمر پچاس برس کی ہے (یا میں پچاس برس کا بیٹا ہوں) یہ دونوں آدمی دوست ہیں۔

سبق ۱۰۔ اسم صفت

۴۳۔ اسم صفت کے عام اوزان یہ ہیں:

(الف) فَاعِلٌ، جیسے: صَادِقٌ (سچّا، راست باز) عَادِلٌ (منصف)، جَاهِلٌ (جاہل)

(ب) فَعِيلٌ، جیسے سَعِيدٌ (نیک) كَبِيرٌ (بڑا) كَثِيرٌ (بہت)

(ج) فَعُولٌ، جیسے جَهُولٌ (بہت جاہل)، كَسُولٌ (بہت سست)

(د) مَفْعُولٌ، جیسے مَكْتُوبٌ (لکھا ہوا) مَحْصُورٌ (گھرا ہوا)۔

(ہ) فَعْلَانُ (بلا تنوین)، جیسے تَعْبَانُ (تھکا ہوا) غَضْبَانُ (غصے میں آیا ہوا)

(و) جو اسم صفت، رنگ یا جسمانی عیب کو ظاہر کرتے ہیں، اُن کے اوزان یہ ہیں:

جنس	واحد	مثنّٰی	جمع
مذکّر	أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	فُعْلٌ
مؤنّث	فَعْلَاءُ	فَعْلَاوَانِ	فُعْلٌ

اِن صفات کی چند مثالیں دیکھو:

واحد مذکّر کا وزن	واحد مؤنّث کا وزن	ہر دو جنس کی جمع
أَفْعَلُ	فَعْلَاءُ	فُعْلٌ
أَسْوَدُ: سیاہ	سَوْدَاءُ	سُودٌ

واحد مذکر کا وزن	واحد مؤنث کا وزن	ہر دو جنس کی جمع
اَفْعَلُ	فَعْلَاءُ	فُعْلٌ
اَبْيَضُ : سفید	بَيْضَاءُ	بِيْضٌ
اَخْضَرُ : سبز	خَضْرَاءُ	خُضْرٌ
اَصْفَرُ : زرد	صَفْرَاءُ	صُفْرٌ
اَطْرَشُ : بہرا	طَرْشَاءُ	طُرْشٌ
اَخْرَسُ : گونگا	خَرْسَاءُ	خُرْسٌ
اَعْرَجُ : لنگڑا	عَرْجَاءُ	عُرْجٌ

اسم تفضیل کی گردان یوں ہوتی ہے:

جنس	واحد	مثنّیٰ	جمع
مذکر	اَفْعَلُ	اَفْعَلَانِ	اَفَاعِلُ - اَفْعَلُوْنَ
مؤنث	فُعْلٰی	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ - فُعَلٌ

ان کی مثالیں یہ ہیں :-

جنس	واحد	مثنّیٰ	جمع
مذکر	اَطْوَلُ	اَطْوَلَانِ	اَطَاوِلُ - اَطْوَلُوْنَ
مؤنث	طُوْلٰی	طُوْلَيَانِ	طُوْلَيَاتٌ - طُوَلٌ
مذکر	اَكْبَرُ	اَكْبَرَانِ	اَكَابِرُ - اَكْبَرُوْنَ
مؤنث	كُبْرٰی	كُبْرَيَانِ	كُبْرَيَاتٌ - كُبَرٌ

فائدہ: صفت کا ایک اور عام وزن فَعَّالٌ ہے "مبالغہ" کا وزن کہتے ہیں۔ "مبالغہ" اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ "مبالغہ" میں یہ زیادتی فی نفسہٖ ہوتی ہے، اور اسم تفضیل میں بہ مقابلہ دوسرے کے، جیسے ضَرَّابٌ (بہت مارنے والا) اس میں کسی دوسرے کا

لحاظ نہیں، مگر اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ (بہت مارنے والا بہ نسبت زید کے) میں دوسرے (یعنی زید سے) مقابلہ ہے۔ "مبالغہ" کا اور حال سبق ۳۰ (پارہ ۳۰) میں ملے گا۔

۶۵۔ اگر صفت کا دوسرا اور چوتھا حرف ایک ہی ہو تو اسم تفضیل میں وہ حرف مشدد ہوگا (دیکھو سبق ۲۳)، شَدِیْدٌ سے اسم تفضیل اَشَدُّ اور قَلِیْلٌ سے اَقَلُّ بنے گا۔

۶۶۔ تفضیلِ بعض کی حالت میں اسمِ تفضیل کا وزن (اَفْعَلُ) تمام جنسوں اور عددوں میں یکساں ہوتا ہے۔ مقابلہ ظاہر کرنے کے لئے لفظ مِنْ (حرف جرّ) استعمال کرتے ہیں؛ جیسے زَیْدٌ اَکْبَرُ مِنْ بَکْرٍ (زید بکر سے بڑا ہے) ھِنْدٌ اَکْبَرُ مِنْ زَیْنَبَ (ہند زینب سے بڑی ہے)، اَلْبَنُوْنَ اَکْبَرُ مِنَ الْبَنَاتِ (بیٹے، بیٹیوں سے بڑے ہیں)

۶۷۔ صفتِ کُل کے اظہار کے لئے اسمِ تفضیل معرف باللام ہوتا ہے، جیسے اَلْاَکْبَرُ (مذکر) اَلْکُبْرٰی (مؤنث)۔ مگر جب وہ جملے میں خبر ہو کر واقع ہو یا مضاف ہو، تو معرف باللام نہیں ہوگا، جیسے اَلْوَرَقُ الْاَبْیَضُ (نہایت سفید کاغذ) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے) ھُوَ اَتْقٰکُمْ (وہ تم سب میں زیادہ پرہیزگار ہے)۔

۶۸۔ اسمِ صفت خَیْرٌ اور شَرٌّ بطور صفتِ کُل کے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ (وہ تجھ سے اچھا ہے)، ھُوَ شَرُّ النَّاسِ (وہ لوگوں میں سب سے بُرا ہے)

فائدہ:۔ (۱) اسم تفضیل ہمیشہ فاعل کے معنی دیا کرتا ہے، جیسے اَنْصَرُ (بہت مدد دینے والا) مگر کبھی اسمِ مفعول کے واسطے بھی آجاتا ہے، جیسے اَشْھَرُ (بہت ہی مشہور) اَشْغَلُ (بہت ہی کام میں لگا ہوا)

فائدہ (۲) رنگ اور عیب سے اسم تفضیل نہیں آتا، پس اَسْوَدُ (کالا) اور اَعْوَرُ (کانا) اسمِ تفضیل نہیں، بلکہ صفت ہیں۔

اسم تفضیل کی اور تفصیل سبق ۳۰ میں آئے گی۔

لغات

لَطِیْفٌ : اچھا، خوش نما۔	جَامِعٌ : مسجد، کالج
وَجْنَةٌ : رخسارہ	اَلْجَامِعُ الْاَزْھَرُ : ازہر کا کالج، یا مسجد
بَحْرٌ : سمندر (دریائے نیل کو بھی بحر کہتے ہیں)	شَرِیْفٌ : شریف آدمی
نِسَاءٌ : عورتیں (امرأۃ کی جمع آتی ہے)	اَصْلٌ : اصل، جڑ
لَوْنٌ : رنگ	حَدٌّ : حد
صَیْفٌ : گرمی کا موسم	جَزِیْرَةٌ : جزیرہ
شَعْرٌ : بال	سَائِلٌ : سوال کرنے والا، بھکاری
ثَقِیْلٌ : بھاری	اَلْبَارِحُ : کل، گزشتہ دن
مَدْرَسَةٌ : مدرسہ	شَوْقٌ : شوق

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

صَاحِبُکُمْ رَجُلٌ لَطِیْفٌ اَلْعَبْدُ الْاَسْوَدُ فِی الْحُجْرَةِ الْحَمْرَاءِ
اَلْوَرَقُ الْاَبْیَضُ ۔ اَلْوَرَقُ الْاَبْیَضُ وَالْحِبْرُ الْاَسْوَدُ عِنْدَ التَّلَامِذَةِ وَجْنَتَا
الْبِنْتِ الْحَمْرَاوَانِ لَطِیْفَةُ الْمَنْظَرِ (دیکھو سبق ، پارہ ۶) اَلْبَحْرُ الْاَزْرَقُ
وَالْبَحْرُ الْاَبْیَضُ اَصْلُ بَحْرِ النِّیْلِ اَلنِّسَاءُ طُرْشٌ وَالرِّجَالُ خُرْسٌ هُوَ
اَصْفَرُ اللَّوْنِ (دیکھو سبق ، پارہ ۶) فِیْ وَجْهِهٖ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ خَضْرَاءُ
فِی الصَّیْفِ عَیْنَاهَا زَرْقَاوَانِ وَشَعْرُهَا اَسْوَدُ اَلرَّجُلُ الْجَهُوْلُ وَالْکَسُوْلُ
قَبِیْحٌ هٰذَا الطَّرِیْقُ اَصْعَبُ مِنْ طُرُقِ الشَّامِ اَلذَّهَبُ اَثْقَلُ مِنَ الْفِضَّةِ
اَلْمَدْرَسَةُ الْکُبْرٰی عِنْدَ الْمُسْلِمِیْنَ فِی الْجَامِعِ الْاَزْهَرِ زَیْدٌ قَلِیْلُ
الْعَقْلِ وَعَمْرٌو اَقَلُّ الْعَقْلِ مِنْهُ مَحْمُوْدٌ صَدِیْقُ حَسَنٍ وَحَسَنٌ صَدِیْقٌ اَحْسَنُ مِنْهُ

هُوَ اَحْسَنُ اَصْدِقَائِیْ۔ اَلرِّیْحُ الْیَوْمَ اَشَدُّ مِنْهَا الْبَارِحَ۔

مشق (۳)

ترجمہ کرو

لنگڑی لڑکی زرد کمرے میں ہے۔ لڑکی کی آنکھیں نیلی ہیں۔ لڑکی کی کالی آنکھیں قاتل ہیں۔ بحر احمر مغرب میں جزیرۂ عرب کی حد ہے۔ بھکاری بہرا اور گونگا ہے میرا گھر تیرے گھر سے زیادہ وسیع ہے اور شہر کے گھروں میں سب سے وسیع ہے دریائے نیل، دریائے فرات سے زیادہ چوڑا ہے۔ یہ کتاب اُس کتاب سے اچھی (اَحْسَن) ہے۔ یہ کتاب سب سے اچھی ہے۔ بہت سے آدمی (اَکْثَرُ النَّاسِ) سُست ہیں۔ تیرے لئے میرا شوق (اِلٰی) اُس سے زیادہ ہے جو کہ تیرے بھائی کے ساتھ ہے۔

سبق ۱۱۔ فعل

۶۹۔ فعل میں عموماً تین حروف اصلی ہوتے ہیں اور اُس کو ثلاثی مجرّد کہتے ہیں جیسے کَتَبَ (اُس نے لکھا) بعض میں چار حروفِ اصلی بھی ہوتے ہیں اور اُس صورت میں وہ رُباعی مجرّد کہلاتا ہے، جیسے تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا)

۷۰۔ ماضی معروف کے واحد مذکّر غائب کے صیغے کے تین وزن ہیں: فَعَلَ فَعِلَ اور فَعُلَ۔ اس کا پہلا اور تیسرا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ دوسرے حرف پر تینوں حرکات (فتحہ، کسرہ اور ضمّہ) میں سے کوئی حرکت آتی ہے۔

جن فعلوں کے دوسرے حرف پر کسرہ یا ضمّہ ہوتا ہے وہ اکثر "لازم" ہوتے ہیں اور کسی حالت، یا خاصیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

جس فعل کے دوسرے حرف پر کسرہ ہو، وہ عموماً عارضی حالت کو ظاہر کرتا ہے،

جیسے حَزِنَ (وہ غمگین ہوا)

جس فعل کے دوسرے حرف پر ضمہ ہو، وہ ایسی حالت کو ظاہر کرتا ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہو، جیسے حَسُنَ (وہ خوب صورت ہوا یعنی خوب صورت ہے)

۱۷۔ "زمانہ" کے اعتبار سے فعل کے دو زمانے ہیں: ماضی اور مضارع:۔

ماضی وہ زمانہ ہے جو گزر چکا ہے اور جس میں کسی کام کا ہو چکنا، یا ختم ہو جانا ظاہر ہوتا ہے، جیسے کَتَبَ اُس نے لکھا (یعنی لکھ چکا)

مضارع کسی ناتمام کام کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ وہ کام زمانۂ حال میں ہو رہا ہے یا زمانۂ آئندہ میں ہوگا، جیسے یَکْتُبُ وہ لکھتا ہے یا لکھے گا۔

اہلِ عرب ایک اور زمانہ بھی لیتے ہیں، یعنی اَمْر۔ امر وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ جیسے اُکْتُبْ (لکھ)

فائدہ: بعض صرفیوں نے چوتھی قسم بھی لکھی ہے، یعنی نَھْی۔ نہی وہ فعل ہے جس سے کسی کام کے نہ کرنے کا حکم دیا جائے؛ لَا تَکْتُبْ (مت لکھ) لیکن حقیقت میں یہ قسم فعل مضارع میں داخل ہے۔

۷۲۔ کَتَبَ ماضی کی پوری گردان یوں ہوگی:۔

گردان	صیغہ			معنی
كَتَبَ	واحد	مذکر	غائب	لکھا اُس ایک مرد نے۔
كَتَبَا	مثنّٰی			لکھا اُن دو مردوں نے
كَتَبُوْا	جمع			لکھا اُن سب مردوں نے
كَتَبَتْ	واحد	مؤنث		لکھا اُس ایک عورت نے
كَتَبَتَا	مثنّٰی			لکھا اُن دو عورتوں نے
كَتَبْنَ	جمع			لکھا اُن سب عورتوں نے

گردان	صیغہ			معنی
كَتَبْتَ	واحد	مذکر	حاضر	لکھا تُو ایک مرد نے
كَتَبْتُمَا	مثنّٰی			لکھا تم دو مَردوں نے
كَتَبْتُمْ	جمع			لکھا تم سب مردوں نے
كَتَبْتِ	واحد	مؤنث		لکھا تُو ایک عورت نے
كَتَبْتُمَا	مثنّٰی			لکھا تم دو عورتوں نے
كَتَبْتُنَّ	جمع			لکھا تم سب عورتوں نے
كَتَبْتُ	واحد (مؤنث ومذکر)		متکلم	لکھا میں ایک مرد یا عورت نے
كَتَبْنَا	مثنّٰی وجمع (مؤنث ومذکر)			لکھا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا سب مردوں یا سب عورتوں نے

فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن پر جتنے فعل ہیں، ان سب کی گردانیں بھی اسی طرح کی جاتی ہیں، جیسے:

شَرِبَ   شَرِبَا   شَرِبُوْا   وغیرہا۔

كَرُمَ   كَرُمَا   كَرُمُوْا   وغیرہا۔

فائدہ: صیغہ جمع مذکر غائب کے آخر میں جو الف (مثلاً كَتَبُوْا) لکھتے ہیں یہ الف پڑھا نہیں جاتا۔ یہ الف صرف اس لئے لکھا جاتا ہے کہ واوِ جمع اور واوِ عطف کے درمیان فرق رہے (دیکھو سبق ۱۲، پارہ ۷۷، فائدہ)

۳۷۔ فعل اور فاعل کو مربوط کرنے کے قواعد یہ ہیں:۔

(الف) اگر فعل، فاعل سے پہلے آیا ہو تو:

(۱) اگر فاعل واحد مذکر یا مثنّٰی مذکر یا جمع سالم مذکر ہے، تو فعل واحد مذکر غائب استعمال ہوگا، جیسے: كَتَبَ الْمُعَلِّمُ (معلم نے لکھا) كَتَبَ الْمُعَلِّمَانِ

(دو معلموں نے لکھا) کَتَبَ الْمُعَلِّمُوْنَ (سب معلموں نے لکھا)

(۲) اگر فاعل واحد مؤنث ہے جو فوراً ہی فعل کے بعد آیا ہے یا مثنّٰی مؤنث یا جمع مؤنث سالم، یا جمع مکسّر ہے تو فعل واحد مؤنث غائب استعمال ہوگا؛ جیسے، کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَۃُ (اُستانی نے لکھا) کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَتَانِ (دو اُستانیوں نے لکھا) کَتَبَتِ الْمُعَلِّمَاتُ (بہت سی اُستانیوں نے لکھا) کَتَبَتِ التَّلَامِذَۃُ (بہت سے شاگردوں نے لکھا)

(۳) اگر فاعل واحد مؤنث ہے اور فوراً ہی فعل کے بعد نہیں آیا ہے یا اسم جمع ہے (دیکھو سبق ۲) تو فعل واحد مذکر غائب یا واحد مؤنث غائب استعمال ہوگا، جیسے: کَتَبَ (یا کَتَبَتْ) لَہٗ الْمُعَلِّمَۃُ (اُستانی نے اُس کے لئے لکھا) اَکَلَ (یا اَکَلَتِ) الطَّیْرُ مِنْہُ (پرندے نے اُس میں سے کھایا)

(ب) اگر فاعل فعل سے پہلے آئے، تو فعل جنس اور عدد میں اُس کے موافق ہوگا، جیسے: حَضَرَ الْمُعَلِّمُوْنَ وَذَھَبُوْا (اُستاد حاضر تھے اور چلے گئے)

۷۴ - عرب نحویوں کے نزدیک جملوں کی دو قسمیں ہیں:-

(الف) اَلْجُمْلَۃُ الْفِعْلِیَّۃُ، جس میں فعل فاعل سے پہلے آتا ہے، جیسے: کَتَبَ زَیْدٌ (زید نے لکھا)

(ب) اَلْجُمْلَۃُ الْاِسْمِیَّۃُ جس میں فاعل پہلے آتا ہے:-

شروع میں آنے کے سبب سے فاعل کو اَلْمُبْتَدَاُ کہتے ہیں۔ مُبتدا کے بعد جو کچھ اُس کے متعلق بیان کیا جائے، خواہ وہ اسم ہو یا اسمِ صفت، یا فعل، اُس کو اَلْخَبَرُ کہتے ہیں، جیسے: زَیْدٌ وَلَدٌ (زید ایک لڑکا ہے)۔ زَیْدٌ کَتَبَ (زید نے لکھا)

۷۵ - اگر ماضی کے اور اقسام بنانے ہوں تو وہ ذیل کے قاعدوں سے بن سکتے ہیں:

(۱) ماضی سے پہلے لفظ "قَدْ" بڑھا دیا جائے تو ماضی قریب بنتا ہے،

جیسے: قَدْ کَتَبَ (اُس نے لکھا ہے) قَدْ کَتَبْتُ (مَیں نے لکھا ہے) اس ماضی کی گردان کرنے میں لفظ قَدْ بدستور قائم رہے گا، اُس میں کوئی تغیر نہیں ہوگا اور باقی کُل گردان ماضی کی سی ہوگی۔ اکثر ماضی سے پہلے قد لگانے سے معنی میں زور پیدا ہوجاتا ہے جیسے: قَدْ کَتَبَ کے معنی تحقیق اُس نے لکھا، کبھی قد کا ترجمہ محذوف بھی کر دیا جاتا ہے۔

(۲) ماضی سے پہلے کَانَ بڑھانے سے ماضی بعید اور مضارع سے پہلے بڑھانے سے ماضی استمراری بنتا ہے (مضارع کے لئے دیکھو سبق ۱۳) گردان کرنے میں جس طرح ماضی اور مضارع کا صیغہ بدلتا ہے اُسی طرح کَانَ میں تبدیلی ہوتی ہے کَانَ کی گردان یوں ہے:

کَانَ، کَانَا، کَانُوْا۔ کَانَتْ، کَانَتَا، کُنَّ۔ کُنْتَ، کُنْتُمَا، کُنْتُمْ۔ کُنْتِ، کُنْتُمَا، کُنْتُنَّ۔ کُنْتُ، کُنَّا۔

پس ماضی بعید یُوں آئے گا: کَانَ کَتَبَ (اُس نے لکھا تھا)، کُنْتُ کَتَبْتُ (مَیں نے لکھا تھا) وغیرہ۔ اور ماضی استمراری کی یہ صورت ہوگی: کَانَ یَکْتُبُ (وہ لکھتا تھا)، کُنْتُ اَکْتُبُ (مَیں لکھتا تھا) دیکھو سبق ۱۲، پارہ ۷۷

فائدہ: فعل کے کسی صیغے کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

لُغات

فَهِمَ: سمجھنا	نَهَارٌ: دن
قَوْلٌ: قول، بات	صَيْدٌ: شکار
طَلَعَ: ظاہر ہونا، سُورج نکلنا	قَبِلَ: پانا
غَرَبَ: (سُورج) ڈوبنا	ضَيْفٌ: مہمان
شَمْسٌ: سورج	كَسَرَ: توڑنا
قَمَرٌ: چاند	كُبَّايَةٌ: شیشہ، گلاس

قَصَدَ : ارادہ کرنا، کوشش کرنا　　بَعَثَ : بھیجنا، اُٹھنا

سَائِحٌ : مُسافر　　فَلَّاحٌ : کاشتکار

دَخَلَ : داخل ہونا　　حَاكِمٌ : حاکم، گورنر

خَرَجَ : نکلنا، باہر آنا　　رَجَعَ : لوٹنا، واپس آنا

نَزَلَ : اُترنا　　بَعُدَ : دُور ہونا

مَاءٌ : پانی　　نَحْوَ : طرف، قریب جانب۔

خَمْرٌ : شراب　　نِصْفٌ : آدھا

حَوْشٌ : صحن　　سَاعَةٌ : گھنٹہ

وَجَدَ : پانا　　غُلَامٌ : غلام، لڑکا

غَنِيٌّ : دولتمند　　طَلَبَ : بُلانا، تلاش کرنا

فَتَحَ : کھولنا　　طَعَامٌ : کھانا

فَرِحَ : خوش ہونا　　جَلَسَ : بیٹھنا

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

أَكَتَبْتَ الْمَكْتُوبَ ؟ لَا، مَا كَتَبْتُ الْمَكْتُوبَ　هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا؟
نَعَمْ، فَهِمْنَا قَوْلَكُمْ　طَلَعَتِ الشَّمْسُ　غَرَبَ الْقَمَرُ　قَصَدَ الشَّامَ
السَّائِحُ وَخَادِمُهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ　خَرَجْنَا مِنْ بَابِ الْمَدِيْنَةِ　طَلَعَ
الرِّجَالُ الْجَبَلَ وَنَزَلُوْا　هَلْ شَرِبْتُمُ الْمَاءَ؟ لَا، مَا شَرِبْنَا الْمَاءَ، بَلْ
شَرِبْنَا اللَّبَنَ　أَكَسَرْتُمَا كُبَّايَةَ الْمَاءِ أَنْتِ وَأَخُوْكِ ؟ لَا، مَا كَسَرْنَا
كُبَّايَةَ الْمَاءِ　بَعَثْتُ هٰؤُلَاءِ الْفَلَّاحِيْنَ إِلٰى بَيْتِ الْحَاكِمِ۔ رَجَعْتُ إِلٰى

بَيْتَ أَبِيكَ يَعُدَّاتِ الدَّارُ نَحْوَ نِصْفِ سَاعَةٍ قَصَدْتُ هٰذِهِ الدَّارَ وَجَدْتُ أَصْحَابَهَا مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتَحَ لَهُ صَاحِبُ الدَّارِ بَابَ الْحَوْشِ خَرَجْتُ فِي هٰذَا النَّهَارِ إِلَى الصَّيْدِ قَبِلُوا الضَّيْفَ عِنْدَهُمْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ۔ فَرِحَ الْغُلَامُ وَطَلَبَ مِنَ الرَّجُلِ الطَّعَامَ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

(فعل ہمیشہ جملہ کے شروع میں رکھنا چاہیئے)

کیا تم نے اپنے خط (جمع) لکھ لئے؟ کیا ہم نے اپنے خط لکھ لئے؟ بھکاری نے مجھ سے کھانا مانگا۔ نوکرانی نے گھر کا دروازہ کھولا۔ کیا تو آج شکار کے لئے گیا تھا؟ نہیں، میں شکار کے لئے نہیں گیا تھا، میں شہر میں گیا تھا۔ کیا سورج ڈوب گیا؟ ہاں، سورج ڈوب رہا ہے اور چاند نکل رہا ہے۔ محمود اور اُس کے دو بیٹے شہر میں داخل ہوئے اور نکل گئے۔ لوگ بیٹھے۔ ہم شکار سے واپس آئے اور بیٹھ گئے۔ اُنہوں نے قہوہ پیا۔ میں اپنے گھر میں (عِنْدِي) آج کی رات مہمانوں سے ملا۔ اے نوکرانی! کیا تو بازار سے واپس آگئی؟ میں کاشتکار کے گھر پر (عِنْدَ) اُترا۔ اے لڑکی! تو نے میری بات سُنی؟
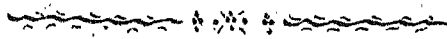
سبق ۱۲۔ ضمیر متصل

۷۶۔ جب کوئی ضمیر کسی فعل کی مفعول ہوتی ہے تو وہ اُس فعل کے ساتھ ہی لگا دی جاتی ہے اور اس کی صورت وہ ہوتی ہے جو سبق ۸ میں مذکور ہے، جیسے:
ضَرَبْتُكَ (میں نے تجھے مارا) ضَرَبَنِيْ (اُس نے مجھے مارا)۔

فائدہ:۔ ماضی کے جمع مذکر غائب کے صیغے میں واو کے بعد جو الف لکھا جاتا ہے اور پڑھا نہیں جاتا (دیکھو سبق ۱۱، پارہ ۷۲، فائدہ) اُس کو ضمیر متصل سے پہلے نہیں لکھتے، جیسے ضَرَبُوْنِيْ (اُنہوں نے مجھے مارا)

جمع مذکر حاضر کے بعد جب کوئی ضمیر متصل آتی ہے، تو فعل میں ایک واو زیادہ کرتے ہیں، جیسے ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اُس کو مارا)

۷۷۔ ماضی بعید (دیکھو سبق ۱۱، پارہ ۷۵ (۲)) کی صورت میں فاعل اکثر دونوں فعلوں (یعنی كَانَ اور اصلی فعل) کے درمیان آتا ہے، جیسے كَانَ زَيْدٌ كَتَبَ (زید نے لکھا تھا) كَانَ الرِّجَالُ شَرِبُوْا (اُن آدمیوں نے پیا تھا)

۷۸۔ جب كَانَ ("تھا" کے معنی میں) حرف ربط کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو اُس کی خبر نصبی حالت میں ہوتی ہے (دیکھو سبق ۲۵۔ ط) جیسے: كَانَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةَ الْمَلِكِ (فاطمہ بادشاہ کی بیٹی تھی) كَانَ زَيْدٌ وَلَدًا (زید ایک لڑکا تھا) كَانَ الْبُسْتَانُ كَبِيْرًا (باغ بڑا تھا)

۷۹۔ ہر مصدر اپنے ہی فعل کا مفعول ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ مفعول حالتِ نصب میں ہوتا ہے اور اُس کے ساتھ صفت بھی مستعمل ہوتی ہے، جیسے: فَرِحَ فَرَحًا عَظِيْمًا (وہ بہت ہی خوش ہوا) ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا شَدِيْدًا

(میں نے اُس کو سخت مار ماری)

لُغات

بَلَغَ :	پہنچنا۔	تَرَكَ :	چھوڑ دینا۔
خَبَرٌ ،	خبر، اطلاع	تَاجِرٌ :	(جمع : تُجَّارٌ) ۔سوداگر
خَتَمَ :	مُہر لگانا	ضَرْبٌ :	مارنا، ضرب
اَخَذَ :	لینا، پکڑنا	مُهِمٌّ :	بڑی (ضروری) بات
هَرَبَ :	بھاگنا	مَمْلُوكٌ	(جمع مَمَالِيكُ) غلام
سَلِمَ :	سالم ہونا، پورا ہونا	حَاكِمٌ :	(جمع حُكَّامٌ) حاکم، گورنر۔
حَزِنَ :	غمگین ہونا	بِضَاعَةٌ :	مال، سوداگری کا مال
حُزْنٌ :	غم، فکر	سَمِعَ :	سُننا
عَلِيٌّ ،	کسی آدمی کا نام	اَسَرَ :	قید کرنا، قیدی پکڑنا
قَتَلَ :	مارنا	عَدُوٌّ :	(جمع اَعْدَاءٌ) دشمن
قَلْعَةٌ :	قلعہ	سَلِيمٌ :	کسی آدمی کا نام

بَلْ : لیکن، مگر، بلکہ

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

هَلْ ضَرَبَكَ زَيْدٌ ؟ لَا، مَا ضَرَبَنِي زَيْدٌ بَلْ ضَرَبَتْنَا هِنْدٌ اَفَهِمْتُمُونَا؟ نَعَمْ، فَهِمْنَاكُمْ بَلَغَنَا هٰذَا الْخَبَرُ طَلَبْنَاهُ وَ مَا وَجَدْنَاهُ كَتَبَ لَهُ مَكْتُوبًا وَخَتَمَهُ۔ اَخَذَ الرِّجَالُ الْقَهْوَةَ وَشَرِبُوهَا هَرَبَتِ الْبَنَاتُ وَ سَلِمْنَ حَزِنَ الْمَلِكُ حُزْنًا شَدِيْدًا هَلْ تَرَكَ التُّجَّارُ بِضَائِعَهُمْ؟ نَعَمْ تَرَكُوهَا فِي الدَّارِ كُنْتُ قَدْ سَمِعْتُ اَخْبَارًا مُهِمَّةً اَكْلًا وَ شُرْبًا قَلِيلًا مِنَ الْقَهْوَةِ

اَلْمَمَالِيْكُ كَانُوْا حُكَّامًا فِيْ مِصْرَ كَانَ اِسْمُهٗ سَلِيْمًا كَانَ مَلِكًا عَظِيْمًا
ذَا مَالٍ كَثِيْرٍ كَانَ الرِّجَالُ ضَرَبُوْهُمْ ضَرْبًا شَدِيْدًا مَا كُنْتُ
حَاضِرًا عِنْدَكُمْ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا تم نے اُن (عورتوں) کو مارا ہے؟ نہیں، ہم نے اُن کو نہیں مارا، مَردوں نے مارا ہے۔ یہ خبریں مجھے مل گئیں۔ بادشاہ عادل تھا۔ یہ شیخ عالم ہے۔ لڑکو! کیا تم مشغول تھے؟ اے لڑکی! کیا تُو نے میری بات سمجھ لی؟ مَیں نے سمجھ لی ہے۔ لڑکیاں حاضر تھیں اور وہ بہت خوش ہوئیں۔ اس کا نام ہند تھا۔ بادشاہ نے دُشمنوں کو گرفتار کر لیا (قید کر لیا پکڑ لیا) اور اُن کو قتل کر ڈالا۔ اے سوداگرو! تمہارا مال کہاں ہے؟ کیا تم اُس کو گھر چھوڑ آتے ہو؟ کیا تم نے یہ بات سُنی؟ ہم نے ضرور سُنی۔ کیا تو نے یہ لکھا ہے، یا تیری بہن نے لکھا تھا؟ اُن دونوں نے لکھا تھا۔

سبق ۱۳۔ مضارع

۸۰۔ مضارع وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی تو زمانۂ حال میں اور کبھی زمانۂ آئندہ میں ہونا سمجھا جاتے، جیسے: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے، یا لکھے گا) اور وہ کام ابھی تک پورا نہ ہوا ہو جیسے: جَلَسَ النَّاسُ يَشْرَبُوْنَ الْقَهْوَةَ (لوگ بیٹھے قہوہ پی رہے ہیں)

۸۱۔ مضارع کے مادّے میں فعل کے اصلی حروف تین ہوتے ہیں۔ پہلے

حرف پر کوئی حرکت نہیں ہوتی، دوسرے پر فتحہ، کسرہ یا ضمہ ہوتا ہے۔ مذکر اور مؤنث کے ظاہر کرنے کے لئے ا، ت، ي، ن (جس کا مجموعہ اَتَیْنَ ہے) میں سے کوئی ایک حرف شروع میں آتا ہے، جیسے کَتَبَ ماضی سے مضارع یَکْتُبُ بنتا ہے۔

فائدہ (۱) اتین میں سے جو حرف مضارع بنانے کے لئے فَعَلَ پر بڑھایا جاتا ہے وہ ثلاثی مجرّد میں ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

فائدہ (۲) مضارع کا تیسرا اصلی حرف (یعنی لام کلمہ) سوائے چند خاص موقعوں کے ہمیشہ مضموم ہوتا ہے۔

کَتَبَ کے مضارع کی گردان یوں آتی ہے:-

صیغہ	گردان	معنی
غائب مذکر	یَکْتُبُ	لکھتا ہے، یا لکھے گا، وہ ایک مرد
	یَکْتُبَانِ	لکھتے ہیں، یا لکھیں گے، وہ دو مرد
	یَکْتُبُوْنَ	لکھتے ہیں، یا لکھیں گے، وہ سب مرد
غائب مؤنث	تَکْتُبُ	لکھتی ہے، یا لکھے گی، وہ ایک عورت
	تَکْتُبَانِ	لکھتی ہیں، یا لکھیں گی، وہ دو عورتیں
	یَکْتُبْنَ	لکھتی ہیں، یا لکھیں گی، وہ سب عورتیں
حاضر مذکر	تَکْتُبُ	لکھتا ہے، یا لکھے گا، تو ایک مرد
	تَکْتُبَانِ	لکھتے ہو، یا لکھو گے، تم دو مرد
	تَکْتُبُوْنَ	لکھتے ہو، یا لکھو گے، تم سب مرد

صیغہ	گردان	معنی
حاضر مؤنث	تَكْتُبِيْنَ تَكْتُبَانِ تَكْتُبْنَ	لکھتی ہے، یا لکھے گی، تو ایک عورت لکھتی ہو، یا لکھو گی، تم دو عورتیں لکھتی ہو، یا لکھو گی، تم سب عورتیں
متکلم	اَكْتُبُ } نَكْتُبُ }	لکھتا ہوں، یا لکھوں گا، میں ایک مرد لکھتی ہوں، یا لکھوں گی، میں ایک عورت لکھتے ہیں، یا لکھیں گے، ہم دو مرد، یا ہم دو عورتیں، یا ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں۔

٨٢ - ماضی کی طرح مضارع کے دوسرے اصلی حرف (یعنی عین کلمے) پر تینوں حرکتوں میں سے کوئی ایک آسکتی ہے۔ یہ حرکت ہر فعل کے لئے لغت کی کتابوں سے معلوم ہوسکتی ہے، لیکن اگر مندرجۂ ذیل باتیں یاد رکھی جائیں تو اس حرکت کی تعیین میں بہت کچھ آسانی ہوسکتی ہے:۔

(ا) وہ افعال، جن کے دوسرے اور تیسرے حروف (ع اور ل کلمے) کی جگہ حروفِ حلقی (یعنی ح خ ع غ ہ ء) میں سے کوئی سا حرف ہو، ان کے مضارع پر فتحہ ہوگا، جیسے: فَتَحَ سے يَفْتَحُ اور مَنَعَ سے يَمْنَعُ۔ مگر اس کو قاعدۂ کلیہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اس کے مستثنیات ہیں، جیسے: دَخَلَ سے يَدْخُلُ، بَلَغَ سے يَبْلُغُ اور رَجَعَ سے يَرْجِعُ۔

(ب) جو الفاظ کہ فَعِلَ کے وزن پر آتے ہیں اُن کے مضارع پر فتحہ آتا ہے، جیسے: شَرِبَ سے يَشْرَبُ۔ لیکن اس میں بھی استثناء پایا جاتا ہے

مثلاً حَسِبَ سے یَحْسِبُ۔

(ج) فَعُلَ کے وزن پر جو افعال ہوں گے اُن کے مضارع پر ضمہ آئے گا، جیسے کَرُمَ سے یَکْرُمُ۔

۵۳۔ مضارع اپنی سادہ صورت میں اس کام کو ظاہر کرتا ہے جو ابھی ختم نہ ہوا ہو۔ اُسے زمانۂ استقبال کے لئے مخصوص کرنا ہو تو اس کے شروع میں لفظ سَوْفَ، یا صرف سَ (مفتوح) بڑھا دو، جیسے یَکْتُبُ، سَیَکْتُبُ (وہ لکھے گا زمانۂ آئندہ میں)

فائدہ: سَوْفَ ہمیشہ زمانۂ استقبالِ بعید کے لئے آتا ہے اور سَ استقبالِ قریب کے لئے، سَوْفَ یَکْتُبُ کے معنی ہیں وہ آئندہ زمانۂ بعید میں لکھے گا اور سَیَکْتُبُ وہ زمانۂ قریب میں لکھے گا۔

۵۴۔ کَانَ کا مضارع اکثر مستقبل کے معنوں میں آتا ہے۔ اُس کی گردان یُوں آتی ہے:۔

صیغہ	گردان	معنی
غائب مذکر	یَکُوْنُ	ہوتا ہے، یا ہوگا، وہ ایک مرد
	یَکُوْنَانِ	ہوتے ہیں، یا ہوں گے، وہ دو مرد
	یَکُوْنُوْنَ	ہوتے ہیں، یا ہوں گے، وہ سب مرد
غائب مؤنث	تَکُوْنُ	ہوتی ہے، یا ہوگی، وہ ایک عورت
	تَکُوْنَانِ	ہوتی ہیں، یا ہوں گی، وہ دو عورتیں
	یَکُنَّ	ہوتی ہیں، یا ہوں گی، وہ سب عورتیں

حاضر مذکر	تَكُونُ	ہوتا ہے، یا ہوگا، تو ایک مرد
	تَكُونَانِ	ہوتے ہو، یا ہوگے، تم دو مرد
	تَكُونُونَ	ہوتے ہو، یا ہوگے، تم سب مرد
حاضر مؤنث	تَكُونِينَ	ہوتی ہو، یا ہوگی، تو ایک عورت
	تَكُونَانِ	ہوتی ہو، یا ہوں گی، تم دو عورتیں
	تَكُنَّ	ہوتی ہو، یا ہوں گی، تم سب عورتیں
متکلم	أَكُونُ	ہوتا (ہوتی) ہوں، یا ہوں گا، ہوں گی، میں ایک مرد یا ایک عورت
	نَكُونُ	ہوتے (ہوتی) ہیں، یا ہوں گے، (ہوں گی) ہم دو یا سب مرد یا (سب عورتیں)

۸۵۔ كَانَ کا مضارع دوسرے فعل کی ماضی کے ساتھ لگایا جائے، تو ماضی احتمالی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: يَكُونُ زَيْدٌ كَتَبَ (زید نے لکھا ہوگا)

لُغات

شَارِعٌ: راستہ، گلی — ذَهَبَ: وہ گیا

لَعِبَ: کھیلنا — أَيْنَ: کہاں؟

تَوْفِيقٌ: توفیق — دُخَانٌ: دھواں، حقّہ، سگار

عَرَفَ: جاننا — شَرِبَ دُخَانًا: حقّہ پینا

أَغْنِيَاءُ: دولتمند لوگ (واحد غَنِيٌّ) — بَعْدَ: بعد

قَدْرٌ: قیمت — غَدًا: کل (آئندہ)

ثَمَنٌ : قیمت — حَقٌّ : حق

حَمَلَ : اُٹھانا، لے جانا — حَمَّالٌ : مزدور

أ ...... أَمْ : کیا؟ — حِمْلٌ : بوجھ

قَرْيَةٌ : گانوں، قصبہ — ظُهْرٌ : دوپہر

قَبْرٌ : قبر — بَعْدَ الظُّهْرِ : سہ پہر، بعد از دوپہر

أَحَدٌ : ایک (أَحَدُهُمْ اُن میں سے ایک)

مشق (۱)

خَرَجَ الْغُلَامُ يَلْعَبُ فِي الشَّارِعِ تَرَكْتُهُ يَلْعَبُ. نَطْلُبُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ التَّوْفِيقَ. أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ؟ لَا، أَعْرِفُهُ مَا تَطْلُبُونَ مِنِّي؟ نَطْلُبُ مِنْكَ ثَمَنَ بِضَاعَتِنَا أَتَحْمِلُنِي أَمْ أَحْمِلُكَ؟ كَانَ الشَّيْخُ يَقْصُدُ الْقَرْيَةَ يَحْمِلُونَ الْمَيِّتَ إِلَى الْقَبْرِ يَكُونُ أَحَدُنَا حَمَلَ صَاحِبَهُ أَيْنَ تَذْهَبَانِ أَنْتَ وَ أَخُوكَ؟ تَذْهَبُ إِلَى الشَّامِ جَلَسَ الرِّجَالُ يَشْرَبُونَ دُخَانًا جَلَسَتِ النِّسَاءُ يَشْرَبْنَ الْقَهْوَةَ نَحْنُ كُنَّا حَاضِرِينَ نَلْعَبُ يَا بِنْتُ! لِمَاذَا لَا تَكْتُبِينَ مَكْتُوبَكِ؟ سَوْفَ أَكْتُبُهُ بَعْدَهُ يَا أَصْحَابِي! أَسَتَذْهَبُونَ إِلَى الصَّيْدِ مَعَنَا؟ نَعَمْ يَا سَيِّدِي! سَنَكُونُ حَاضِرِينَ عِنْدَكُمْ غَدًا!

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا تو حقہ پیتا ہے؟ نہیں، میں نہیں پیتا۔ کیا تم دونوں کل ہمارے پاس آؤ گے؟ ہم غیر حاضر ہوں گے۔ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ وہ مجھ سے اپنا حق طلب کرتا ہے۔ یہ لڑکی ہمارے ساتھ بیٹھی کھیل رہی تھی۔ زید اس قبیلے کے شیخ کو جانتا تھا (یہاں مضارع کے ساتھ کَانَ استعمال کرو) میں اُس کو نہیں جانتا۔ مزدور یہ بوجھ تمہارے

گھر تک (الی) لے جائے گا۔ کیا تم میری بات سمجھتے ہو؟ میں نہیں سمجھتا۔ لوگ شکار کے لئے جانے کو حاضر تھے۔ تم شکار سے کب واپس آؤ گے؟ میں کل آؤں گا۔ کیا یہ اخبار اُس کو مل جائے گا؟ ہاں، سہ پہر کو مل جائے گا۔ بادشاہ عادل ہوگا۔ شیخ حُقّہ پی رہا تھا۔ شیخ بہت تمباکو پیتا ہے۔ اے سوداگر! کیا تُو اپنا مال میرے گھر پر بھیج دے گا؟ مزدور تیرے پاس آئے گا۔

سبق ۱۴

مضارع کی حالتیں

۸۶۔ حرکات کے اعتبار سے مضارع کے آخری اصلی حرف (لام کلمہ) کی تین حالتیں ہوتی ہیں، اس طرح مضارع، اسم کی تین حالتوں سے مشابہ ہوتا ہے اور اسی لئے اس کو مضارع یعنی "مشابہ ہونے والا" کہتے ہیں۔

مضارع کی تین حالتیں یہ ہیں:-

(۱) جب مضارع کا آخری حرف (لام) مضموم ہو، تو اُس کو اَلْمُضَارِعُ الْمَرْفُوْعُ کہتے ہیں، جیسے: يَكْتُبُ

(۲) اگر کسی خاص وجہ سے مضارع کے آخری حرف کی حرکت فتحہ ہو، تو اُس کو اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ کہتے ہیں، جیسے: يَكْتُبَ

(۳) اگر کسی وجہ سے مضارع کے آخری حرف پر جزم ہو، تو اُس کو اَلْمُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ کہتے ہیں، جیسے: يَكْتُبْ۔

فائدہ: جب مضارع مجزوم کے بعد کوئی لفظ معرف باللام ہو، تو مضارع کے آخری حرف مجزوم کو مکسور کر کے لام تعریف سے ملا دیتے ہیں، جیسے یَکْتُبِ الْکِتَابَ۔

۸۷۔ مضارع مرفوع کی گردان پہلے (سبق ۱۳، پارہ ۸۱ میں) گزر چکی ہے۔ مضارع منصوب اور مضارع مجزوم کی گردان اس طرح ہے:

صیغہ	گردان
غائب مذکر	یَکْتُبَ ، یَکْتُبْ — واحد یَکْتُبَا — مثنّٰی یَکْتُبُوْا — جمع
غائب مؤنث	تَکْتُبَ ، تَکْتُبْ — واحد تَکْتُبَا — مثنّٰی یَکْتُبْنَ — جمع
حاضر مذکر	تَکْتُبَ ، تَکْتُبْ — واحد تَکْتُبَا — مثنّٰی تَکْتُبُوْا — جمع
حاضر مؤنث	تَکْتُبِیْ — واحد تَکْتُبَا — مثنّٰی تَکْتُبْنَ — جمع
متکلم	اَکْتُبَ ، اَکْتُبْ — واحد نَکْتُبَ ، نَکْتُبْ — مثنّٰی و جمع

فائدہ: (۱) مضارع منصوب اور مجزوم میں غائب و حاضر کے چاروں مثنّٰی سے، جمع مذکر غائب و حاضر سے، اور واحد مؤنث کے آخر سے نون (نونِ اعرابی) گرا دیا جاتا ہے۔ یَکْتُبُوْا، تَکْتُبُوْا وغیرہ کے آخر میں جو الف بطور علامتِ جمع لکھا جاتا ہے اور پڑھا نہیں جاتا، وہ ضمیرِ متصل کے آنے کی صورت میں نہیں لکھا جاتا جیسے یَکْتُبُوْہُ

فائدہ: (۲) مضارع منصوب اور مجزوم کی طرح یَکُوْنُ کی گردان میں بھی ان ہی سات مذکورہ بالا مقامات سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

۸۸۔ اَنْ (کہ، یہ کہ) اَلَّا (مخفف اَنْ لَا یہ کہ نہ) لِاَنْ (اس لئے کہ) لِئَلَّا مخفف لِاَنْ لَا (اس لئے کہ نہ) لِ (اس لئے کہ) کَیْ (تاکہ)، لِکَیْ (تاکہ) اور حتّٰی (یہاں تک کہ) کے بعد اور فَ، وَ اور اَوْ کے بعد (جب ان کے بعد اَنْ محذوف ہو)، اسی طرح لَنْ (ہرگز نہیں) کے بعد بھی مضارع منصوب استعمال کیا جاتا ہے، اور مستقبل میں تاکید کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے اَنْ یَکْتُبَ (یہ کہ وہ لکھے) طَلَبَ اَنْ یَحْضُرَ (اس نے چاہا کہ وہ ضرور حاضر ہو)

فائدہ: (۱) اَنْ جب مضارع پر داخل ہوتا ہے تو مصدر کے معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اس کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں، جیسے: مَا مَنَعَکَ اَنْ تَسْجُدَ (کس بات نے منع کیا تجھ کو سجدہ کرنے سے)

فائدہ: (۲) لَنْ مخفف ہے لَا یَکُوْنُ اَنْ کا (نہیں ہوگا یہ کہ)

لغات

کَشَفَ: کھولنا، غور سے دیکھنا۔	عَاقِلٌ: عقلمند
اَمْرٌ: حکم، بات	مَوْجُوْدٌ: موجود
اَمَرَ: حکم دینا۔	مَفْقُوْدٌ: غیر حاضر
سَمِعَ: اجازت دینا (لِ کے ساتھ جاندار کے لئے اور بِ کے ساتھ بے جان کے لئے)	نَظَرَ: دیکھنا

غُرْفَةٌ: کمرہ، کھڑکی	عَمِلَ: کرنا
صَرَفَ: خرچ کرنا (وقت کا)	أَمَامَ: سامنے
فِرَاشٌ: بچھونا	وَعَدَ: وعدہ کرنا۔
رَقَدَ: سونا، اونگھنا	سِرٌّ: بھید
قَصَدَ: ارادہ کرنا۔	بَيْنَ: درمیان

مشق (۱)

اُردو میں ترجمہ کرو

طَلَبَ الْقَاضِيْ مِنْكُمْ أَنْ تَحْضُرُوْا عِنْدَهُ ۔ أَمَرْتُهُمَا أَنْ يَجْلِسَا ۔ حَضَرَ التَّاجِرُ عِنْدِيْ لِيَطْلُبَ الْبِضَائِعَ ۔ هَلْ فَتَحْتَ لَهُمُ الْبَابَ لِيَدْخُلُوْا عِنْدَنَا؟ سَأَفْتَحُ الْبَابَ لَهُمْ ۔ حَضَرَ الْقَاضِيْ لِيَكْشِفَ الْأَمْرَ ۔ لَا يَتْرُكُ الْعَاقِلُ الْقَلِيْلَ الْمَوْجُوْدَ لِيَطْلُبَ الْكَثِيْرَ الْمَفْقُوْدَ ۔ خَرَجَ الرِّجَالُ لِيَذْهَبُوْا إِلَى الصَّيْدِ ۔ طَلَبَ الْغُلَامُ مِنَ الرَّجُلِ أَنْ يَسْمَحَ لَهُ بِغُرْفَةٍ نَظِيْفَةٍ لِيَصْرِفَ لَيْلَتَهُ فِيْهَا ۔ فَتَحْتُ الْبَابَ حَتّٰى أَدْخُلَ الْغُرْفَةَ ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

میں تجھ (عورت) کو چاہتا ہوں کہ تو ہمارے پاس حاضر رہے (دیکھو سبق ۱۶ پارہ ۶) وہ اپنے بچھونے پر سونے کے لئے گیا۔ عورتوں نے گھر سے جانا چاہا۔ میں نے ایک لڑکے کو یہ دیکھنے کے لئے بھیجا کہ وہ کیا (مَا) کرنا چاہتا ہے۔ محمود اور اس کا نوکر بازار کو (اِلٰی) جانا چاہتے ہیں۔ میں گھر واپس آکر دیکھوں گا کہ تو کیا کر رہا ہے۔ میں نے نوکر کو حکم دیا ہے کہ وہ میرے سامنے حاضر ہو۔ وہ چلے گئے یہاں تک کہ شہر میں پہنچ گئے۔ میں نے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ یہ امر میرے اور اسکے درمیان میں خفیہ رہے۔

سبق ۱۵۔ مضارع مجزوم

۸۹۔ مضارع مجزوم کی بھی وہی صورت ہوتی ہے، جو اوپر بیان ہو چکی ہے
فرق اتنا ہے کہ اِس کے آخر میں جزم یا سکون ہوتا ہے اور جمع مؤنث غائب اور
جمع مؤنث حاضر کے سوا باقی سب آخری نون گر جاتے ہیں، گردان پہلے (سبق ۱۴) دی جا چکی
ہے۔ اب پھر غور کرو:-

صیغہ	گردان
غائب مذکر	یَکْتُبْ یَکْتُبَا یَکْتُبُوْا
غائب مؤنث	تَکْتُبْ تَکْتُبَا تَکْتُبْنَ
حاضر مذکر	تَکْتُبْ تَکْتُبَا تَکْتُبُوْا
حاضر مؤنث	تَکْتُبِیْ تَکْتُبَا تَکْتُبْنَ
متکلم	اَکْتُبْ نَکْتُبْ

۹۰۔ کَانَ کے مضارع مجزوم کی گردان میں صرف واو گرا دیا جاتا ہے۔ گردان یوں آتی ہے:

صیغہ	گردان
مذکر غائب	یَکُنْ یَکُوْنَا یَکُوْنُوْا
مؤنث غائب	تَکُنْ تَکُوْنَا یَکُنَّ
مذکر حاضر	تَکُنْ تَکُوْنَا تَکُوْنُوْا
مؤنث حاضر	تَکُوْنِیْ تَکُوْنَا تَکُنْ
متکلم	اَکُنْ نَکُنْ

۹۱۔ مضارع مجزوم کی حالتیں حسب ذیل ہیں:

(الف) مضارع مجزوم بالخصوص صیغۂ غائب میں حکم یا امر کے معنوں میں

خاص ہوتا ہے، جیسے یَکْتُبُ (چاہئے کہ وہ لکھے) جب مضارع میں تاکیدی معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس سے پہلے لِ، جو لام امر کہلاتا ہے، لاتے ہیں، جیسے لِیَکْتُبْ (چاہیئے کہ وہ ضرور لکھے) اگر لام امر سے پہلے فَ یا وَ لانا ہو تو یہ لام ساکن ہو جاتا ہے جیسے فَلْیَکْتُبْ (پس وہ ضرور لکھے) وَلْیَکْتُبْ (اور وہ ضرور لکھے)

(ب) اگر مضارع مجزوم سے پہلے لَا لگا دیا جائے، تو مضارع نہی کے معنوں میں خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لَا تَکْتُبْ (نہ لکھ)، لَا تَکُنْ غَائِبًا (غیر حاضر نہ ہو) اس لَا کو لا نفی کہتے ہیں۔ دیکھو سبق ۱۶ (پارہ ۹۵)

(ج) اگر مضارع مجزوم سے پہلے لَمْ بڑھایا جائے، تو مضارع انکاری معنوں میں، زمانہ ماضی کے ساتھ مخصوص ہو جاتا ہے، جیسے: لَمْ یَکْتُبْ (اُس نے نہیں لکھا)

(د) اگر مضارع مجزوم سے پہلے لَمَّا بڑھایا جائے تو صرف ماضی منفی کے معنی بصورتِ حال پیدا کرتا ہے، جیسے، لَمَّا یَکْتُبْ (اُس نے ابھی نہیں لکھا)

(ﮦ) حرفِ شرط کے بعد بھی مضارع مجزوم استعمال کیا جاتا ہے (دیکھو سبق ۴۱ پارہ ۳۷۰)

۹۴ - مضارع کے معنی میں زیادہ تاکید پیدا کرنے کے لئے مضارع کے آخر میں نونِ ثقیلہ (مشدّد نون) یا نونِ خفیفہ (ساکن نون) زیادہ کیا جاتا ہے۔ شروع میں لام تاکید مفتوح (لَ) زیادہ کرتے ہیں تو مضارع مستقبل کے معنی میں خاص ہو جاتا ہے، جیسے: لَیَکْتُبَنَّ اور لَیَکْتُبَنْ (البتہ وہ ضرور لکھے گا)

نہی میں لام تاکید مفتوح شروع میں نہیں لاتے، جیسے: لَا تَکْتُبَنَّ اور لَا تَکْتُبَنْ (تو ہرگز ہرگز نہ لکھ) ان دونوں کی گردان یوں آتی ہے:

(دیکھو صفحہ آئندہ)

	نون ثقیلہ سے		نون خفیفہ سے
غائب	لَيَكْتُبَنَّ	واحد مذکر	لَيَكْتُبَنْ
	لَيَكْتُبَانِّ	مثنّیٰ مذکر	×
	لَيَكْتُبُنَّ	جمع مذکر	لَيَكْتُبُنْ
	لَتَكْتُبَنَّ	واحد مؤنث	لَتَكْتُبَنْ
	لَتَكْتُبَانِّ	مثنّیٰ مؤنث	×
	لَيَكْتُبْنَانِّ	جمع مؤنث	×
حاضر	لَتَكْتُبَنَّ	واحد مذکر	لَتَكْتُبَنْ
	لَتَكْتُبَانِّ	مثنّیٰ مذکر	×
	لَتَكْتُبُنَّ	جمع مذکر	لَتَكْتُبُنْ
	لَتَكْتُبِنَّ	واحد مؤنث	لَتَكْتُبِنْ
	لَتَكْتُبَانِّ	مثنّیٰ مؤنث	×
	لَتَكْتُبْنَانِّ	جمع مؤنث	×
متکلم	لَأَكْتُبَنَّ	واحد مذکر و مؤنث	لَأَكْتُبَنْ
	لَنَكْتُبَنَّ	مثنّیٰ و جمع مذکر و مؤنث	لَنَكْتُبَنْ

لُغات

جَانِبٌ: طرف — غَضِبَ: (اس کے اوپر صلہ عَلیٰ آتا ہے) غصّہ ہونا

ضِيقٌ: فکر، ضرورت، تنگی — قَدَرَ: قابل ہونا

دُخُولٌ: اندر جانا — غَيْرُهٗ: اس کے علاوہ

شَيْءٌ: چیز — كَذَبَ: جھوٹ بولنا

غَرِيبٌ: (جمع غُرَبَاءُ) اجنبی — فَ: پس، اور

دَقِیْقَۃٌ: منٹ قَالَ: کہنا

مَوْضَعٌ: جگہ نُوْرٌ: روشنی

مَکَانٌ: "

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

لم یکن یسمح الوزیران یجلس رجل فی جانبہ لا تترك صدیقك فی الضیق عرفہ الرجال ولم یمنعوہ من الدخول، فدخل قلبہا لم یکن یفرح لشیٔ یا بنت! لا تفتحی الباب للغرباء۔ لا تحزنوا یا اولاد! نحن تعبانون فلنجلس دقیقۃ فی ھذا الموضع لا تغضبوا علینا لم یقدروا ان یرجعوا الی المدینۃ نظر الولد دارا ولم یکن غیرھا فی ذالك المکان۔ دخل معہ الکلب ولم یترکہ قال اللہ لیکن نورٌ فکان نورٌ

مشق (۲)

ترجمہ کرو

میں معاملے کو نہیں (مَا) جانتا تھا اور میں نے اُس کو نہیں (لَمْ) سمجھا۔ اے لڑکو! دروازہ نہ کھولو۔ اے لڑکی! جھوٹ نہ بول۔ شاگرد (جمع) سُست تھے اور انہوں نے خط نہیں (ا) لکھا۔ اے لڑکو! سُست نہ بنو۔ اُنہوں نے تمہارا کہا سُنا، مگر سمجھا نہیں۔ اپنے دوستوں کو فکر میں نہ چھوڑو۔ مجھے اپنے پاس آنے سے (عِنْدَ) نہ روکو۔ اے لڑکی! مجھ سے ناراض نہ ہو۔ آؤ قہوہ پئیں۔ باپ اور بیٹا اپنے گھر واپس نہ آسکے (...... چاہئیے تھا کہ واپس آتے)۔

سبق ۱۶

(۱) فعل امر

۹۳۔ فعل امر، مضارع مجزوم سے بنتا ہے۔ اُس کا قاعدہ یہ ہے کہ علامتِ مضارع گرا دی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ عربی میں کوئی لفظ غیر متحرک حرف سے شروع نہیں ہوتا، اس لئے ہمزۃ الوصل، الف کی صورت میں داخل کر دیتے ہیں۔

اگر مضارع مضموم العین (یعنی یَفْعُلُ کے وزن پر) ہے تو یہ ہمزۃ الوصل مضموم ہوگا۔ لیکن اگر مضارع مفتوح العین یا مکسور العین (یعنی یَفْعَلُ یا یَفْعِلُ کے وزن پر) ہے تو ہمزۃ الوصل پر کسرہ آئے گا، مثلاً یَکْتُبُ (مضارع) سے امر اُکْتُبْ بنے گا، یَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور یَمْنَعُ سے اِمْنَعْ۔

۹۴۔ ظاہر ہے کہ امر صرف حاضر ہی کو دیا جاتا ہے، اس لئے اس فعل سے صرف حاضر ہی کے صیغے آتے ہیں۔ گردان یوں ہے:

مذکر حاضر	واحد	اُکْتُبْ	تو (ایک مرد) لکھ
	مثنّٰی	اُکْتُبَا	تم (دو مرد) لکھو
	جمع	اُکْتُبُوْا	تم (سب مرد) لکھو
مؤنث حاضر	واحد	اُکْتُبِیْ	تو (ایک عورت) لکھ
	مثنّٰی	اُکْتُبَا	تم (دو عورتو)
	جمع	اُکْتُبْنَ	تم (سب عورتو) لکھو

کانَ : (مضارع : یَکُوْنُ) سے فعل امر کی گردان یوں آتی ہے :

مذکر حاضر : کُنْ کُوْنَا کُوْنُوْا

مؤنث حاضر : کُوْنِیْ کُوْنَا کُنَّ

۹۵- مضارع سے پہلے لَا لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔ نہی کوئی مستقل فعل نہیں ہے۔ لَاءِ نہی لگانے سے مضارع مجزوم ہو جاتا ہے (دیکھو سبق ۱۵، پارہ ۹۱)

امر غائب و متکلم بناوٹ کے لحاظ سے کوئی مستقل فعل نہیں ہے، بلکہ درحقیقت مضارع مع لامِ امر کا دوسرا نام ہے۔ یہ مضارع مجزوم کے غائب اور متکلم کے صیغوں سے پہلے لامِ امر مکسور (لِ) لانے سے بنتا ہے۔ گردان یوں ہوگی :

غائب	مذکر	واحد لِیَکْتُبْ	چاہیئے کہ وہ ایک مرد لکھے
		مثنّٰی لِیَکْتُبَا	″ وہ دو مرد لکھیں
		جمع لِیَکْتُبُوْا	″ وہ سب مرد لکھیں
	مؤنث	واحد لِتَکْتُبْ	″ وہ ایک عورت لکھے
		مثنّٰی لِتَکْتُبَا	″ وہ دو عورتیں لکھیں
		جمع لِیَکْتُبْنَ	″ وہ سب عورتیں لکھیں
متکلم	مذکر و مؤنث	واحد لِاَکْتُبْ	چاہیئے کہ میں ایک مرد یا عورت لکھوں
		مثنّٰی و جمع لِنَکْتُبْ	″ ہم دو یا سب مرد یا عورتیں لکھیں

۹۶- ندا کے قاعدے حسبِ ذیل ہیں :

(الف) اسم کے اوپر لفظ یَا بڑھا دیتے ہیں۔ اگر اسم تنہا ہو تو واحد میں

بغیر اَل اور بلا تنوین کے مرفوع مستعمل ہوگا۔ لیکن اگر اسم یعنی مُنادیٰ مضاف ہے، تو منصوب مستعمل ہوگا، جیسے یَا وَلَدُ (اے لڑکے!) یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے اللہ کے بندے!)

(ب) اَیُّھَا (مؤنث اَیَّتُھَا) کے بعد اسم منادیٰ معرف باللام مستعمل ہوتا ہے، جیسے: یَا اَیُّھَا التِّلْمِیْذُ (اے شاگرد!)

ندا اور مُنَادیٰ کی اور تفصیل سبق ۴۲ میں دیکھو۔

(۲) اسم فاعِل

۹۷۔ اسم فاعل (ثلاثی مجرّد میں) عموماً فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے کَاتِبٌ یہ اُس ذات کو بتاتا ہے جس سے فعل صادر ہو، یا جس کے ساتھ قائم ہو، یا جس سے گفتگو کے وقت فعل صادر ہو رہا ہو۔ اس کی گردان یوں ہے:

		حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
مذکّر	واحد	کَاتِبٌ	کَاتِبًا	کَاتِبٍ
	تثنیہ	کَاتِبَانِ	کَاتِبَیْنِ	کَاتِبَیْنِ
	جمع	کَاتِبُوْنَ	کَاتِبِیْنَ	کَاتِبِیْنَ
مؤنّث	واحد	کَاتِبَۃٌ	کَاتِبَۃً	کَاتِبَۃٍ
	تثنیہ	کَاتِبَتَانِ	کَاتِبَتَیْنِ	کَاتِبَتَیْنِ
	جمع	کَاتِبَاتٌ	کَاتِبَاتٍ	کَاتِبَاتٍ

اسم فاعل سے پہلے کَانَ بڑھانے سے ماضی کے معنی حاصل ہوتے ہیں، جیسے:

كَانَ زَيْدٌ كَاتِبًا: زید لکھتا تھا، لکھ رہا تھا۔ سبق ۲۸ (پارہ ۱۹۱ وغیرہ) میں اور تفصیل مطالعہ کرو۔

(۳) اسم المصدر

۹۸۔ عربی کے ہر فعل کا ایک مصدر ہوتا ہے۔ فعل کی معمولی حالت میں مصدر کے اوزان چالیس تک ہیں۔ نہایت عام اور مستعمل اوزان یہ ہیں:

وزن	فَعْلٌ	فَعَلٌ	فُعُوْلٌ
مثال	قَتْلٌ	فَرَحٌ	دُخُوْلٌ
معنی	مار ڈالنا	خوش ہونا	داخل ہونا

اس کی اور تفصیل سبق ۲۸ (پارہ ۱۸۵ وغیرہ) میں دیکھو۔

لُغات

صَدَقَ: سچ کہنا۔ — صَغِيْرٌ: چھوٹا

سَكَتَ: چپ رہنا — لَبِسَ: کپڑے پہننا

سَكَنَ: رہنا — ثَوْبٌ: (جمع ثِيَابٌ) لباس، کپڑے

سَيِّدَةٌ: گھر کی مالک، بی بی — وَسَطٌ: درمیان، وسط

فَعَلَ: کرنا — اَجَابَ: جواب دینا

طَرَقَ: دستک دینا — ظَرِيْفٌ: ہنسنے والا، مسخرہ (جمع ظُرَفَاءُ)

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

افتحی الباب، یا امی! یا اولاد! لا تدخلوا اصدقوا، یا تلامذۃ! ولا تکذبوا اسکت، یا ایھا التلمیذ! واجلس علی مکانک این ھم

ساکنون کانوا ساکنین فی السوق یاعبد اللہ! افتح باب الدار یا ایھا الرّجال! امنعوھم من الدخول علینا اُنظری، ایتھا السیدۃ! ما فعلت این انت ذاھب انا ذاھب الی السوق کنا جالسین امام الدار وجدوا امرأۃ جالسۃ فی غرفۃ صغیرۃ البسوا ثیابکم اطلع علی ھذا الجبل یا ایھا الولد! یا صاحبی! اجلسا بجانبی یا بنات! اکتبن مکاتیبکن طرق رجل باب احد الظرفاء فقال من ھذا؟ اجابہ انا۔ فقال لہ اذھب فانی لا اعرف من اصحابی احداً اسمہ انا۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

اے لڑکو! دیکھو تم نے کیا کیا۔ اے دوستو! اندر آؤ اور میرے پاس بیٹھ جاؤ۔ اے شاگرد! کمرے کا دروازہ کھول۔ مَیں شہر جا رہا تھا۔ تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم بازار جا رہے ہیں۔ اے لڑکے! پہاڑ پر سے نیچے اُترآ۔ اے شاگردو! تم اپنے دونوں خط لکھ لو۔ اے لڑکی! سچ بول اور جھوٹ نہ کہہ۔ حسن صاحب (سیّد) کہاں رہتے ہیں؟ وہ شہر کے وسط میں رہتا ہے۔ تم کیا کر رہے ہو؟ ہم کپڑے پہن رہے ہیں۔ مَیں خط لکھ رہا تھا کہ (ف) ہمارا دوست اندر آگیا۔ مجھے اپنے پاس (علیؔ) داخل ہونے سے نہ روکو۔

سبق ۱۷

(۱) مجہول

۹۹ - جس فعل کا فاعل معلوم ہو اُس کو فعل معلوم یا معروف کہتے ہیں، مثلاً زَیْدٌ ضَرَبَهٗ (زید نے اُس کو مارا) اس جملے میں یہ معلوم ہے کہ مارنے والا کون اور مار کھانے والا کون ہے۔

جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو وہ فعل مجہول کہلاتا ہے، مثلاً جب یہ کہا جاتے کہ زَیْدٌ ضُرِبَ (زید مارا گیا) تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مارنے والا کون ہے، فعل مجہول فعل معروف سے بنتا ہے۔ ماضی میں اس کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی معروف کے پہلے حرف (یعنی ف کلمے) کو ضمہ، دوسرے حرف (یعنی ع کلمے) کو کسرہ دے دو اور آخری حرف (ل کلمے) کو اپنی اصلی حالت پر رہنے دو، جیسے کَتَبَ سے کُتِبَ۔

مضارع معروف کو مجہول بنانے کے لئے علامتِ مضارع مضموم کر دو اور دوسرے حرف (یعنی ع کلمے) کو مفتوح، آخری حرف (یعنی ل کلمے) کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑ دو۔ جیسے یَکْتُبُ سے یُکْتَبُ۔

ان قاعدوں کے مطابق ماضی مجہول ضُرِبَ کی پوری گردان یوں ہوگی :

غائب: ضُرِبَ ضُرِبَا ضُرِبُوْا ضُرِبَتْ ضُرِبَتَا ضُرِبْنَ۔

حاضر: ضُرِبْتَ ضُرِبْتُمَا ضُرِبْتُمْ ضُرِبْتِ ضُرِبْتُمَا ضُرِبْتُنَّ۔

متکلم: ضُرِبْتُ ضُرِبْنَا

مضارع مجہول یُفْعَلُ کی گردان حسب ذیل ہوگی :

غائب: یُفْعَلُ یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ | تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ

حاضر: تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ تُفْعَلُوْنَ | تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلَانِ تُفْعَلْنَ

متکلم: اُفْعَلُ نُفْعَلُ

۱۰۰۔ فعل مجہول بغیر ضمیر کے بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے: ذُكِرَ (ذکر کیا گیا یا کہا گیا)

(۲) اسم مفعول

۱۰۱۔ اسم مفعول (ثلاثی مجرد میں) عموماً مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: مَكْتُوْبٌ

یہ اُس ذات کو بتاتا ہے جس پر فعل واقع ہے۔

عام طور پر اس کی جمع، جمع سالم ہوتی ہے اور اس کی گردان اسم فاعل کی گردان کی طرح ہے (دیکھو پارہ ۹۷ اور ۹۷)

(۳) اِنَّ کا استعمال

۱۰۲۔ اکثر جملہ اسمیہ (دیکھو سبق ۱۱ پارہ ۴۷) کے شروع میں اِنَّ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مُبْتَدَا بہ حالت نصب مستعمل ہوتا ہے اور اُس کی خبر مرفوع ہوتی ہے۔ اِنَّ زَيْدًا عَاقِلٌ یا اِنَّ زَيْدٌ العَاقِلٌ (بے شک زید عقلمند ہے)

اگر مبتدا بہ طور ضمیر کے واقع ہو تو اِنَّ کے ساتھ ضمائر منتصلہ مستعمل ہوتی ہیں، جیسے اِنَّهٗ (بے شک وہی) اِنَّهَا، اِنَّكَ، اِنَّكُمْ۔

فائدہ: متکلم کی صورت میں اِنَّ کے ساتھ واحد میں اِنِّیْ اور اِنَّنِیْ اور جمع میں اِنَّا اور اِنَّنَا دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۴) اَنْ اور اَنَّ کا استعمال

۱۰۳۔ عربی میں حرف عطف (کہ) یوں ظاہر کیا جاتا ہے:

(الف) جملہ فعلیہ میں اَنْ بڑھاتے ہیں، خواہ جملے میں فعل ماضی ہو یا مضارع منصوب جیسے: طَلَبَ الْقَاضِیْ اَنْ يَحْضُرَ زَيْدٌ (قاضی نے حکم دیا کہ زید حاضر ہو) سَمِعْتُ اَنْ ذَهَبَ زَيْدٌ (میں نے سُنا کہ زید چلا گیا)

اگر ایک سے زیادہ فعل پر اَنْ کا عطف آئے تو اَنْ کو بار بار لانے کی ضرورت نہیں ہے، ایک ہی اَنْ کافی ہوتا ہے، جیسے: اَمَرَ الْوَزِيْرُ اَنْ يَحْضُرَ حَامِدٌ

وَ يَجْلِسَ بِجَانِبِہٖ (وزیر نے حکم دیا کہ حامد حاضر ہو اور اُس کے پہلو میں بیٹھے)

(ب) جملہ اسمیہ میں اَنَّ بڑھاتے ہیں۔ اِنَّ کی طرح اَنَّ کے بعد بھی اسم (مبتدا) منصوب ہوتا ہے۔ اگر بجائے اسم کے ضمیر ہو تو اِنَّ کی طرح اَنَّ کے ساتھ بھی ضمائر متصلہ اُسی طرح مل کر آتی ہیں جیسے ہم اِنَّ کے متعلق بیان کر آتے ہیں۔ اگر خبر اسم ہے تو اُسے مرفوع استعمال کرتے ہیں، اور اگر فعل ہے تو ماضی یا مضارع لاتے ہیں، جیسے: بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ (مجھے پہنچا ہے یا میں نے سنا ہے کہ زید عقلمند ہے)، اَعْلَمُ اَنَّ زَیْدًا یَحْضُرُ (میں جانتا ہوں کہ زید حاضر ہوگا)

فائدہ: اِنَّ کے شروع میں اور اَنَّ جملے کے درمیان میں آتا ہے۔

لُغات

ذَكَرَ: ذکر کرنا، یاد کرنا۔	سِیْرَۃٌ: سوانح عمری
اَنِیْسٌ: دوست	خَسَرٌ: نقصان
لِ: واسطے	قَبِلَ: استقبال کرنا
شَجَاعَۃٌ: بہادری	هَدِیَّۃٌ: تحفہ، ہدیہ۔
ضَرَبَ: سکّہ بنانا	سُرُوْرٌ: خوشی
مَشْغُوْلٌ: مشغول	عَظِیْمٌ: بڑا، طاقتور
هَدَمَ: گرانا، برباد کرنا۔	مَجْهُوْلٌ: نامعلوم
وَقْتٌ: وقت	غَلَبَ: فتح کرنا۔
خَطَرٌ: خطرہ	مُؤَرِّخٌ: مؤرخ
مُنَجِّمٌ: منجّم۔	صَلَبَ: صلیب دینا پھانسی دینا
خَوْفٌ: ڈر	غَسَلَ: غسل کرنا۔

قِیْلَ : (قال کا مجہول) کہا گیا　　　رِفْعَۃٌ : بلندی

نَجْمٌ : ستارہ　　　وَلٰکِنْ : لیکن، مگر

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

ذکر ان حسنا رجل انیس　یذکر اسمہ لشجاعتہ　ضربت ھذہ السکۃ فی حیدرآباد　ھدمت ابواب القلعۃ　ان زیدا الضارب وعمر ھو المضروب　لم نعرف انکم مشغولون فی ھذا الوقت　انا للہ وانا الیہ راجعون　اننا لا نعرف الخطر ولا الخوف　ھذا معلوم عندنا　ان ھذہ المرأۃ کانت معروفۃ عندی　یعرف الانسان بسیرتہ　ان رجل المذکور لقبیح　ان الانسان لفی خسر　صلب منجم، فقیل لہ ھل نظرت ھذا فی نجمک؟ فقال نظرت رفعۃ ولکن لم اعلم انہا علی خشبۃ

مشق (۲)

ترجمہ کرو

گھر کے دروازے کھولے گئے۔ تحفہ خوشی (ب) کے ساتھ لیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ صلاح الدین طاقتور بادشاہ تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ تم آج مشغول ہو۔ کیا تم (عِنْدَ) کو یہ خبر معلوم تھی؟ بے شک یہ خبر ہم کو نامعلوم تھی۔ میں جانتا ہوں کہ حسن فاتح ہے اور تم مفتوح۔ بے شک جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ میرے دوست ہیں۔ اُس کا استقلال مورخوں کو (عِنْدَ) معلوم ہے۔ تمہارے کپڑے دھوئے گئے۔

سبق ۱۸

ابواب اور اُن کے خواص

۱۰۴ - اب تک ہم نے ثلاثی (یعنی سہ حرفی) فعل کے مجرد وزن سے بحث کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں کچھ کچھ خاصیتیں پائی جاتی ہیں، یعنی یہ کہ ہر ایک وزن اکثر حالات میں خاص خاص معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ خصوصی معنی، اس باب کے خواص کہلاتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے تین ابواب: فَعَلَ یَفْعِلُ (جیسے: ضَرَبَ یَضْرِبُ، فَعَلَ یَفْعُلُ (جیسے: نَصَرَ یَنْصُرُ) اور فَعِلَ یَفْعَلُ (جیسے سَمِعَ یَسْمَعُ) کے خواص بہت سے ہیں اور چوں کہ یہ باب بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکتیں بھی مختلف ہیں، اس لئے ان کو اُصُول اور اُمّ الْاَبْوَاب بھی کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے اوزان میں تینوں حروف اصلی ہوتے ہیں۔ ان ابواب کی صورتیں اور اُن کے خواص حسب ذیل ہیں:

باب کا عدد	ماضی	مضارع	خواص	مثال
۱	فَعَلَ	یَفْعَلُ	اس باب کی خاصیت محض لفظی ہے۔ اس میں عموماً عین یا لام کلمے کی جگہ کوئی حلقی حرف ہوتا ہے چند الفاظ اس قاعدے سے مستثنٰی بھی ہیں۔	ذَهَبَ (وہ گیا) یَذْهَبُ
۲	فَعَلَ	یَفْعِلُ	اس میں مغالبہ (یعنی ایک دوسرے پر	یُبَایِعُنِیْ فَاَبِیْعُهٗ (وہ مجھ

مثال	خواص	مضارع	ماضی	باب کا عدد
سے خرید و فروخت کرتا ہے، مگر میں اُس خرید و فروخت میں بڑھ جاتا ہوں)	غلبہ اور فوقیت) کے معنی پائے جاتے ہیں، خاص کر جب کہ اس کا کوئی حرف حرفِ علت ہو۔			
یُخَاصِمُنِیْ فَاَخْصُمُہٗ (وہ مجھ سے جھگڑتا ہے، مگر میں جھگڑے میں اُس پر غلبہ پاتا ہوں)	اس کا خاصّہ بھی مغالبہ ہے۔	یَفْعُلُ	فَعَلَ	۱
فَرِحَ (وہ خوش ہوا) یَفْرَحُ حَزِنَ (وہ غمگین ہوا) یَحْزَنُ سَقِمَ (وہ بیمار ہوا) یَسْقَمُ۔ کَدِرَ (وہ گدلا ہوا) یَکْدَرُ۔ عَوِرَ (وہ کانا ہوا) یَعْوَرُ۔ بَلِجَ۔ (وہ کشادہ ابرو ہوا) یَبْلَجُ	یہ باب عموماً لازم ہوتا ہے، اور خوشی، رنج، بیماری، عیب، رنگ اور جسمانی حُلیے کے معنی کے افعال اکثر اسی باب سے آتے ہیں۔	یَفْعَلُ	فَعِلَ	ر
حَسِبَ (وہ سمجھا) یَحْسِبُ نَعِمَ (وہ خوش گوار ہوا) یَنْعِمُ وَرِمَ (وہ سُوج گیا) یَرِمُ۔ (اصل میں یَوْرِمُ)	اس باب کی خاصیت بھی محض لفظی ہے اور اس سے بہت کم افعال آتے ہیں۔	یَفْعِلُ	فَعِلَ	ر
حَسُنَ (وہ خوبصورت ہوا) یَحْسُنُ شَجُعَ (وہ بہادر ہوا) یَشْجُعُ	یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور اس میں خلقی اوصاف کے معنی پائے جاتے ہیں۔	یَفْعُلُ	فَعُلَ	ر

تنبیہ:۔ جیساکہ اس نقشے سے ظاہر ہے ثلاثی مجرد کے ابواب تعداد میں چھ ہیں۔ لیکن چوں کہ یہ سب ثلاثی مجرد ہی کی صورتیں ہیں، اس لئے ان سب کو سہولت کے لئے ایک ہی عدد شمار کیا جاتا ہے۔ عدد کا یہ سلسلہ ان ابواب سے گذر کر مزید فیہ کے ابواب میں جاری رہتا ہے، جیساکہ ابھی معلوم ہوگا۔

۱۰۵۔ ثلاثی مجرد کے اصلی حروف پر جب ایک یا زائد حرف بڑھاکر اور افعال بناتے ہیں۔ تو اُن افعال کو مَزِیْد فِیْہِ کے ابواب میں شمار کرتے ہیں۔ اس زیادتی سے مزید فیہ کے چودہ ابواب بنتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک میں ایسے معنی پیدا ہوجاتے ہیں، جو ثلاثی مجرد کے معنی میں ایک طرح کی ترمیم کردیتے ہیں۔ اس لحاظ سے مزید فیہ کے ہر باب میں جُدا جُدا خواص پائے جاتے ہیں۔ مادّے کے معنی میں ان خواص کی کیفیت شامل کردینے سے ان ابواب کے معنی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

۱۰۶۔ مزید فیہ کے ہر باب کے مصدر کا وزن اُسی کے لئے خاص ہے۔ ذیل کے نقشے سے ان ابواب کے مصدر، ماضی اور مضارع کی صورتیں معلوم ہوں گی:

(۱) وہ ابواب جو (ماضی میں) ایک حرف زیادہ کرنے سے بنے ہیں:

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
۲	تَفْعِیْلٌ	فَعَّلَ	یُفَعِّلُ	ع کلمے کی تکرار سے	تَفْرِیْحٌ، فَرَّحَ، یُفَرِّحُ
۳	مُفَاعَلَۃٌ	فَاعَلَ	یُفَاعِلُ	پہلے حرف اصلی کے بعد الف زیادہ کرنے سے	مُقَابَلَۃٌ۔ قَابَلَ یُقَابِلُ
۴	اِفْعَالٌ	اَفْعَلَ	یُفْعِلُ	شروع میں ہمزۃ القطع زیادہ کرنے سے	اِسْلَامٌ۔ اَسْلَمَ۔ یُسْلِمُ

(۲) وہ ابواب جو دو حروف زیادہ کرنے سے بنے ہیں:

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
۵	تَفَعُّلٌ	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	شروع میں ت زیادہ کرنے اور عین کلمہ کو دہرانے سے	تَكَلُّفٌ - تَكَلَّفَ - يَتَكَلَّفُ
۶	تَفَاعُلٌ	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	شروع میں ت اور پہلے اصلی حرف کے بعد الف کے زیادہ کرنے سے	تَنَاوُلٌ - تَنَاوَلَ - يَتَنَاوَلُ -
۷	اِنْفِعَالٌ	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	شروع میں ہمزۃ الوصل اور نون کے زیادہ کرنے سے۔	اِنْكِسَارٌ - اِنْكَسَرَ - يَنْكَسِرُ -
۸	اِفْتِعَالٌ	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	شروع میں ہمزۃ الوصل اور پہلے اصلی حرف کے بعد ت بڑھانے سے	اِمْتِحَانٌ - اِمْتَحَنَ - يَمْتَحِنُ
۹	اِفْعِلَالٌ	اِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	شروع میں	اِحْمِرَارٌ - اِحْمَرَّ - يَحْمَرُّ -

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
				ہمزۃ الوصل بڑھانے اور ل کلمے کی تکرار سے	

(۳) وہ ابواب جو دو سے زائد حروف کے بڑھانے سے بنے ہیں:

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
۱۰	اِسْتِفْعَالٌ	اِسْتَفْعَلَ	یَسْتَفْعِلُ	شروع میں ہمزۃ الوصل س اور ت کے زیادہ کرنے سے	اِسْتِعْمَالٌ۔ اِسْتَعْمَلَ، یَسْتَعْمِلُ
۱۱	اِفْعِیْلَالٌ	اِفْعَالَّ	یَفْعَالُّ	شروع میں ہمزۃ الوصل اور عین کلمے کے بعد الف کے بڑھانے اور لام کلمے کی تکرار سے	اِدْھِیْمَامٌ، اِدْھَامَّ، یَدْھَامُّ۔
۱۲	اِفْعِیْعَالٌ	اِفْعَوْعَلَ	یَفْعَوْعِلُ	شروع میں ہمزۃ الوصل عین کلمے کے بعد اور اس کے بعد عین کلمے کی تکرار	اِخْشِیْشَانٌ۔ اِخْشَوْشَنَ۔ یَخْشَوْشِنُ

باب کا عدد	باب (مصدر)	ماضی	مضارع	کیوں کر بنا	مثال
				کرنے اور الف بڑھانے سے	
۱۳	اِفْعِوَّالٌ	اِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	شروع میں ہمزۃ الوصل اور عین کلمے کے بعد مشدد واو اور الف کے زیادہ کرنے سے	اِجْلِوَّاذٌ - اِجْلَوَّذَ - يَجْلَوِّذُ
۱۴	اِفْعِنْلَالٌ	اِفْعَنْلَلَ	يَفْعَنْلِلُ	شروع میں ہمزۃ الوصل اور عین کلمے کے بعد نون اور ایک اور حرف کی زیادتی سے	اِحْرِنْجَامٌ - اِحْرَنْجَمَ يَحْرَنْجِمُ -
۱۵	اِفْعِنْلَاءٌ	اِفْعَنْلٰى	يَفْعَنْلِي	شروع میں ہمزۃ الوصل، عین کلمے کے بعد نون اور لام کلمے کے بعد ی کی زیادتی سے	اِسْلِنْقَاءٌ - اِسْلَنْقٰى ، يَسْلَنْقِي -

فائدہ: آخر کے پانچ باب (۱۱ سے ۱۵ تک) گویا اِفْعَلَّ (مصدر اِفْعِلَال) کی دوسری شکلیں ہیں اور بہت کم استعمال میں آتے ہیں۔

۱۰۷ - ثلاثی مزید فیہ کے ابواب میں ۳۴ قسم کی خاصیتیں پائی جاتی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

(۱) اِبْتِدَاء: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا، بغیر اس کے کہ وہ فعل ثلاثی مجرد کے کسی باب سے آیا ہو، اور اگر یہ مادہ مجرد کے باب سے آیا بھی ہے تو وہاں اُس کے وہ معنی نہ ہوں جو ثلاثی مزید فیہ میں ہیں (دیکھو اقتضاب)

(۲) اِتِّخَاذ: کسی چیز کو ماخذ بنانا[1] یا ماخذ میں لینا۔

(۳) اِشْتِرَاك: دو شخصوں کا کسی کام میں شریک ہونا، اس طرح کہ ان میں سے ہر ایک فاعل اور مفعول دونوں کی حیثیت رکھتا ہو۔

(۴) اِقْتِضَاب: کسی فعل کی ابتدا اسی باب سے ہونا اور اُس کا ثلاثی مجرد کے کسی باب سے مطلق نہ آنا۔ (دیکھو ابتداء، اور دونوں کے فرق پر غور کرو)

(۵) اِلباسِ ماخذ: کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔

(۶) بُلُوغ: ماخذ میں آنا، یا ماخذ میں پہنچنا۔

(۷) تجنُّب: ماخذ سے بچنا، پرہیز کرنا۔

(۸) تحوُّل: کسی چیز کا عین ماخذ ہونا، یا ماخذ کی مانند ہونا۔

(۹) تحویل: کسی چیز کو ماخذ، یا ماخذ کی طرح کا بنا دینا۔

(۱۰) تخلیطِ ماخذ: کسی چیز کو ماخذ سے آراستہ کرنا۔

(۱۱) تخبُّر: فاعل کا کسی فعل کو اپنی ذات کے لئے کرنا۔

---

[1] یعنی مادّہ، وہ مفہوم جو زیر بحث لفظ کے مادے میں ہے۔ اس لفظ سے آئندہ اس فہرست میں یہی مُراد ہے۔

(۱۲) تخییل۔ فاعل کا اپنی ذات میں ماخذ کا حصول دکھانا، یا جتانا، جس سے صرف دکھاوا یا بناوٹ مقصود ہو۔ (دیکھو تکلف)

(۱۳) تدریج : کسی فعل کو آہستہ آہستہ کرنا۔

(۱۴) تصرّف : ماخذ کے حصول میں کوشش کرنا۔

(۱۵) تصییر: کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا۔

(۱۶) تعدیۃ : فعل لازم کو متعدی بنانا، اور اگر وہ فعل پہلے ہی سے متعدی ہو، تو اُس میں ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا۔

(۱۷) تعریض: مفعول کو ماخذ کے محل اور موقعے میں لے جانا۔

(۱۸) تعمّل : ماخذ کو کام میں لانا، ماخذ سے کام لینا۔

(۱۹) تکلّف : ماخذ میں تصنّع یا بناوٹ ظاہر کرنا، یا جتانا۔

فائدہ : تکلّف اور تخییل میں یہ فرق ہے کہ تکلف میں جو تصنع ہے وہ ایک مرغوب فعل ہے، مگر تخییل میں جس فعل کا ارتکاب ہوتا ہے وہ محض دکھاوا اور جعل ہوتا ہے۔

(۲۰) حِسبان: کسی چیز کے متعلق یہ گمان کرنا کہ وہ ماخذ کے معنی سے موصوف ہے (دیکھو وِجدان)

(۲۱) حَینُونَت : کسی امر کا ماخذ کے وقت میں واقع ہونا، یا اُس وقت میں پہنچنا۔

(۲۲) سَلب : کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔

(۲۳) صَیرُورَت : صاحبِ ماخذ ہونا۔

(۲۴) طَلَب: ماخذ کو طلب کرنا، مانگنا، چاہنا۔

(۲۵) قَصر: اختصار کی غرض سے کسی کلمے کا ایک مرکّب سے اشتقاق کے طریقے پر بنانا۔

(۲۶) لزومِ علاج: فعل میں جوارح یعنی اعضاء کے کام کا اثر پایا جانا۔

(۲۷) لِیَاقَت: کسی چیز کا ماخذ کے لائق ہونا۔

(۲۸) مُبَالَغَۃ: کسی امر کی کیفیت یا اُس کی مقدار کی زیادتی کو بیان کرنا۔

(۲۹) مبالغہ ولون وعیب: مبالغہ (دیکھو نمبر ۲۸) کے ساتھ رنگ اور عیب کے معنی کا پایا جانا۔

(۳۰) مُطَاوَعَت: اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

(ا) مطاوعت فَعَّلَ کی، (ب) مطاوعت فَاعَلَ کی اور (ج) مطاوعت اَفْعَلَ کی۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ فَعَّلَ، یا فَاعَلَ، یا اَفْعَلَ کے بعد فلاں باب سے یہ فعل اس غرض سے لایا گیا ہے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا۔

(۳۱) مُوَافقت: اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

(ا) موافقت مجرد، یعنی مجرد فعل کے ہم معنی ہونا، (ب) موافقتِ اَفْعَلَ یعنی اَفْعَلَ کا مترادف ہونا اور (ج) موافقتِ فَعَّلَ یعنی فَعَّلَ کے ہم معنی ہونا۔

(۳۲) نسبت بماخذ: کسی چیز کا ماخذ سے منسوب ہونا۔

(۳۳) وِجْدَان: کسی چیز میں ماخذ کی صفت کا پایا جانا۔

فائدہ: وجدان اور حسبان میں یہ فرق ہے کہ وجدان میں یقین پایا جاتا ہے اور حسبان میں شک اور گمان۔

۱۰۸۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کے خواص اور اُن کی مثالیں یہ ہیں:

تَفْعِیْلٌ

(۱) ابتداء۔ کَلَّمَ اُس نے کلام کیا (مجرد کلم زخمی کرنا)

(۵) الباسِ ماخذ۔ جَلَّلَ الْفَرَسَ: اُس نے گھوڑے کو جھول پہنائی (ماخذ جُلّ، جھول)

(۶) بلوغ۔ خَیَّمَ : وہ خیمے میں آیا (ماخذ خَیمَۃ۔ خیمہ)

(۹) تحویل۔ نَصَّرَ اُس نے نصرانی بنایا (ماخذ نَصرَانِیٌّ)، کَفَّرَ اُس نے کافر بنایا (ماخذ کُفر)

(۱۰) تخلیطِ ماخذ۔ ذَھَّبَ اُس نے سُنہرا بنایا (ماخذ ذَھَبٌ سونا)

(۱۵) تصییر۔ وَتَّرَ الْقَوسَ : اُس نے کمان کو زہ دار بنایا (ماخذ وَتَر، زہ،کمان)

(۱۶) تعدیہ۔ فَرَّحَنِی : اُس نے مجھے خوش کیا (ماخذ فرح، خوشی)

(۲۲) سلب۔ قَرَّدَ الاِبِلَ : اُس نے اونٹ سے چیچڑی کو دُور کیا (ماخذ قُراد چیچڑی)

(۲۳) صیرورت۔ نَوَّرَ الشَّجَرُ: درخت شگوفہ دار ہوگیا (ماخذ نَوَر، شگوفہ)

(۲۵) قصر۔ ھَلَّلَ : اُس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا (مرکب لا الٰہ الا اللّٰہ)

(۲۸) مبالغہ۔ جَوَّلَ: وہ بہت گھوما (ماخذ جَوَلَ گھومنا)

(۳۲) نسبت بماخذ۔ فَسَّقَنِی : اُس نے مجھے بدکار کہا، یا بدکاری سے نسبت دی (ماخذ فِسْق، بدکاری)

مُفَاعَلَۃٌ

(۳) اشتراک۔ عَامَلَ زَیْدٌ بَکْرًا، زید اور بکر نے مل کر کام کیا۔ (ماخذ عمل کام)

(۳۱) موافقت:۔ (ا) موافقت مجرد، جیسے: سَافَرَ = سَفَرَ اُس نے سفر کیا

(ب) موافقتِ اَفْعَلَ، جیسے: بَاعَدْتُہٗ = اَبْعَدْتُہٗ میں نے اُسے دُور کیا۔

(ج) موافقتِ فَعَّلَ، جیسے: ضَاعَفَ = ضَعَّفَ اُس نے دوگنا کر دیا۔

اِفْعَالٌ

(ا) ابتداء۔ اَشْفَقَ، وہ ڈر گیا (مجرد شَفَقَ: مہربانی کرنا)

(۶) بلوغ۔ اَعْرَقَ، وہ عراق میں پہنچا (ماخذ عراق)، اَصْبَحَ وہ صبح کے وقت آیا۔

(۱۵) تصییر۔ اَشْرَكَ النَّعْلَ: اُس نے تسمہ دار جوتا بنایا (ماخذ شراكٌ تسمہ)

(۱۶) تعدیہ۔ اَخْرَجَ: اُس نے نکالا (خَرَجَ وہ نکلا) اَحْفَرَنِیْ بِئْرًا، اُس نے میرے لئے کنواں کھودا (حَفَرَ بِئْرًا: اُس نے کنواں کھودا)

(۱۷) تعریض۔ اَبَعْتُ الْحِمَارَ: میں گدھے کو بیچنے کی جگہ لے گیا (ماخذ بیع بیچنا)

(۲۱) حینونت۔ اَحْصَدَ الزَّرْعُ: کھیتی کے کٹنے کا وقت آگیا (ماخذ حَصَدَ کاٹنا)۔

(۲۲) سلب۔ اَشْكَانِیْ، اُس نے میری شکایت کی (ماخذ شکایۃ)

(۲۳) صیرورت۔ اَلْبَنَ الْبَقَرُ، گائے دودھ والی ہوگئی (ماخذ لَبَن، دودھ)

(۲۸) مبالغہ۔ اَتْمَرَ النَّخْلُ: کھجور کے درخت میں بہت سی کھجوریں لگیں۔ (ماخذ تَمَر، کھجور)

(۳۰) مطاوعت فَعَّلَ کی۔ بَشَّرْتُہٗ فَاَبْشَرَ: میں نے اُسے خوشخبری دی اور وہ خوش ہوا۔ (ماخذ بِشَارَۃ، خوشخبری)

(۳۲) نسبت بماخذ۔ اَکْفَرْتُہٗ۔ میں نے اُسے کفر (ماخذ) سے نسبت دی۔

(۳۳) وِجدان۔ اَبْخَلْتُہٗ: میں نے اُسے بخیل پایا (ماخذ بخل)

تَفَعُّلٌ

(۱) ابتدا۔ تَکَلَّمَ: اُس نے کلام کیا (مجرد کلم: زخمی ہونا)

(۲) اتخاذ۔ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ: اس نے پتھر کو تکیہ بنایا (وِسَادَۃٌ: تکیہ) تَاَبَّطَ الْکِتَابَ: اُس نے کتاب کو بغل میں لیا (ماخذ اِبط، بغل)

(۷) تجنّب۔ تَأَثَّمَ: اُس نے گناہ سے پرہیز کیا (ماخذ اِثمٌ، گناہ)

(۸) تحول۔ تَنَصَّرَ: وہ نصرانی ہوگیا (ماخذ نصرانی)، تَبَحَّرَ: وہ سمندر کی طرح ہوگیا (ماخذ بحر)

(۱۳) تدریج۔ تَجَرَّعَ الْمَاءَ: اُس نے پانی کو ایک ایک گھونٹ کر کے پیا۔ (ماخذ جرعة، گھونٹ)

(۱۸) تعمّل۔ تَخَتَّمَ: اُس نے انگوٹھی پہنی (ماخذ خاتم، انگوٹھی)

(۱۹) تکلّف۔ تَشَجَّعَ: وہ بہادر بنا (ماخذ شجاعة، بہادری)

(۲۳) صیرورت۔ تَمَوَّلَ: وہ مال دار ہوگیا (ماخذ مال)

(۳۰) مطاوعت فَعَّلَ کی۔ عَلَّمْتُهٗ فَتَعَلَّمَ، مَیں نے اُسے سکھایا اور اُس نے سیکھا (ماخذ علم)

تَفَاعُلٌ

(۱) ابتدا۔ تَبَارَكَ اللّٰهُ، اللہ بڑی برکت والا ہے (مجرد بَرَكَ: بیٹھنا اُونٹ کا)

(۳) اشتراک۔ تَقَابَلَنِیْ، وہ میرے سامنے (آگے) آیا (ماخذ قبل، آگے، سامنے)

(۱۲) تخییل۔ تَشَاعَرَ: وہ شاعر بنا (ماخذ شعر)

(۳۰) مطاوعت فَاعَلَ کی۔ قَابَلْتُهٗ فَتَقَابَلَ: مَیں نے اُس کا سامنا کیا اور اُس نے میرا سامنا کیا (ماخذ قبل آگے، سامنے)

فائدہ: باب تفاعل اور باب مفاعلة دونوں کی خاصیت اشتراک ہے فرق صرف یہ ہے کہ باب مفاعلة میں ایک اسم بہ طور فاعل کے ہوتا ہے، اور دوسرا بہ طور مفعول کے اور تفاعل میں دونوں اسم فاعل اور مفعول کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اِنْفِعَالٌ

(۱) ابتداء۔ اِنْطَلَقَ، وہ گیا، وہ چلا (مجرد طَلَقَ = لمبے لمبے قدموں سے چلنا)

(۲۶) لزوم وعلاج۔ اِنْکَسَرَ، وہ ٹوٹ گیا (ماخذ کَسَرَ توڑنا)

(۳۰) مطاوعت (ا) فَعَلَ کی۔ کَسَرْتُہٗ فَانْکَسَرَ، مَیں نے اُسے توڑا اور وہ ٹوٹ گیا، (ب) اَفْعَلَ کی۔ اَغْلَقَ الْبَابَ فَانْغَلَقَ: اس نے دروازہ بند کیا اور وہ بند ہو گیا۔

فائدہ: باب انفعال ہمیشہ لازم ہوتا ہے، متعدی نہیں ہوتا۔

اِفْتِعَالٌ

(۲) اتخاذ۔ اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ: چوہے نے بِل بنایا (ماخذ جُحْرٌ، بِل)

(۱۱) تخییر۔ اِکْتَالَ الشَّعِیْرَ: اُس نے اپنے لئے جَو ناپے (ماخذ کَیْل ناپنا)

(۱۴) تصرف۔ اِکْتَسَبَ الْفَضْلَ: اُس نے کوشش کر کے فضیلت حاصل کی (ماخذ کَسَبَ، حاصل کرنا)

(۳۰) مطاوعت فَعَّلَ کی۔ حَمَّلْتُہٗ فَاحْتَمَلَ: مَیں نے اُس پر بوجھ لادا اور وہ لد گیا (ماخذ حَمْل، لادنا)

اِفْعِلَالٌ اور اِفْعِیْلَالٌ

(۲۹) مبالغہ ولون وعیب۔ اِحْمَرَّ اور اِحْمَارَّ: وہ سُرخ ہوا، اِحْوَلَّ اور اِحْوَالَّ، وہ بھینگا ہوا (ماخذ حُمْرَۃ، سُرخی، حَوَل، بھینگا پن)

اِسْتِفْعَالٌ

(۲) اتخاذ۔ اِسْتَوْطَنَ: اُس نے وطن بنایا (ماخذ وطن)

(۸) تحوّل۔ اِسْتَحْجَرَ الْعِظَامُ: ہڈی پتھر بن گئی (ماخذ حَجَر، پتھر)

(۲۰) حِسبان۔ اِسْتَحْسَنْتُہٗ: میں نے اُسے اچھا جانا (ماخذ حسن، خوبی)

(۲۴) طلب۔ اِسْتَنْصَرَنِیْ: اُس نے مجھ سے مدد مانگی (ماخذ نُصْرَۃ، مدد)

(۲۵) قصر۔ اِسْتَرْجَعَ: اُس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔

(۲۷) لیاقت۔ اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ: کپڑا پیوند کے لائق ہوگیا۔ (ماخذ رقعۃ، پیوند)

(۳۳) وِجدان۔ اِسْتَکْرَمْتُہٗ: مَیں نے اُسے بزرگ پایا (ماخذ کرم، بزرگی)

اِفْعِیْعَالٌ

(۲۹) مبالغہ ولون وعیب۔ اِحْدَوْدَبَ: وہ کُبڑا ہوا۔

اِفْعِوَّالٌ

(۴) اقتضاب اِجْلَوَّذَ: وہ تیزی سے دوڑا۔

اِفْعِنْلَالٌ

(۴) اقتضاب۔ اِعْرَنْفَطَ: وہ تُرش رُو ہوا۔

(۲۸) مبالغہ۔ اِسْحَنْفَرَ: اس نے بہت جلدی کی۔

(۳۰) مطاوعت فَعْلَلَ: کی۔ (رُباعی۔ دیکھو فعل رباعی کے اوزان) ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ: مَیں نے اُس کی خوں ریزی کی اور وہ خون ریختہ ہوگیا۔

۱۰۹۔ ماضی مزید فیہ کا مضارع اس طرح بنایا جاتا ہے:

(الف) اگر فعل میں صرف ایک حرف بڑھا ہوا ہو (جیسے باب ۲، ۳، ۴ میں) تو علامت مضارع (ا ت ی ن) کو مضموم کر دیا جائے، جیسے: یُسْلِمُ، اور اگر کسی اور باب سے ہو تو علامتِ مضارع کو مفتوح کر دیا جائے، جیسے یَنْکَسِرُ۔

(ب) سوائے اُن اوزان کے، جن کے شروع میں مضارع کی ت زیادہ ہوتی ہے (جیسے ابواب ۵ اور ۶ میں) اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے، مضارع کے دوسرے اصلی حرف (یعنی ع کلمہ) کو مکسور کر دیا جائے، جیسے: یُقَابِلُ، یَمْتَحِنُ وغیرہ۔

(ج) پہلا اصلی حرف (یعنی ف کلمہ) مضارع میں ماضی کی طرح رہتا ہے۔

(د) بعض اوزان میں جو ہمزہ شروع میں ہوتا ہے، وہ گر جاتا ہے، جیسے: اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ سے یُفْعِلُ اور یَسْتَفْعِلُ۔

۱۱۰۔ ماضی مجہول، مضارع مجہول اور امر حاضر معروف بنانے کے وہی قاعدے ہیں جو پہلے بیان ہو چکے ہیں (دیکھو پارہ ۹۳، ۹۹)

تنبیہ: امر کی صورت میں باب اِفْعَالٌ کے شروع میں ہمزۃ القطع ہوتا ہے اور اس پر فتحہ آتا ہے، جیسے: اَسْلِمْ۔ مگر دوسرے بابوں میں ہمزۃ الوصل ہوتا ہے اور اُس پر کسرہ آتا ہے، جیسے: اِنْکَسِرْ، اِمْتَحِنْ وغیرہ۔

۱۱۱۔ مضارع معروف سے اسم فاعل اس طرح بنایا جاتا ہے کہ مضارع معروف کی علامت کو گرا کر اُس کی جگہ مضموم میم (مُ) لاتے ہیں اور آخری حرف پر تنوین دیتے ہیں، جیسے: یَتَکَلَّفُ اور یُقَابِلُ سے مُتَکَلِّفٌ اور مُقَابِلٌ وغیرہ۔ اسم فاعل کا عین کلمہ ہمیشہ مکسور ہوتا ہے۔

۱۱۲۔ مضارع مجہول سے اسم مفعول بنانے کے لئے علامت مضارع کی جگہ مضموم میم (مُ) لگا دیتے ہیں، جیسے: یُسْتَعْمَلُ اور یُفَرَّحُ سے مُسْتَعْمَلٌ اور مُفَرَّحٌ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ ثلاثی مزید فیہ کے اسم مفعول کا عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوگا۔

۱۱۳۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب اسم ظرف، اسم آلہ اور مصدر میمی سب اسم مفعول سے ہم وزن ہوتے ہیں۔

تنبیہ: انفعال، اِفعلال، اِفعیلال، افعیعال، افعوال، افعنلال اور افعنلاء کے ابواب لازم ہیں۔ اس لئے ان ابواب سے مجہول افعال اور اسم مفعول کے صیغے نہیں آتے۔

۱۱۴۔ آئندہ جدول میں ثلاثی مزید فیہ کے تمام بابوں کی صرفِ صغیر دی گئی ہے، تاکہ ان بابوں کے مصدر، ماضی، مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، امر اور نہی

کی صورتیں آسانی سے معلوم ہو سکیں، اور اسی اسلوب پر دوسری مثالوں سے مشق کی جا سکے :-

باب کا عدد	باب	مصدر	معروف ماضی	معروف مضارع	مجہول ماضی	مجہول مضارع	اسم فاعل	اسم مفعول	امر	نہی
۲	تفعیل	تَفْرِیْجٌ	فَرَّحَ	یُفَرِّحُ	فُرِّحَ	یُفَرَّحُ	مُفَرِّحٌ	مُفَرَّحٌ	فَرِّحْ	لَا تُفَرِّحْ
۳	مفاعلة	مُقَابَلَةٌ	قَابَلَ	یُقَابِلُ	قُوْبِلَ	یُقَابَلُ	مُقَابِلٌ	مُقَابَلٌ	قَابِلْ	لَا تُقَابِلْ
۴	افعال	إِسْلَامٌ	أَسْلَمَ	یُسْلِمُ	أُسْلِمَ	یُسْلَمُ	مُسْلِمٌ	مُسْلَمٌ	أَسْلِمْ	لَا تُسْلِمْ
۵	تفعّل	تَکَلُّفٌ	تَکَلَّفَ	یَتَکَلَّفُ	تُکُلِّفَ	یُتَکَلَّفُ	مُتَکَلِّفٌ	مُتَکَلَّفٌ	تَکَلَّفْ	لَا تَتَکَلَّفْ
۶	تفاعل	تَنَاوُلٌ	تَنَاوَلَ	یَتَنَاوَلُ	تُنُوْوِلَ	یُتَنَاوَلُ	مُتَنَاوِلٌ	مُتَنَاوَلٌ	تَنَاوَلْ	لَا تَتَنَاوَلْ
۷	اِنفعال	اِنْکِسَارٌ	اِنْکَسَرَ	یَنْکَسِرُ	.	.	مُنْکَسِرٌ	.	اِنْکَسِرْ	لَا تَنْکَسِرْ
۸	اِفتعال	اِمْتِحَانٌ	اِمْتَحَنَ	یَمْتَحِنُ	اُمْتُحِنَ	یُمْتَحَنُ	مُمْتَحِنٌ	مُمْتَحَنٌ	اِمْتَحِنْ	لَا تَمْتَحِنْ
۹	افعلال	اِحْمِرَارٌ	اِحْمَرَّ	یَحْمَرُّ	.	.	مُحْمَرٌّ	.	اِحْمَرِرْ	لَا تَحْمَرِرْ

باب کا عدد	باب	مصدر	معروف ماضی	معروف مضارع	مجہول ماضی	مجہول مضارع	اسم فاعل	اسم مفعول	امر	نہی
۱۰	اِستفعال	اِسْتِعْمَالٌ	اِسْتَعْمَلَ	يَسْتَعْمِلُ	اُسْتُعْمِلَ	يُسْتَعْمَلُ	مُسْتَعْمِلٌ	مُسْتَعْمَلٌ	اِسْتَعْمِلْ	لَا تَسْتَعْمِلْ
۱۱	اِفعِیلال	اِدْهِيمَامٌ	اِدْهَامَّ	يَدْهَامُّ	۰	۰	مُدْهَامٌّ	۰	اِدْهَامَّ	لَا تَدْهَامَّ
۱۲	اِفعِیعال	اِخْشِيشَانٌ	اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْشِنُ	۰	۰	مُخْشَوْشِنٌ	۰	اِخْشَوْشِنْ	لَا تَخْشَوْشِنْ
۱۳	اِفْعِوَّال	اِجْلِوَّاذٌ	اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	۰	۰	مُجْلَوِّذٌ	۰	اِجْلَوِّذْ	لَا تَجْلَوِّذْ
۱۴	اِفْعِنْلَال	اِحْرِنْجَامٌ	اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجِمُ	۰	۰	مُحْرَنْجِمٌ	۰	اِحْرَنْجِمْ	لَا تَحْرَنْجِمْ
۱۵	اِفْعِنْلَاء	اِسْلِنْقَاءٌ	اِسْلَنْقَى	يَسْلَنْقِي	۰	۰	مُسْلَنْقٍ	۰	اِسْلَنْقِ	لَا تَسْلَنْقِ

تنبیہ: اس نقشے میں بعض خانے ایسے ہیں جن میں کوئی لفظ نہیں لکھا گیا۔ اس سے یہ مُراد ہے کہ ان مصدروں سے مجہول کے صیغے اور اسم مفعول نہیں آتے، کیونکہ وہ لازم ہیں۔

لُغات

کَلَّمَ: (باب۲) کسی سے بات کرنا، کسی کو مخاطب کرنا۔
(باب۵) بولنا، بات کرنا۔
لَطَفَ: (باب۳) مہربانی سے پیش آنا۔
قَبَّلَ: (باب۲) پیار کرنا، بوسہ دینا، چمکارنا۔
(باب۱۰) استقبال کرنا، لینا، سامنے آنا۔
ہَلَکَ: (باب۴) ہلاک کرنا، تباہ کرنا۔
ہَجَمَ: (باب۳) حملہ کرنا، کسی پر ٹوٹ پڑنا۔
خَبُرَ: (باب۴) اطلاع دینا (عَنْ کسی کے بارے میں) خبر دینا۔ (باب۱۰) دریافت کرنا، معلوم کرنا، حال پوچھنا
تَبِعَ: (باب۵) پیچھے چلنا، پیروی کرنا۔
حَدَثَ: (باب۵) ایک دوسرے سے بات کرنا
(باب۶) بات کرنا، گفتگو کرنا۔
لَعِبَ: (باب۶) کھیلنا (بِ کے ساتھ)
شَرَحَ: (باب۷) خوش ہونا۔
بَسَطَ: (باب۷) خوش ہونا۔
لَمَسَ: (باب۶) کسی سے عرض کرنا (مِنْ کیساتھ)
رَجَفَ: (باب ۱و۸) کانپنا۔

فَہِمَ: (باب۱۰) دریافت کرنا، پوچھنا۔
عَمِلَ: (باب۱۰) کام میں لانا، کام لینا۔
کَبُرَ: بڑا ہونا (باب۱۰) بڑا، بزرگ سمجھنا۔
مُسْتَقْبَلٌ: آئندہ زمانہ
صَعْبٌ: سخت مشکل، دشوار
خَلَفَ: (باب۳) نافرمانی کرنا، بات نہ ماننا۔
لِصٌّ: (جمع لُصُوصٌ) چور
اَمْرٌ: (جمع اَوَامِرُ) حکم، احکام۔
حَالًا: فوراً، اسی وقت۔
عَاطِفَةٌ: (جمع عَوَاطِفُ) نازک احساس۔
لَهِيبٌ: شعلہ، انگارہ۔
مُكَافَأَةٌ: بدلہ، جزا، سزا۔
جَلَدَ: کوڑے مارنا، کوڑے سے سزا دینا۔
سَوْطٌ: کوڑا، چابک
قَرُبَ: (باب۸) قریب ہونا، نزدیک ہونا۔
(مِنْ کے ساتھ)
نَظَرَ: دیکھنا (باب۸) امید رکھنا، توقع کرنا۔

زَحَمَ: (باب ۸)، ہجوم کرنا، بھیڑ لگانا (اسم) ہجوم، بھیڑ۔ عَتَرَفَ: (باب ۸) اقرار کرنا، مان لینا (بِ کے ساتھ)

حَمَرَ: (بابِ ۱۱) سرخ رنگ کا ہوجانا، لال ہوجانا۔ بَشَرَ: (باب ۱۰) خوش ہونا، خوشی کرنا۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ، اور ترجمہ کرو

کان الامیر یکلم اخاہ ویلاطفہ ویقبلہ ان اللصوص یہاجمون ھذہ البلاد قد اھلک مسعود الممالیک اقبل یدیک یا ابی! ولم اخالف اوامرک یکون الاحسن ان تذھبوا وتخبروا والدی ھل تتکلم بالعربی؟ واجب علینا نتبع اثرھم الامیر واخوہ جلسا یتحدثان فی (بارے میں) ذلک الامر یتحادث ھو وابنہ کانت ھو اطفہ تتلاعب بہ تلاعب الریح باللھیب جلس الملک مع اخیہ یتحدثان بانشراح لما اقتربوا منھم اذا ھم قلیلو العدد التمس منک العفو لم انتظر مکافأۃ ھذا العمل تقبل واحد منھم وقبل قدم الامیر وھو یرتجف خوفًا (ڈر کے مارے)۔ امر الحاکم ان یجلد الرجال بالسوط حتی یعترفوا بالحقیقۃ انبسطت غایۃ الانبساط ان تکرمتم علی نظروا من بُعدٍ فوارس، فاستبشروا نَظَرَت احمرار الاعینۃ جلس یستفھم منی عن حقیقۃ الامر استعملنا الآلات فی الحرب۔ استقبلوا السلطان استقبالًا عظیمًا نتقابل فی المستقبل ان شاء اللہ لم یستکبر الواقعۃ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

ہم تیرے ہاتھ چومتے ہیں۔ میں نے اُسے اس بات کی خبر کر دی۔ مَیں اُس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتا ہوں۔ میرے حکموں کی نافرمانی نہ کرو۔ مَیں نے اُسے خبر کر دی کہ ہم نے چوروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ کیا تم فارسی بولتے ہو؟ وہ ہم سے بات نہیں کرتے وہ لوگ اُس کے پیچھے گئے۔ وہ سب لڑکے ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ ہم سب نے اُن پر اُسی وقت حملہ کیا۔ ہمارے قریب آؤ۔ میرا انتظار نہ کرو۔ میں بہت خوش ہوا کہ تم میرے ساتھ تھے۔ مَیں نے جُرم کا اقرار کیا۔ بازار میں بہت ہجوم تھا۔ وہ بادشاہ کو دیکھ کر کانپنے لگا۔ میں نے اُن سے درخواست کی کہ وہ میرے پاس آئیں۔ اس واقعے کو بُرا نہ سمجھو۔ اے لڑکی! تو سُرخ کیوں ہوگئی؟ میں نے اُس کے قول کو سمجھنا چاہا۔ دُنیا کی ہر چیز اس لئے ہے کہ ہم اُس سے کام لیں۔ کیا تم اس قلم کو کام میں لاتے ہو؟ اس سے کام لینا بہت مشکل ہے۔ وہ وزیر کو لینے کے لئے گیا۔ بُرائی کا بدلہ بُرائی نہیں ہے۔ اُس نے چور کو کوڑوں سے مارا۔ درخت ہرے ہوگئے۔

سبق ۱۹

ثلاثی مزید فیہ کے مصدروں کے دوسرے اوزان

۱۱۵۔ ثلاثی مزید فیہ کے مصدروں کے جو اوزان پہلے (سبق ۱۸) بیان ہو چکے ہیں، وہ ان مصدروں کے اصلی اوزان ہیں، اور وہی اکثر اور عموماً استعمال ہوتے ہیں۔ اُن کے علاوہ اور بھی اوزان ہیں، جو کبھی کبھی استعمال ہوتے ہیں۔ یہ نئے اوزان ہر باب کے لئے نہیں آتے، بلکہ صرف چند ابواب کے لئے آتے ہیں، جن کی

تفصیل یہ ہے:-

تَفْعِیْلٌ

اس باب میں تَفْعِیْلٌ کے علاوہ یہ اوزان بھی آتے ہیں:

(۱) تَفْعِلَةٌ - جیسے: تَخْرِجَةٌ - نکالنا۔

(ب) تَفْعَالٌ - جیسے: تَکْرَارٌ - دُہرانا، دوبارہ کرنا

(ج) فِعَّالٌ - جیسے: کِذَّابٌ - جُھٹلانا، جھوٹا بنانا۔

(د) فَعَالٌ - جیسے: کَلَامٌ - بولنا، بات کرنا۔

مُفَاعَلَۃٌ

اس باب کا ایک اور وزن فِعَالٌ ہے، جیسے: قِتَالٌ - کبھی فِیْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: قِیْتَالٌ۔

تَفَعُّلٌ

اس باب میں تَفَعُّلٌ کے علاوہ ایک اور وزن اِفَّعُّلٌ ہے، جس سے ماضی اِفَّعَّلَ اور مضارع یَفَّعَّلُ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن اُن افعال میں استعمال ہوتا ہے جن کا پہلا اصلی حرف ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی سا حرف ہو۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:

(دیکھو صفحہ آئندہ)

پہلا اصلی حرف	مادّہ	تَفَعَّلَ کا وزن (ماضی)	اِفَّعَّلَ کا وزن: ماضی	اِفَّعَّلَ کا وزن: مصدر
ت	ترب	تَتَرَّبَ	اِتَّرَّبَ	اِتَّرُّبٌ
ث	ثقل	تَثَقَّلَ	اِثَّقَّلَ	اِثَّقُّلٌ
د	دثر	تَدَثَّرَ	اِدَّثَّرَ	اِدَّثُّرٌ
ذ	ذکر	تَذَكَّرَ	اِذَّكَّرَ	اِذَّكُّرٌ
ز	زمل	تَزَمَّلَ	اِزَّمَّلَ	اِزَّمُّلٌ
س	سمع	تَسَمَّعَ	اِسَّمَّعَ	اِسَّمُّعٌ
ش	شجع	تَشَجَّعَ	اِشَّجَّعَ	اِشَّجُّعٌ
ص	صدق	تَصَدَّقَ	اِصَّدَّقَ	اِصَّدُّقٌ
ض	ضرع	تَضَرَّعَ	اِضَّرَّعَ	اِضَّرُّعٌ
ط	طهر	تَطَهَّرَ	اِطَّهَّرَ	اِطَّهُّرٌ
ظ	ظرف	تَظَرَّفَ	اِظَّرَّفَ	اِظَّرُّفٌ

مثلاً: اِصَّدُّقٌ مصدر کی صرفِ صغیر یوں ہوگی:۔

معروف: ماضی	معروف: مضارع	مجہول: ماضی	مجہول: مضارع	اسم فاعل	اسم مفعول	امر	نہی
اِصَّدَّقَ	يَصَّدِّقُ	اُصُّدِّقَ	يُصَّدَّقُ	مُصَّدِّقٌ	مُصَّدَّقٌ	اِصَّدِّقْ	لَا تَصَّدَّقْ

تفاعُل

اس باب کا ایک اور وزن اِفَّاعُلٌ ہے جس سے ماضی اِفَّاعَلَ اور مضارع يَفَّاعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ یہ وزن بھی ان افعال میں استعمال ہوتا ہے جن کا پہلا اصلی حرف

ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط اور ظ میں سے کوئی سا حرف ہو۔ مثالیں یہ ہیں:

پہلا اصلی حرف	مادّہ	تَفَاعَلَ کا وزن (ماضی)	اِفَّعَّلَ کا وزن	
			ماضی	مصدر
ت	تبع	تَتَابَعَ	اِتَّابَعَ	اِتَّابُعٌ
ث	ثقل	تَثَاقَلَ	اِثَّاقَلَ	اِثَّاقُلٌ
د	درک	تَدَارَكَ	اِدَّارَكَ	اِدَّارُكٌ
ذ	ذبح	تَذَابَحَ	اِذَّابَحَ	اِذَّابُحٌ
ز	زور	تَزَاوَرَ	اِزَّاوَرَ	اِزَّاوُرٌ
س	سرع	تَسَارَعَ	اِسَّارَعَ	اِسَّارُعٌ
ش	شعر	تَشَاعَرَ	اِشَّاعَرَ	اِشَّاعُرٌ
ص	صعد	تَصَاعَدَ	اِصَّاعَدَ	اِصَّاعُدٌ
ض	ضغن	تَضَاغَنَ	اِضَّاغَنَ	اِضَّاغُنٌ
ط	طبق	تَطَابَقَ	اِطَّابَقَ	اِطَّابُقٌ
ظ	ظهر	تَظَاهَرَ	اِظَّاهَرَ	اِظَّاهُرٌ

مثلاً: اِزَّاوُرٌ مصدر کی صرفِ صغیر یوں ہے:

معروف		مجہول		اسم فاعل	اسم مفعول	امر	نہی
ماضی	مضارع	ماضی	مضارع				
اِزَّاوَرَ	يَزَّاوَرُ	اُزُّووِرَ	يُزَّاوَرُ	مُزَّاوِرٌ	مُزَّاوَرٌ	اِزَّاوَرْ	لَا تَزَّاوَرْ

اِفتِعال

وزن اِفْتَعَلَ میں اگر دوسرا اصلی حرف (عین کلمہ) مذکورہ بالا حروف (ت، ث ...... ظ) میں سے کوئی حرف ہو، تو ہمزۃ الوصل کو گرا کر دوسرے اصلی حرف کو مشدد کر دیتے ہیں، جیسے: اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ۔ کبھی پہلے اصلی حرف (اس مثال میں خ) پر عموماً فتحہ ہوتا ہے، مگر کبھی اس پر کسرہ بھی پڑھتے ہیں، جیسے: خِصَّمَ۔ دونوں طریقوں کی گردان یوں ہے:

(۱) خَصَّمَ یَخَصِّمُ خُصِّمَ یُخَصَّمُ مُخَصِّمٌ مُخَصَّمٌ خَصِّمْ لَا تَخَصِّمْ

(۲) خِصَّمَ یَخِصِّمُ خُصِّمَ یُخَصَّمُ مُخَصَّمٌ مُخِصِّمٌ خِصِّمْ لَا تَخِصِّمْ

اس وزن کا مصدر خَصَّامٌ اور خِصَّامٌ آتا ہے۔

۱۱۶۔ جن افعالِ مجردہ کے شروع میں ہمزہ، و، ی، ر، ل، یا ن ہو، اُن سے باب انفعال بہت کم آتا ہے۔

۱۱۷۔ باب افتعال میں پہلے اصلی حرف (ف کلمہ) کے بعد جو ت زیادہ کی گئی ہے اُس میں کئی تبدیلیاں ہوتی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے کہ:۔

(الف) اگر پہلا حرفِ اصلی ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی ہو تو ت کو ط میں بدل دیتے ہیں اور ط کو ظ میں مدغم کر دیتے ہیں۔ ادغام کی صورت میں ظ کو تشدید دے دیتے ہیں، مثلاً صَنَعَ (بنانا) اِصْطَنَعَ بن جاتا ہے، ضَرَبَ (مارنا) اِضْطَرَبَ ہو جاتا ہے، طَلَعَ (نکلنا) اِطَّلَعَ بن جاتا ہے، ظَلَمَ (اندھیرا ہونا) اِظَّلَمَ اور اِظْطَلَمَ ہو جاتا ہے۔

(ب) اگر پہلا حرفِ اصلی د، ذ، یا ز ہو تو ت کو د سے بدل دیتے ہیں، د کو ذ میں مدغم کر دیتے ہیں اور اس صورت میں د یا ذ مشدد ہو جاتی ہے، جیسے: دَرَكَ سے اِدَّرَكَ زَحَمَ، اِزْدَحَمَ، ذَخَرَ سے اِذَّخَرَ اور اِدَّخَرَ۔

(ج) اگر پہلا حرفِ اصلی ث ہے تو وہ ت سے بدل جاتا ہے، بعض وقت بالعکس

بھی ہوتا ہے، جیسے: ثَبَتَ سے اِثْبَتَ یا اِثَّبَتَ۔

۱۱۸۔ باب ۷ اور باب ۸ قریبًا یکساں اور فعل مجرد جیسے ہیں، جیسے: جَمَعَ، (جمع ہونا) سے اِجْتَمَعَ (اپنے آپ کو جمع کر لینا) بناتے ہیں، لیکن اس کے معنی ہیں کسی کام کا اپنے لئے کرنا پایا جاتا ہے، جیسے: کَسَبَ (حاصل کرنا) سے اِکْتَسَبَ (اپنے لئے حاصل کرنا) بنتا ہے۔ بعض وقت باب تَفَاعُل کی طرح، اس سے دوطرفہ معنی حاصل ہوتے ہیں۔

سبق ۲۰

(۱) اقسامِ فعل

۱۱۹۔ صرفیوں نے افعال کی دو قسمیں کی ہیں: (الف) فِعْلٌ سَالِمٌ (ب) فِعْلٌ غَیْرُ سَالِمٍ۔ پھر ان کی تقسیم حسب ذیل ہے:

(۱) فِعْلٌ صَحِیْحٌ (۲) فِعْلٌ مُضَاعَفٌ (۳) فِعْلٌ مَهْمُوْزٌ (۴) فِعْلٌ مُعْتَلٌّ۔ ان میں سے ہر ایک کی تعریف اور کیفیت یہ ہے:

(الف) فعل صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلی میں ہمزہ[۱]، حرف علّت[۲] اور دو حرف[۳] ایک جنس کے نہ ہوں، جیسے: ضَرَبَ، بَعْثَرَ۔

(ب) فعل مضاعف وہ ہے جس میں دو حرف ایک جنس کے ہوں۔ اگر ع اور ل کلمے ایک جنس کے ہوں تو وہ مضاعف ثلاثی کہلاتا ہے، جیسے: مَدَّ جس میں حرف دال دو دفعہ ہے اور ذَلَّ جس میں حرف لام دو دفعہ ہے۔ اگر ف اور لام اول اور ع اور لام ثانی ایک جنس کے ہوں تو وہ مضاعف رُباعی کہلاتا ہے جیسے: زَلْزَلَ، سَلْسَلَ، بَلْبَلَ۔

(ج) فعل مہموز وہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں ہمزہ ہو۔ اگر ف کلمے کی جگہ

ہمزہ ہو تو وہ مہموز الفاء کہلاتا ہے، جیسے أَمَرَ۔ اگر ع کلمے کی جگہ ہو تو مہموز العین، جیسے: سَأَلَ اور ل کلمے کی جگہ ہو تو مہموز اللام، جیسے: قَرَأَ۔

(د) فعل معتل وہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں کوئی حرفِ علت ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) معتل الفاء: جس کا ف کلمہ اصل میں حرف علت ہو جیسے: وَعَدَ، وَرَدَ، اس کو مثال بھی کہتے ہیں۔

(۲) معتل العین: جس کا عین کلمہ اصل میں حرف علت ہو، جیسے: قَالَ اور بَاعَ جن کی اصلی صورت قَوَلَ اور بَيَعَ ہے۔ اس کو اجوف بھی کہتے ہیں۔

(۳) معتلُ اللام، جس کا ل کلمہ اصل میں حرف علت ہو، جیسے: رَمٰی اور دعا۔ جن کے لام کلمے میں ی اور واو ہے اس کو ناقص بھی کہتے ہیں۔

(۴) اگر کلمے میں دو حرف علت ہوں تو اس کو لفیف کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(ا) لفیفِ مفروق، جس میں دو حرف علت الگ الگ ہوں: جیسے: وَلِیَ

(ب) لفیفِ مقرون، جس میں دو حرف علت قریب قریب ہوں، جیسے: طَوٰی۔

فائدہ: اصطلاحات صحیح اور سالم کو اکثر ہم معنی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس صورت میں مضاعف اور مہموز کو فعل سالم سمجھا جاتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے ان اصطلاحات سے بچنا چاہئے، کیونکہ ان تمام افعال کے لئے قاعدے مقرر ہیں، گو ان میں بھی کچھ تبدیلیاں ہوتی ہیں، مگر ان تبدیلیوں کے لئے بھی قواعد مقرر ہیں۔

(۲) تصرفات لفظ

۱۲۰۔ اوپر کا بیان پڑھنے سے معلوم ہوا ہوگا کہ مضاعف، مہموز اور معتل افعال میں ایک جنس کے دو حروف یا ہمزہ یا حرف علت کے آنے سے الفاظ میں ایک ثقل پیدا ہو جاتا ہے، جس کے سبب سے ایسے الفاظ کا تلفظ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس ثقل اور

اشکال کو دُور کرنے کے لئے یہ آٹھ قاعدے مقرر ہیں:

(۱) اِبْدَال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے، یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا، جیسے: تَلَقِّ، جس کی اصلی صورت تَلَقُّوٌ (وزن تَفَعُّلٌ) تھی، پہلے واو کے ضمّے کو کسرے سے بدلا، تَلَقِّوٌ ہوا۔ پھر واو کو ی سے بدلا تو تَلَقِّيٌ ہوا۔ اس کے بعد ي کو گرا کر تَلَقٍّ بنا لیا۔

حروفِ ابدال تعداد میں گیارہ ہیں: ہمزہ، الف، ت، ج، د، ط، م، ن، و، ہ، ی۔

(۲) اِدغام: دو ہم جنس حرفوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بالکل ملا کر پڑھنا، جیسے: دَلَّ جس کی اصلی صورت دَلَلَ تھی، لام کو ملا کر پڑھنے سے دَلَّ ہو گیا۔

حروفِ ادغام چودہ ہیں: ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔

(۳) اِسکان: کسی حرف کی حرکت کو دُور کر کے اُسے ساکن کر دینا۔ اسکان دو طرح سے ہو سکتا ہے:

(ا) نَقْل سے، یعنی ایک حرف کی حرکت کو دوسرے حرف پر پہنچا دینے سے، جیسے: يَبْيِعُ میں دوسری ي کے کسرے کو ب پر پہنچا کر اُس ی کو ساکن کر دیا تو يَبِيْعُ بن گیا۔

(ب) اِسقاط سے، یعنی کسی حرف کی حرکت کو بالکل گرا کر اُسے ساکن کر دیا جائے جیسے: يَدْعُوُ میں واو کے ضمّے کو گرا کر يَدْعُوْ بنا لیا۔

(۴) بَیْن بَیْن: ہمزہ کا تلفّظ اس طرح سے ادا کرنا کہ وہ ہمزہ اور اُس حرفِ علت کی درمیانی کیفیت سے ادا ہو، جو (ا) اُس ہمزہ پر ہو، یا (ب) اُس ہمزہ سے قبل کے حرف پر ہو، جیسے: مُسْتَهْزِءُوْنَ کو (ا) کے اعتبار سے ہمزہ اور واو کے درمیانی تلفّظ سے

مُسْتَهْزِءُوْنَ اور (ب) کے لحاظ سے ہمزہ اور ی کے درمیانی تلفظ سے مُسْتَهْزِيُوْنَ بولا جاسکتا ہے۔ پہلی صورت کو بَیْن بَیْنِ قریب اور دوسری کو بَین بَین بعید کہتے ہیں۔

فائدہ:۔ بَیْن بَین کو تسہیل بھی کہتے ہیں۔

(۵) تحریك: دوساکن حروف میں سے ایک کو حرکت دے دینا، جیسے: بَلْ اَلْحَقُّ میں ایک دوسرے کے بعد دو لام ساکن جمع ہو گئے ہیں، اس لئے بَلْ کے لام کو سکون کی جگہ کسرے کی حرکت دے کر بَلِ الْحَقُّ بولا جاتے۔

(۶) حذف: کسی حرف یا کسی حرکت کو دُور کر دینا، جیسے: یَوْرِدُ کی واو کو بالکل دُور کر کے یَرِدُ پڑھتے ہیں۔

حروفِ حذف گیارہ ہیں: ہمزہ، الف، ب، ت، ح، خ، ف، ن، و، ہ، ی۔

(۷) زِیادۃ: ایک الف کا ایسے دو ہمزوں کے درمیان میں زیادہ کرنا، جو ایک ہی جگہ واقع ہوں، جیسے: ءَأَنْتَ اور ءَأَللّٰهُ کو آأَنْتَ (= ءَاءَنْتَ) اور آأللّٰهُ (= ءَاءَللّٰه) بولتے ہیں۔

(۸) قَلْب: دو ساتھ ساتھ آنے والے حرفوں کی ترتیب کو بدل کر مقدم کو مؤخر، اور مؤخر کو مقدم بنا دینا، جیسے: یَئِسَ سے أَیِسَ۔

۱۳۱ - مضاعف، مہموز اور معتل الفاظ کے اعتبار سے ان لفظی تصرفات کو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے، یعنی جو تصرف مضاعف میں ہوتا ہے اُسے ادغام کہتے ہیں، جو مہموز میں ہوتا ہے اُسے تخفیف اور جو معتل میں ہوتا ہے اُسے تعلیل یا اعلال۔
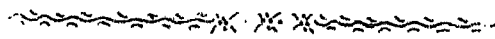
سبق ۲۱۔ فعل مضاعف

۱۲۲۔ مضاعف میں حروف کی تکرار کی وجہ سے تین قسم کے لفظی تصرفات کی ضرورت پیش آتی ہے:

(ا) ابدال، جیسے: أَمْلَلْتُ کے دوسرے لام کو ی سے بدلنے سے أَمْلَيْتُ ہو جاتا ہے۔

(ب) ادغام: جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ بن جاتا ہے۔

فائدہ: جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اُسے مدغم اور جس حرف میں ادغام کرتے ہیں اُسے مدغم فیہ کہتے ہیں، جیسے: دَلَّ میں ایک لام مدغم اور دوسرا مدغم فیہ ہے۔

(ج) حذف، جیسے: ظَلِلْتُمْ کا دوسرا لام حذف ہو کر صرف ظَلْتُمْ رہ جاتا ہے

۱۲۳۔ اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں ایک ہی حرف ہو تو لکھنے میں صرف ایک ہی حرف لکھ کر اُس پر تشدید کی علامت بنا دی جاتی ہے، جیسے: مَدَدَ میں تصرف کر کے مَدَدَ کی جگہ مَدَّ لکھا جاتا ہے۔ لیکن اگر مدغم اور مدغم فیہ ایک ہی حرف نہ ہوں، بلکہ قریب المخرج حروف ہوں، تو دونوں حروف لکھے جاتے ہیں مگر تلفظ صرف مدغم فیہ کا ہوتا ہے: مثلاً: بَعَدْتَ کو تصرف (ادغام) کے بعد بَعَدْتَّ لکھتے اور بَعُتَّ پڑھتے ہیں۔

۱۲۴۔ مضاعف میں تصرف کرنے کے لئے یہ قاعدے ہیں:

(ا) اگر کسی لفظ میں دو حروف ایک ہی مخرج کے یا قریب مخرج کے واقع ہوں، اور دونوں متحرک ہوں، تو اُن میں سے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے

ہیں، جیسے: مَدَدَ سے مَدَّ (= مَدْدَ)

(۲) اگر کسی لفظ میں ایک ہی جنس کے دو حروف واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں اور اُن کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو پہلے حرف کی حرکت کو ماقبل پر منتقل کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: أَمْدُدُ میں پہلی دال کے ضمّے کو م پر منتقل کر کے اُس دال کو دوسری دال میں ادغام کیا اور أَمُدُّ بنا لیا۔

(۳) اگر کسی لفظ میں دو حروف ایک جنس کے واقع ہوں اور اُن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو دوسرے حرف کی سکون پر غور کرنا چاہیئے:

(ا) اگر وہ سکون لازمی ہے تو ادغام جائز نہ ہوگا، دونوں حروف اپنی حالت پر برقرار رہیں گے، جیسے: دَلَلْنَ اور یَحْبُبْنَ میں ل اور ب کو ادغام نہیں کیا گیا۔ ل اور ب کے سکون لازمی ہیں،، اس لئے اپنی حالت پر رہ گئے۔

(ب) اگر وہ سکون جزمی ہے تو دونوں حرفوں میں ادغام اور فَكُّ اِدْغَام (یعنی ادغام نہ کرنا) دونوں جائز ہیں۔ مثلاً: یَحُبُّ کو نفی جحد بلم کی صورت میں لَمْ یَحْبَبْ اور لَمْ یَحُبَّ، دونوں طرح ادا کرنا درست ہے۔

ایسی صورت میں اگر دونوں حروف میں ادغام کیا جائے، تو دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیتے ہیں، اور اگر حرفِ ماقبل مضموم ہو تو اُس کی موافقت کی لحاظ سے ضمّہ بھی دے سکتے ہیں، مثلاً: لَمْ یَمُدِّ کو لَمْ یَمُدُّ ہر طرح ادا کر سکتے ہیں۔

(۴) اگر کسی لفظ میں دو حروف ہم جنس ہوں اور اُن میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے حرف کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: مَدَّ اور حَرَّفَ جو اصل میں مَدْدَ اور حَرْرَفَ تھے، لیکن اگر یہ دو حروف ہم جنس نہ ہوں بلکہ قریب المخرج ہوں، تو دوسرے حرف کو پہلے حرف سے بدل کر ادغام کرتے ہیں، جیسے اِدَّعٰی جو اصل میں اِدْتَعٰی (باب افتعال) تھا۔

۱۲۵۔ باب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کا ف کلمہ اگر ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو، تو تفعل اور تفاعل کی ت کو ف کلمے کے حرف سے بدل کر اُسی میں ادغام کر دینا درست ہے۔ ایسی صورت میں مصدر، ماضی اور امر کے صیغوں کے شروع میں ہمزۃ الوصل آتا ہے۔

۱۲۶۔ باب افتعال میں اگر ف کلمہ د، ذ یا ز میں سے کوئی ہو تو افتعال کی ت کو دال سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اِدَّعٰی، اِدَّخَرَ، اِزْدَجَرَ، جو اصل میں اِدْتَعٰی اِذْتَخَرَ اور اِزْتَجَرَ تھے، لیکن اگر ف کلمے میں ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی سا حرف ہو، تو افتعال کی ت کو ط سے بدل دیتے ہیں، جیسے: اِصْطَلَحَ، اِضْطَرَمَ، اِطَّلَعَ اِظْطَلَمَ، جن کی اصلی صورتیں اِصْتَلَحَ، اِضْتَرَمَ، اِطْتَلَعَ اور اِظْتَلَمَ تھیں۔

ذیل میں مَدَّ مادّے سے متفرق گردانیں دی جاتی ہیں، تاکہ اوپر کے قاعدوں کا عمل سمجھ میں آسکے۔ قوسین میں جو ہندسے دیئے گئے ہیں، اُن سے ان قاعدوں کی طرف اشارہ مقصود ہے:۔

ثلاثی مجرد کے مصدر مَدٌّ سے گردانیں:

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	اسم فاعل
مَدَّ (۱)	مُدَّ (۱)	يَمُدُّ (۲)	
مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	
مَدُّوا	مُدُّوا	يَمُدُّونَ	مَادٌّ (۱)
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ (۲)	مَادَّانِ
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	مَادُّونَ
مَدَدْنَ (۳)	مُدِدْنَ (۳)	يَمْدُدْنَ (۳)	

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	اسم فاعل
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	مَادَّةٌ
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	مَادَّتَانِ
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	مَادَّاتٌ
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّيْنَ	
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	

لُغات

ثُمَّ: پھر — وَادٍ: وادی

مَدَّ: پھیلانا (باب چہارم) مدد کرنا۔ (باب ہشتم) بڑھانا۔ — حَفَّ: گھیرنا

شَجَرٌ: درخت

سِمَاطٌ: دسترخوان — تُوْتٌ: شہتوت

كَ: جیسا (مضاف الیہ کے ساتھ) — تِيْنٌ: انجیر

قَصَّ: قصہ بیان کرنا (فلاں سے علی) — كَرْمٌ: انگور کا باغ یا درخت

ضَمَّ: جمع کرنا (باب ہفتم) جوڑنا (مع) — جَنَّ: پاگل ہونا۔

عَدَّ: گِننا (باب چہارم) تیار کرنا (باب ہم) اپنے آپ کو تیار کرنا۔ — مَجْنُوْنٌ: دیوانہ (جمع مجانین)

طَالَ: (مضارع يَطُوْلُ) لمبا ہونا۔

رَحِيْلٌ: سفر، روانہ ہونا۔ — حَرٌّ: گرمی

خَیْلٌ: (جمع خُیُولٌ) گھوڑا۔ — مَرَّ: گزرنا

قَرَّ: قرار پکڑنا۔ — دَرَاهِمُ: (جمعِ درهم) درم

قَرَارٌ: پکا ارادہ — دَقَّ: کھٹکھٹانا

وَجَهَ: (باب پنجم) جانا — جَرَسٌ: گھنٹہ

فَرَنْسَوِيٌّ: (جمع فَرَنْسَوِيَّةٌ) فرانس کا رہنے والا۔ — تَمَّ: (باب ۲) پورا کرنا

هَمَّ: ارادہ کرنا (صلہ بِ) — قَلَّ: کم ہونا (باب ۲) چھوٹا کرنا۔

ضَرَّ: نقصان پہنچانا (باب ششم) مجبور کرنا — شَدَّ: مضبوط ہونا (باب ۶) اپنے آپ کو مضبوط کرنا

ظَنَّ: سوچنا، یقین کرنا۔ — حَقَّ: (باب ۱۰) حق دار ہونا۔

دَهْرٌ: زمانہ، تقدیر — رَكِبَ: سوار ہونا

صَفَا: خوش ہونا — حُبَّ: (باب ۴) محبت کرنا۔

رَحِبٌ: وسیع — حَلَّ: چھوڑنا (باب ۷ چھٹ جانا)

يَدٌ: (جمع أَيْدٍ) ہاتھ — سَرَّ: خوش ہونا۔

لَحَّ: (باب ۴) خوشامد کرنا۔ — جَدَّ: نیا ہونا (باب پنجم) نیا ہو جانا

أَمَلٌ: (جمع آمَالٌ) اُمید — حَسَّ: (باب ۴) احساس کرنا (صلہ بِ)

بَرْدٌ: ٹھنڈا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

ثمّ مدّ السماط كعادة العرب جلس الرجل يقص حكايته عليه رَجَعَ إلى مِصر لينضم مع رفقائه في ليلة استعددنا للرحيل اعددنا الخيول وركبنا۔ قرالقرار على التوجه إلى حدود الهند اخبرني عمي ان اهل مصر يستعدون لمحاربة الفرنسوية هممنا بالتوجه الى

القاهرة اضطررنا الى مخالفته ظننت انّ الدّهر قد صفالنا ولو اعلم بما اعدّلنا الدهر قصصنا عليه القصة عرفته محبا للعدل كانوا قد اعدوالهم منزلا رحبا لم تكن الرعية تحبه انحلت ايديهم لا اظنّك تخالفني هل تظن ذلك ممكنا؟ خرج الامير مسرورًا احب الولد الامتناع، فالحّ عليه الشيخ سر لذالك سرورًا عظيما عرفتك بان اكون مستعد الكل لخدمة لم تمد الى برا يكما تجددت امالي۔ يا بنت! هل احسست بالبرد؟ لم احسس به هذا الوادي محفوف باشجار التوت والتين والكرم الممتد الى البحر قيل لمجنون عدلنا المجانين قال: "هذا يطول بي، ولكن اعد العقلاء"

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

کیا تم نے گرمی محسوس کی ہے؟ ہاں، ہم نے اُسے محسوس کیا ہے۔ کیا تو اُس جگہ کے پاس سے گزرا ہے؟ مَیں اُس کے پاس سے نہیں گزرا، لیکن کل کو اُس کے پاس سے گزروں گا، اگر اللہ نے چاہا۔ کیا تمہیں اس کا یقین ہے کہ وہ قاضی کے سامنے حاضر ہوگا؟ ہم کو اس کا یقین نہیں۔ مالدار آدمی اپنے روپے کو گنتے ہیں ہم نے اپنے آپ کو سفر کے لئے تیار کرلیا ہے۔ کیا تم اس کو بہادر آدمی سمجھتے ہو؟ میں اُس کو بہادر آدمی سمجھتا تھا، مگر آج اُس کو ایسا (کذالك) نہیں سمجھتا۔ تیرے موجود ہونے سے ہم خوش ہوئے۔ ہم اس سے (بہ) خوش ہوئے۔ گھنٹہ بجاؤ۔ لڑکے نے اپنی تقریر ختم نہیں کی تھی کہ (فَ) اُس کا باپ آگیا۔ بہت مت بولو۔ (اپنی تقریر مختصر کرو) مجھے اُس سے بہت محبّت ہے۔ وہ اُس عورت کو پیار کرتا ہے اور وہ عورت اُس کو پیار کرتی ہے۔ ہمارے واسطے سخت گرمی تھی۔ (ہمارے اُوپر

سختی کی) یہ شہر سمندر تک پھیلا ہوا ہے۔ وہ انعام کا حق دار ہے۔

سبق ۲۲ فعل مہموز

۱۲۷۔ اس سے پہلے (سبق ۲۰، پارہ ۱۱۹) بتایا جا چکا ہے کہ فعل مہموز کی تین قسمیں ہیں:

مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام ۔

ان کو لکھنے میں ذیل کے قواعد کی پابندی کی جاتی ہے، عام اس سے کہ مہموز فعل ہو یا اسم:

(ا) اگر مہموز الفاء ہے، تو ہمزہ، الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: آخَذَ (ماضی معروف) أُمِرَ (ماضی مجہول)

(ب) اگر ہمزہ جزء لفظ کے آخر میں ہے اور اُس پر کوئی حرکت نہیں ہے، تو اُسے فتحہ کے بعد الف کی، کسرہ کے بعد ی کی، اور ضمہ کے بعد واو کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: یَأْخُذُ، خُبِئْتَ، اور تُؤْخَذُ۔

(ج) اگر ہمزہ مکسور، یا مضموم ہے اور فتحہ کے بعد واقع ہے، تو اُسے مکسور حالت میں ی کے ساتھ اور مضموم حالت میں واو کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: بَئِسَ اور بَؤُسَ۔

استثناء: اگر مضموم ہمزہ لفظ کے آخر میں ہے، تو وہ الف کے ساتھ لکھا جاتا ہے، خواہ اُس سے پہلے فتحہ ہی ہو، جیسے: یَقْرَأُ

(د) اگر ہمزہ مفتوح ہے اور کسرہ یا ضمہ کے بعد واقع ہے، تو اُسے ی یا واو کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: یُؤَلِّفُ۔

(ه) اگر ہمزہ مکسور یا مضموم ہے اور کسی غیر متحرک حرف کے بعد واقع ہے تو اُسے بالترتیب ی یا واو کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: یَئِسُ اور یَئُوسُ اور اسی طرح سَائِلٌ اور یَسَائِلُ

(و) اگر ہمزہ مفتوح ہے اور اُس کے بعد الف ہے تو اُس الف کو مدّہ کے ساتھ لکھا جاتا ہے، جیسے: آخَذَ، آخِذٌ لیکن اگر مفتوح ہمزہ الف کے بعد ہے، تو ہمزہ کو جُدا کر کے لکھا جائے گا، جیسے: سَآئِلَ

(ز) اگر لفظ کے شروع میں ہمزہ ہے، اور اُس سے پہلے ایک اور ہمزہ کے آنے سے دو ہمزے جمع ہو جاتے ہیں، تو دونوں کو ملا کر ایک الف ممدودہ کی صورت میں لکھا جاتا ہے، جیسے: آمَنَ، آخَذَ (ءَءْمَنَ، ءَءْخَذَ) لیکن اگر کسی فعل کے مادّے میں ف کلمہ ہمزہ ہے اور اُس سے پہلے کوئی ہمزہ مکسور، یا مضموم لگایا جائے تو وہ مادّے والا ہمزہ بالترتیب ي یا واو کی شکل اختیار کر لیتا ہے، جیسے: إِيمَانٌ (مادہ أمن)، إِيتَثَرَ (مادّہ أثر)، أُومُلْ (مادّہ أمل سے فعل امر)

(ح) مہموز اللام افعال کا مصدر باب تفعیل سے تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: تَقْرِئَةٌ (مادّہ ق ر ء)

۱۲۸ - مہموز افعال میں ہمزہ کی وجہ سے جو ثقل پیدا ہو جاتا ہے، اُس کی تخفیف کے لئے ذیل کے قاعدے مقرر ہیں:

(۱) اگر ہمزہ ساکن ہو اور اُس کا ماقبل حرف متحرک ہو، تو ہمزہ کو حرکت ماقبل کے مطابق حرف علت سے بدل دینا جائز ہے۔ اس طرح فتحہ کے بعد ہمزہ الف سے بدل جاتا ہے، کسرہ کے بعد ی سے اور ضمہ کے بعد واو سے جیسے: رَأْسٌ سے رَاسٌ ذِئْبٌ سے ذِيبٌ اور بُؤْسٌ سے بُوسٌ۔

(۲) اگر ہمزہ کا ماقبل حرف مضموم یا مکسور ہو، تو وہ ہمزہ ضمہ کے بعد واو سے

اور کسرہ کے بعد ي سے بدلا جاسکتا ہے ، جیسے : جُؤَنٌ سے جُوَنٌ اور بِئْرٌ سے بِیْرٌ۔

(۳) اگر متحرک ہمزہ سے پہلے واو یا ی ساکن ہو، تو ہمزہ کو اُس واو یا ي سے بدلنا جائز ہے، اور اس ابدال کے بعد ادغام بھی درست ہے ، جیسے: مَقْرُوْءٌ سے مَقْرُوٌّ اور خَطِیْئَۃٌ سے خَطِیَّۃٌ۔

(۴) اگر متحرک ہمزہ کا حرفِ ماقبل ساکن ہو، تو ہمزہ کی حرکت اُس ماقبل حروف کو دیکر ہمزہ کو حذف کیا جاسکتا ہے ، جیسے: یَسْئَلُ سے یَسَلُ، ضَوْءٌ سے ضَوٌ اور شَیْئٌ سے شَیٌ

استثنا: اگر حرف ماقبل اِنفعال کا ن یا تصغیر کی ی ہو، تو ہمزہ کی تخفیف اور اُس کا حذف جائز نہیں ہے۔

(۵) اگر کسی فعل یا کلمے میں دو ہمزے ہوں تو تخفیف یوں ہوگی:

(الف) اگر دو ہمزوں میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن، تو دوسرے کو پہلے کی حرکت کے موافق الف، واو، یا ی سے بدل دو، جیسے: أَأْمَنَ سے آمَنَ (=اَامَنَ) إِئْمَانٌ سے إِیْمَانٌ اور أُؤْمِنَ سے أُوْمِنَ

(ب) اگر دو متحرک ہمزوں میں سے ایک مکسور ہو، تو دوسرے ہمزہ کو ی سے بدل دو، جیسے: جَاءِءٌ (اسم فاعل) سے جَاءٍ (= جَاءِيٌ) لیکن اگر دونوں متحرک ہمزوں میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو، تو دوسرے ہمزہ کو واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: أَءَادِمُ سے أَوَادِمُ مگر أُءَکْرِمُ (باب افعال) سے أُکْرِمُ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔

۱۲۹۔ بعض مہموز الفاء افعال میں امر کا صیغہ خلاف قیاس آتا ہے، جیسے: أَکَلَ أَمَرَ اور أَخَذَ سے أُؤْکُلْ ، أُؤْمُرْ اور أُؤْخُذْ کی جگہ امر کا صیغہ صرف کُلْ، مُرْ اور خُذْ آتا ہے، اور باقی گردان بھی اسی اسلوب پر ہوتی ہے۔

اسی طرح أَخَذَ مادّے کو جب باب افتعال میں لے جاتے ہیں تو ماضی کی صورت بجائے إِئْتَخَذَ سے إِیْتَخَذَ ہوجانے کے إِتَّخَذَ ہوجاتی ہے۔ اس میں عمل یوں ہوا ہے کہ دوسرے ہمزہ کو پہلے (مکسور) ہمزہ کے سبب سے ی میں بدلا ، پھر اس ی کو ت میں بدل کر ت میں ادغام کر دیا۔ پھر اسی إِتَّخَذَ سے مضارع معروف کا صیغہ یَتَّخِذُ بنتا ہے اور

مصدر إِتِّخَاذٌ۔

۱۳۰۔ ثلاثی مجرد کے ابواب سے مہموز افعال کی صرفِ صغیر:

صیغہ	مہموز الفاء	مہموز العین	مہموز اللام
ماضی معروف	أَمَرَ	سَأَلَ	قَرَأَ
مضارع معروف	يَأْمُرُ	يَسْأَلُ	يَقْرَأُ
مصدر	أَمْرٌ	سُؤَالٌ	قِرَاءَةٌ
ماضی مجہول	أُمِرَ	سُئِلَ	قُرِئَ
مضارع مجہول	يُؤْمَرُ	يُسْأَلُ	يُقْرَءُ
اسم فاعل	آمِرٌ	سَائِلٌ	قَارِئٌ ۔ قَارِی
اسم مفعول	مَأْمُورٌ	مَسْئُولٌ	مَقْرُوءٌ
امر	مُرْ	إِسْئَلْ (یا) سَلْ	إِقْرَأْ
نہی	لَا تَأْمُرْ	لَا تَسْأَلْ	لَا تَقْرَأْ

۱۳۱۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے مہموز افعال کی صرفِ صغیر:

(أ) مہموز الفاء، مادّہ أَلف۔

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	امر
۲	أَلَّفَ	يُؤَلِّفُ	تَأْلِيفٌ	مُؤَلِّفٌ	أَلِّفْ
۳	آلَفَ	يُؤَالِفُ	مُؤَالَفَةٌ	مُؤَالِفٌ	آلِفْ
۴	آلَفَ	يُولِفُ	إِيلَافٌ	مُولِفٌ	آلِفْ
۵	تَأَلَّفَ	يَتَأَلَّفُ	تَأَلُّفٌ	مُتَأَلِّفٌ	تَأَلَّفْ

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	امر
۶	تَآلَفَ	يَتَآلَفُ	تَآلُفٌ	مُتَآلِفٌ	تَآلَفْ
۸	إِيْتَلَفَ	يَأْتَلِفُ	إِيْتِلَافٌ	مُؤْتَلِفٌ	إِيْتَلِفْ
۱۰	إِسْتَئْلَفَ	يَسْتَأْلِفُ	إِسْتِئْلَافٌ	مُسْتَأْلِفٌ	إِسْتَأْلِفْ

تنبیہ:- باب ۷ (انفعال) اور باب ۹ (افعلال) سے مہموز نہیں آتا۔

(ب) مہموز العین، مادّہ سئل :-

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	امر
۲	سَأَّلَ	يُسَئِّلُ	تَسْئِيْلٌ	مُسَئِّلٌ	سَئِّلْ
۳	سَاءَلَ	يُسَائِلُ	مُسَاءَلَةٌ	مُسَائِلٌ	سَاءِلْ
۴	اَسْئَلَ	يُسْئِلُ	إِسْآلٌ	مُسْئِلٌ	أَسْئِلْ
۵	تَسَئَّلَ	يَتَسَئَّلُ	تَسَؤُّلٌ	مُتَسَئِّلٌ	تَسَأَّلْ
۶	تَسَائَلَ	يَتَسَائَلُ	تَسَاؤُلٌ	مُتَسَائِلٌ	تَسَاءَلْ
۷	إِنْسَئَلَ	يَنْسَئِلُ	إِنْسِئَالٌ	مُنْسَئِلٌ	إِنْسَئِلْ
۸	إِلْتَأَمَ	يَلْتَئِمُ	إِلْتِآمٌ	مُلْتَئِمٌ	إِلْتَئِمْ
۱۰	إِسْتَلْأَمَ	يَسْتَلْئِمُ	إِسْتِلْآمٌ	مُسْتَلْئِمٌ	إِسْتَلْئِمْ

تنبیہ:- باب ۸ اور ۱۰ سے سئل کا مزید فیہ نہیں آتا، اس لئے لَئِمَ مادّے سے صرفِ صغیر دی گئی ہے۔

(ج) مہموز اللام، مادّہ قرء:۔

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	امر
۲	قَرَّأَ	يُقَرِّئُ	تَقْرِئَةٌ	مُقَرِّئٌ	قَرِّئْ
۳	قَارَأَ	يُقَارِئُ	مُقَارَأَةٌ	مُقَارِئٌ	قَارِئْ
۴	أَقْرَأَ	يُقْرِئُ	إِقْرَاءٌ	مُقْرِئٌ	أَقْرِئْ
۵	تَقَرَّأَ	يَتَقَرَّأُ	تَقَرُّؤٌ	مُتَقَرِّئٌ	تَقَرَّأْ
۶	تَقَارَأَ	يَتَقَارَأُ	تَقَارُؤٌ	مُتَقَارِئٌ	تَقَارَأْ
۷	إِنْقَرَأَ	يَنْقَرِئُ	إِنْقِرَاءٌ	مُنْقَرِئٌ	إِنْقَرِئْ
۸	إِقْتَرَأَ	يَقْتَرِئُ	إِقْتِرَاءٌ	مُقْتَرِئٌ	إِقْتَرِئْ
۱۰	إِسْتَقْرَأَ	يَسْتَقْرِئُ	إِسْتِقْرَاءٌ	مُسْتَقْرِئٌ	إِسْتَقْرِئْ

لُغات

ظَهَرَ : ظاہر ہونا (باب ۴) دکھانا — بَارُوْدٌ : بارود

أَنِسَ : (باب ۳) کسی کا دوست ہونا۔ — أَهَلَ : سلام کرنا

أَلِفَ : (باب ۳) کسی کا دلی دوست ہونا۔ — أَجَرَ : (باب ۴) کرایہ پر دینا۔

أَمِنَ : سچا ہونا، محفوظ (باب ۴) ایمان لانا — إِسْتَأْجَرَ : کرایہ پر لینا

مَلَكٌ : (صحیح طور پر مَلْأَكٌ، جمع مَلَائِكَة) فرشتہ — أَلْفٌ : ہزار

رَسُوْلٌ : (جمع رُسُلٌ) پیغمبر — أَلَّفَ : تالیف کرنا، ایڈٹ کرنا۔

أَخَذَ : لینا (باب ۳) الزام لگانا — تَأَهَّبَ : اپنے آپ کو تیار کرنا۔

(باب ۸) کسی کو اپنے جیسا جاننا — خُبْزٌ : روٹی۔

بَدَوِیٌّ : بدو (صفت)　　　　اُجْرَةٌ : اُجرت

تَأَخَّرَ (عَنْ) دیر ہونا۔　　　　أَذِنَ : اجازت دینا (صلہ ب سے آتا ہے)

طَلَقَ : (باب ۴) ڈھیلا کرنا، چھوڑنا　　　　(باب ۱۰) اجازت مانگنا۔

جَرُؤَ : (باب ۵) ہمت کرنا۔　　　　وَتَدٌ : میخ

خَطَبَ : (باب ۳) کسی کو مخاطب کر کے بات کرنا　　شَقَّ : پھٹ جانا۔

ثَمَنٌ : قیمت　　　　فَاكِهَةٌ : (جمع فواکہ) پھل

كَفَأَ : (باب ۳) پورا کرنا، بدلہ دینا۔　　　　غَفَرَ : معاف کرنا۔

نَبَّأَ : (باب ۲ و ۴) اعلان کرنا (اس کا صلہ　ذَنْبٌ : گناہ۔

بِ سے آتا ہے)　　　　سَفِيرٌ : سفیر

لَجَأَ : (باب ۸) بھاگنا　　　　سَعِيدٌ : نام

هَنِئَ : کھانے کا مزہ دار ہونا (باب ۲) مبارکباد دینا۔ بَدَأَ : (باب ۸) شروع کرنا

رُقَادٌ : سونا۔　　　　وُصُولٌ : پہنچنا

رُجُوعٌ : واپسی　　　　قَدِمَ : (باب ۲) لانا (باب ۵) آگے آنا

جِدَارٌ : دیوار

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

اظهر الشيخ للضيف الموانسة والموالفة　آمنت بالله وملئكته وكتبه ورسله　خذ هذا الخبز يا سائل! لتاكله　يا بنت! اما تأكلين سآخذ من هذا اللحم　تاملنا فى حركات ذالك الرجل　تأخرتم عن وقت الدعوة　هل تأذن لى بالدخول عندك؟　لم يتاثر الوزير من هذا الكلام　اطلقوا له باروده تاهيلا به　استاذن الامير

فی الکلام فاذن لہ   هل استاجرت هذا الدار؟ إن مولف هذا الکتاب رجل ذو علم تاهبوا للمسیر لم تاکد الخبر اسأل الله أن یوفقکم لم اکن اتجرأ علی مخاطبتها کان مقصودنا ان نکافئه انبأنا السفیر بسرود الملك قد عرفنا انّ الامیر ملتجیٔ الی قبیلة من العرب یستحق مکافأة کبیرة سل سعیدا عن رائه لم یهناء طعام ولا رقاد اهنئك برجوعك سالمًا قال الجدار للوتد لم تشقنی قال سل من یدقنی سئل عن ثمن الفواکه۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

کیا تم نے روپیہ لے لیا؟ نہیں، ہم نے نہیں لیا۔ کھا اور پی جب تک تیرا پیٹ نہ بھرے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھ پر گرمی کا اثر ہو گیا ہے۔ وہ یہ اُمید کر رہا ہے کہ اُس کا باپ ہم کو حاضر ہونے کا حکم دے گا۔ اس نے ہمیں اجازت دے دی۔ یہ کتاب شیخ اکبر کی تالیف ہے۔ ہمارے ساتھ کھاؤ۔ ہم نے خوشی کے ساتھ اُن سے گفتگو کی۔ اُس نے ایک مکان کرایہ پر لیا۔ (باب ہشتم) میں نے یہ خط پڑھ لیا۔ یہ عورت مجھے ڈھونڈتی ہے، (قَصَدَ) کہ (لِ) میں اس کو خط پڑھ دوں۔ لوگ آئے کہ میری حالت پوچھیں۔ جو کچھ تمہاری ضرورت ہو مجھ سے مانگو۔ مَیں تم سے چاہتا ہوں کہ تم میرا قصور معاف کر دو۔ آگے آؤ تاکہ مَیں تم سے بات کروں۔ اُنھوں نے پڑھنا شروع کیا۔ میں اس کا شروع جانتا ہوں۔ مَیں نے امیر کے آنے کی اُن کو اطلاع دی۔ ہم نے ایک مدرسہ قائم کیا۔ ہم تیرے لئے مبارک باد لاتے ہیں۔ ہم عربی زبان میں مبتدی ہیں۔

سبق ۲۳ - فعل معتّل

۱۳۲ - فعل معتل وہ ہے جس میں کوئی حرف علت (واو یا ی) موجود ہو۔ اگر ایک حرف علت ہے تو فعل معتل کہلاتا ہے۔ اور اگر دو ہیں تو لفیف

۱۳۳ - جیسا کہ سبق ۲۰ میں بتایا جا چکا ہے، فعل معتل تین قسم کا ہو سکتا ہے: (ا) معتل الفاء یا مثال، (ب) معتل العین یا اَجوف، اور (ج) معتل اللام یا ناقص۔

۱۳۴ - پھر حرف علت کی جنس کے اعتبار سے ان میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں۔ اگر حرف علت واو ہے تو معتل واوی کہلائے گا اور اگر ی ہے تو معتل یائی، جیسے: وَعَدَ مثال واوی ہے، بَاعَ (اصل میں بَيَعَ) اجوف یائی اور دَعَا (اصل میں دَعَوَ) ناقص واوی۔ (دیکھو پارہ ۱۲۱)

۱۳۵ - معتل افعال میں جو تعلیل کی جاتی ہے، اُس کے قاعدے حسب ذیل ہیں:

(۱) معتل الفاء یا مثال کی تعلیل

(ا) ثلاثی مجرد کے مکسور العین مضارع میں ع کلمے سے پہلے جو واو واقع ہوتا ہے حذف ہو جاتا ہے، جیسے: (وَعَدَ، يَوْعِدُ) اور (وَرِمَ، يَوْرِمُ) سے يَعِدُ اور يَرِمُ۔

امر میں بھی یہ واو محذوف ہی رہتا ہے، جیسے: عِدْ اور رِمْ۔

مضارع مجہول میں یہ واو پھر واپس آجاتا ہے، جیسے: يُوْعَدُ

تنبیہ: چند مفتوح العین مضارع بھی ایسے ہیں، جن میں سے واو حذف

کردیا جاتا ہے۔ مثالیں یہ ہیں:

وَضَعَ	يَضَعُ	ضَعْ	وَهَبَ	يَهَبُ	هَبْ
وَسِعَ	يَسَعُ	سَعْ	وَدَعَ	يَدَعُ	دَعْ
وَقَعَ	يَقَعُ	قَعْ	وَزَعَ	يَزَعُ	زَعْ

ایسے افعال بہت ہی کم ہیں، جن کے ع کلمے پر ضمہ یا فتحہ آتا ہو اور پھر بھی وہ اپنا واو قائم رکھتے ہوں، جیسے: (وَجِلَ) يَوْجَلُ اِيْجَلْ (اصل میں اِوْجَلْ)

(۲) جس مضارع (معروف) مکسور العین کا واو حذف ہو جاتا ہے، اگر اُس کا مصدر فَعْلٌ کے وزن پر ہو، تو واو کو اُس مصدر میں سے حذف کر دیتے ہیں اور اُس کے عوض میں آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں، جیسے: وَعْدٌ سے عِدَةٌ اور وَمْقٌ سے مِقَةٌ۔

(۳) اگر واو ساکن ہو اور اُس کا حرف ماقبل مکسور ہو، تو اُس واو کو ي سے بدل دیتے ہیں، جیسے: مِوْزَانٌ (مادّہ وزن) سے مِيْزَانٌ، اِوْجَلْ سے اِيْجَلْ اِوْقَادٌ (باب افعال) سے اِيْقَادٌ اور اِسْتِوْقَادٌ (باب استفعال) سے اِسْتِيْقَادٌ

(۴) اگر ي ساکن ہو اور اُس کا حرف ماقبل مضموم ہو، تو اُس ي کو واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: مُيْقِظٌ سے مُوْقِظٌ، يُيْسِرُ سے يُوْسِرُ۔

اگر صفت فُعْلٰى (واحد) یا فُعْلٌ (جمع) میں یائے ساکن سے پہلے حرفِ صحیح مضموم ہو تو اُس ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: حُيْكٰى سے حِيْكٰى اور عُيْنٌ سے عِيْنٌ۔

(۵) اگر واو یا ي باب افتعال کے ف کلمے میں واقع ہو، تو اُسے ت سے بدل کر ت کو ت میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: اِوْتَصَلَ (مادّہ وصل) اِيْتَبَسَ (مادّہ يبس) سے اِتَّصَلَ اور اِتَّبَسَ

(۶) جو واو، ف یا ع کلمے میں واقع ہو اور مضموم ہو، اُسے ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے وُجُوْهٌ اور اَدْوُرٌ سے اُجُوْهٌ اور اَدْؤُرٌ۔ بعض الفاظ میں واو مکسور بھی ہمزہ سے

بدل جاتا ہے، جیسے: وِشَاحٌ اور وِسَادَةٌ سے إِشَاحٌ اور إِسَادَةٌ۔

(۷) اگر کسی کلمے کے شروع میں دو واو واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں، تو پہلا واو ہمزہ سے بدل جاتا ہے، جیسے: وَوَاصِلُ (وَصِلَةٌ کی جمع) اور وُوَيْصِلٌ (وَاصِلٌ کی تصغیر) سے أَوَاصِلُ، أُوَيْصِلٌ۔

اگر ایسے دو واو میں سے دوسرا ساکن ہو، تو پہلے واو کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے: وُوْدِيَ (ماضی مجہول) سے أُوْدِيَ

ذیل میں مثالِ واوی اور مثال یائی سے صرفِ صغیر دی جاتی ہے:

(۱) ثلاثی مجرد کے ابواب سے:

صیغہ	واوی	یائی
ماضی معروف	وَصَلَ	يَسَرَ (لازم)
مضارع معروف	يَصِلُ	يَيْسِرُ
مصدر	وَصْلٌ۔ صِلَةٌ	يُسْرٌ
ماضی مجہول	وُصِلَ	–
مضارع مجہول	يُوْصَلُ	–
اسم فاعل	وَاصِلٌ	يَاسِرٌ
اسم مفعول	مَوْصُوْلٌ	–
امر	صِلْ	إِيْسِرْ
نہی	لَا تَصِلْ	لَا تَيْسِرْ

(ب) ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے وَصَلَ (واوی):

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	امر
۲	وَصَّلَ	يُوَصِّلُ	تَوْصِيلٌ	مُوَصِّلٌ	وَصِّلْ
۳	وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وِصَالٌ، مُوَاصَلَةٌ	مُوَاصِلٌ	وَاصِلْ
۴	أَوْصَلَ	يُوْصِلُ	إِيْصَالٌ	مُوْصِلٌ	أَوْصِلْ
۵	تَوَصَّلَ	يَتَوَصَّلُ	تَوَصُّلٌ	مُتَوَصِّلٌ	تَوَصَّلْ
۶	تَوَاصَلَ	يَتَوَاصَلُ	تَوَاصُلٌ	مُتَوَاصِلٌ	تَوَاصَلْ
۸	إِتَّصَلَ	يَتَّصِلُ	إِتِّصَالٌ	مُتَّصِلٌ	إِتَّصِلْ
۱۰	إِسْتَوْصَلَ	يَسْتَوْصِلُ	إِسْتِيصَالٌ	مُسْتَوْصِلٌ	إِسْتَوْصِلْ

تنبیہ: باب ۷ اور ۹ سے وصل نہیں آتا۔

يَبِسَ (یائی) کی صرفِ صغیر:

باب	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	امر
۲	يَبَّسَ	يُيَبِّسُ	تَيْبِيسٌ	مُيَبِّسٌ	يَبِّسْ
۳	يَابَسَ	يُيَابِسُ	مُيَابَسَةٌ	مُيَابِسٌ	يَابِسْ
۴	أَيْبَسَ	يُوْبِسُ	إِيْبَاسٌ	مُوْبِسٌ	أَيْبِسْ
۵	تَيَبَّسَ	يَتَيَبَّسُ	تَيَبُّسٌ	مُتَيَبِّسٌ	تَيَبَّسْ
۶	تَيَابَسَ	يَتَيَابَسُ	تَيَابُسٌ	مُتَيَابِسٌ	تَيَابَسْ
۸	إِتَّبَسَ	يَتَّبِسُ	إِتِّبَاسٌ	مُتَّبِسٌ	إِتَّبِسْ
۱۰	إِسْتَيْبَسَ	يَسْتَيْبِسُ	إِسْتِيْبَاسٌ	مُسْتَيْبِسٌ	إِسْتَيْبِسْ

۲۔ مُعتلّ العین یا اَجوف کی تعلیل

(۱) اگر واو یا ي عین کلمے میں واقع ہو، متحرک ہو اور اُس کا ماقبل مفتوح ہو، وہ واو اور ی، الف سے بدل جاتے ہیں، جیسے: قَوَلَ، بَیَعَ اور خَوِفَ سے قَالَ بَاعَ اور خَافَ۔ لیکن ذیل کی صورتوں میں یہ تبدیلی واقع نہ ہوگی:

(ا) اگر واو یا ی، ف کلمے میں ہو، جیسے: تَوَرَّمَ، تَیَسَّرَ۔ یا

(ب) مثنی کے الف سے پہلے ہو، جیسے: دَعَوَ، رَمَیَا۔ یا

(ج) طویل اعراب (ـِ یْ یا ـُ وْ) کے پہلے ہو، جیسے: طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ۔ یا۔

(د) نون تاکید یا یائے مشدّد سے پہلے ہو، جیسے: نَبَوِیٌّ، یَرِیَنَّ۔

(ہ) اگر عین کلمے میں ي ہو، جیسے: قَوِیَ۔

(و) اگر لفظ فَعَلَان یا فَعَلَیٰ یا فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو، جیسے: دَوَرَان، حَیَدیٰ، حَوَکَةٌ

(ح) اگر لفظ ایسے کلمے کا مترادف ہو، جس میں تعلیل جائز نہیں ہے، جیسے: عَوِرَ (= اِعْوَرَّ) اور اِجْتَوَرَ (= تجَاوَرَ)

(۲) اگر واو یا ي متحرک ہو اور اُس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو اُس (واو، ی) کی حرکت ماقبل پر منتقل ہو جائے گی، جیسے: یَقْوُلُ اور یَبْیِعُ سے یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ۔ اسی طرح اسم مفعول مَقْوُوْلٌ، مَبْیُوْعٌ اور مَخْوُوْفٌ بھی مَقُوُوْلٌ مَبُیُوْعٌ اور مَخُوُوْفٌ ہوکر (قاعدہ ۴ آئندہ کے مطابق) مَقُوْلٌ، مَبِیْعٌ اور مَخُوْفٌ ہو گئے۔ مگر ذیل کی صورتوں میں یہ تعلیل نہ ہوگی:

(ا) اگر کلمہ ناقص ہو، جیسے: یَقْوٰی

(ب) اگر کلمہ باب افعلال یا افعیلال سے ہو، جیسے: اِعْوَرَّ اور اِسْوَادَّ

(ج) اگر کلمہ مِفعَلٌ یا مِفعَالٌ کے وزن پر ہو یا کلمۂ تعجب ہو جیسے: مِقْوَلٌ مِقْوَالٌ، أَقْوِلْ بِهٖ، مَا أَقْوَلَهٗ

(۳) اگر واو یا ی مفتوح اور اُس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو، تو وہ الف سے بدل جائے گا، جیسے: یُقْوَلُ اور یُبْیَعُ سے یُقَالُ اور یُبَاعُ۔ لیکن اگر واو مکسور ہو، تو وہ ي سے بدل جائے گا، جیسے: یُقْوِمُ سے یُقِیْمُ۔

(۴) اگر قاعدہ (۳) کے مطابق واو یا ي کے الف سے بدل جانے سے، یا قاعدہ (۲) کے مطابق ان کی حرکت کے انتقال سے، کسی لفظ میں دو ساکن جمع ہو جائیں، تو پہلا حرف علّت (الف، واو یا ي) ساقط ہو جائے گا اور واو یا ی کی رعایت سے حرف ماقبل کو بالترتیب ضمہ یا کسرہ دیا جائے گا، جیسے: قَوَلْنَ اور بَیَعْنَ سے قَالْنَ اور بَاعْنَ ہو کر قُلْنَ اور بِعْنَ ہو گیا۔ اسی طرح اگر ماضی مکسور العین ہو اور اجوف واوی ہو تو ف کلمہ مکسور ہو جائے گا، جیسے: خَوِفْنَ سے خِفْنَ۔

(۵) ماضی مجہول کی صورت میں واو یا ي مکسور کا کسرہ حرف ماقبل پر منتقل ہو جائے گا، اگر واو ہے تو وہ یٰ سے بدل جائے گی اور ی ہے تو بحال رہے گی، جیسے: قُوِلَ اور خُوِفَ سے قِیْلَ اور خِیْفَ ہوا اور بُیِعَ سے بِیْعَ۔

(۶) ثلاثی مجرد کے اسم فاعل میں واو اور ي ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ اُس کے فعل میں تعلیل ہوتی ہو، جیسے: قَاوِلٌ بَایِعٌ اور خَاوِفٌ سے قَائِلٌ بَائِعٌ اور خَائِفٌ۔

(۷) مصدر اور جمع کے صیغوں میں واو متحرک، جس کا حرف ماقبل مکسور ہو، ي سے بدل جاتا ہے، جیسے: قِوَامٌ (مصدر) سے قِیَامٌ اور نِوَامٌ (نَائِم = نَاوِم کی جمع) سے نِیَامٌ۔

(۸) باب اِفعال اور اِسْتِفْعَالٌ کے مصدروں میں سے واو گر جاتا ہے اور

اُس کے عوض میں آخر میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے، جیسے، إِقْوَامٌ سے إِقَامَةٌ اور إِسْتِقْوَامٌ سے إِسْتِقَامَةٌ۔

(۹) اگر آخری حرف (لام کلمہ) ت یا ن ہو اور اُس کے بعد پھر ت یا ن آئے، تو وہ دونوں آپس میں مدغم ہو جاتے ہیں، جیسے: (مَاتَ سے واحد متکلم مُتْتُ سے مُتُّ اور (کَانَ سے) کُنَّ اور کُنَّا۔

ذیل میں اَجْوَفِ واوی اور اَجْوَفِ یائی کی گردانیں دی جاتی ہیں۔ قوسین میں اصل صورتیں دی گئی ہیں، تاکہ تعلیل کا اندازہ ہو سکے:

(۱) ثلاثی مجرد سے:

قَامَ (مادّہ قوم) اور بَاعَ (مادّہ بیع) سے ماضی کی گردانیں۔

ماضی معروف		ماضی مجہول	
قَامَ (قَوَمَ)	بَاعَ (بَيَعَ)	قِيْمَ (قُوِمَ)	بِيْعَ (بُيِعَ)
قَامَا (قَوَمَا)	بَاعَا	قِيْمَا (قُوِمَا)	بِيْعَا
قَامُوْا (قَوَمُوْا)	بَاعُوْا	قِيْمُوْا (قُوِمُوْا)	بِيْعُوْا
قَامَتْ (قَوَمَتْ)	بَاعَتْ (بَيَعَتْ)	قِيْمَتْ (قُوِمَتْ)	بِيْعَتْ
قَامَتَا (قَوَمَتَا)	بَاعَتَا	قِيْمَتَا (قُوِمَتَا)	بِيْعَتَا
قُمْنَ (قَوَمْنَ)	بِعْنَ (بَيَعْنَ)	قِمْنَ (قُوِمْنَ)	بِعْنَ (بُيِعْنَ)
قُمْتَ (قَوَمْتَ)	بِعْتَ	قِيْمَتْ (قُوِمَتْ)	بِعْتَ
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.
قُمْنَا (قَوَمْنَا)	بِعْنَا (بَيَعْنَا)	قِمْنَا	بِعْنَا (بُيِعْنَا)

مضارع کی گردانیں:

مضارع معروف		مضارع مجہول	
يَقُوْمُ (يَقْوُمُ)	يَبِيْعُ (يَبْيِعُ)	يُقَامُ (يُقْوَمُ)	يُبَاعُ (يُبْيَعُ)
يَقُوْمَانِ	يَبِيْعَانِ	يُقَامَانِ	يُبَاعَانِ
يَقُوْمُوْنَ	يَبِيْعُوْنَ	يُقَامُوْنَ	يُبَاعُوْنَ
تَقُوْمُ	تَبِيْعُ	تُقَامُ (تُقْوَمُ)	تُبَاعُ
تَقُوْمَانِ	تَبِيْعَانِ	تُقَامَانِ	تُبَاعَانِ
يَقُمْنَ (يَقْوُمْنَ)	يَبِعْنَ (يَبْيِعْنَ)	يُقَمْنَ (يُقْوَمْنَ)	يُبَعْنَ (يُبْيَعْنَ)
تَقُوْمُ	تَبِيْعُ	تُقَامُ	تُبَاعُ
.	.	.	.
.	..	.	.
تَقُوْمِيْنَ (تَقْوُمِيْنَ)	تَبِيْعِيْنَ (تَبْيِعِيْنَ)	تُقَامِيْنَ (تُقْوَمِيْنَ)	تُبَاعِيْنَ
تَقُمْنَ (تَقْوُمْنَ)	تَبِعْنَ	تُقَمْنَ (تُقْوَمْنَ)	تُبَعْنَ
اَقُوْمُ (اَقْوُمُ)	اَبِيْعُ	اُقَامُ	اُبَاعُ
نَقُوْمُ	نَبِيْعُ	نُقَامُ	نُبَاعُ

امر و نہی (حاضر معروف) کی گردانیں:

امر		نہی	
قُمْ (اُقْوُمْ)	بِعْ (اِبْيِعْ)	لَا تَقُمْ (تَقْوُمْ)	لَا تَبِعْ (تَبْيِعْ)

نہی		امر	
لَا تَبِيعَا	لَا تَقُومَا	بِيعَا (اِبِيعَا)	قُومَا
لَا تَبِيعُوا	لَا تَقُومُوا	بِيعُوا	قُومُوا
لَا تَبِيعِي	لَا تَقُومِي	بِيعِي	قُومِي
لَا تَبِيعَا	لَا تَقُومَا	بِيعَا	قُومَا
لَا تَبِعْنَ	لَا تَقُمْنَ	بِعْنَ	قُمْنَ

اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردانیں:

اسم مفعول		اسم فاعل		
مَبِيعٌ (مَبْيُوعٌ)	مَقُومٌ (مَقْوُومٌ)	بَائِعٌ (بَايِعٌ)	(قَاوِمٌ)	قَائِمٌ
مَبِيعَانِ	مَقُومَانِ	بَائِعَانِ		قَائِمَانِ
مَبِيعُونَ	مَقُومُونَ	بَائِعُونَ		قَائِمُونَ
مَبِيعَةٌ	مَقُومَةٌ	بَائِعَةٌ		قَائِمَةٌ
مَبِيعَتَانِ	مَقُومَتَانِ	بَائِعَتَانِ		قَائِمَتَانِ
مَبِيعَاتٌ	مَقُومَاتٌ	بَائِعَاتٌ		قَائِمَاتٌ

(ب) ثلاثی مزید فیہ سے صرفِ صغیر: اجوف واوی (مادّہ قَوَمَ سے):

اسم مفعول	اسم فاعل	امر	مصدر	مضارع	ماضی	باب
مُقَوَّمٌ	مُقَوِّمٌ	قَوِّمْ	تَقْوِيمٌ	يُقَوِّمُ	قَوَّمَ	۲

باب	ماضی	مضارع	مصدر	امر	اسم فاعل	اسم مفعول
۳	قَاوَمَ	يُقَاوِمُ	مُقَاوَمَةٌ	قَاوِمْ	مُقَاوِمٌ	مُقَاوَمٌ
۴	اَقَامَ	يُقِيْمُ	اِقَامَةٌ	اَقِمْ	مُقِيْمٌ	مُقَامٌ
۵	تَقَوَّمَ	يَتَقَوَّمُ	تَقَوُّمٌ	تَقَوَّمْ	مُتَقَوِّمٌ	مُتَقَوَّمٌ
۶	تَقَاوَمَ	يَتَقَاوَمُ	تَقَاوُمٌ	تَقَاوَمْ	مُتَقَاوِمٌ	مُتَقَاوَمٌ
۷	اِنْقَامَ	يَنْقَامُ	اِنْقِيَامٌ	اِنْقَمْ	مُنْقَامٌ	مُنْقَامٌ
۸	اِقْتَامَ	يَقْتَامُ	اِقْتِيَامٌ	اِقْتَمْ	مُقْتَامٌ	مُقْتَامٌ
۹	اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوِدَادٌ	اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	(نہیں آتا)
۱۰	اِسْتَقَامَ	يَسْتَقِيْمُ	اِسْتِقَامَةٌ	اِسْتَقِمْ	مُسْتَقِيْمٌ	مُسْتَقَامٌ

اَجْوَف یائی (مادّہ صیر) سے:

باب	ماضی	مضارع	مصدر	امر	اسم فاعل	اسم مفعول
۲	صَيَّرَ	يُصَيِّرُ	تَصْيِيْرٌ	صَيِّرْ	مُصَيِّرٌ	مُصَيَّرٌ
۳	صَايَرَ	يُصَايِرُ	مُصَايَرَةٌ	صَايِرْ	مُصَايِرٌ	مُصَايَرٌ
۴	اَصَارَ	يُصِيْرُ	اِصَارَةٌ	اَصِرْ	مُصِيْرٌ	مُصَارٌ
۵	تَصَيَّرَ	يَتَصَيَّرُ	تَصَيُّرٌ	تَصَيَّرْ	مُتَصَيِّرٌ	مُتَصَيَّرٌ
۶	تَصَايَرَ	يَتَصَايَرُ	تَصَايُرٌ	تَصَايَرْ	مُتَصَايِرٌ	مُتَصَايَرٌ
۷	اِنْصَارَ	يَنْصَارُ	اِنْصِيَارٌ	اِنْصَرْ	مُنْصَارٌ	مُنْصَارٌ
۸	اِصْطَارَ	يَصْطَارُ	اِصْطِيَارٌ	اِصْطَرْ	مُصْطَارٌ	مُصْطَارٌ
۹	اِبْيَضَّ	يَبْيَضُّ	اِبْيِضَاضٌ	اِبْيَضِضْ	مُبْيَضٌّ	(نہیں آتا)
۱۰	اِسْتَصَارَ	يَسْتَصِيْرُ	اِسْتِصَارَةٌ	اِسْتَصِرْ	مُسْتَصِيْرٌ	مُسْتَصَارٌ

۳۔ معتل اللام، یا ناقِص کی تعلیل

(۱) واو یا ي متحرک جس کا ماقبل حرف صحیح مفتوح ہو، الف سے بدل جاتا ہے جیسے:

دَعَوَ اور رَمَيَ سے دَعَا اور رَمٰی

تنبیہ: جو الف اصل میں واو ہو وہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے، جیسے: دَعَا،
اور جس کی اصل ي ہو وہ ي کی شکل میں لکھا جاتا ہے، جیسے: رَمٰی

(۲) واو متحرک جس کا حرف ماقبل مکسور ہو، ي سے بدل جاتا ہے، جیسے: رَضِوَ سے رَضِيَ۔ اسی طرح دَاعِوٌ اور رَاضِوٌ سے دَاعِيٌ اور رَاضِيٌ ہوا۔

(۳) اگر ي مضموم اور اُس کا ماقبل مکسور ہو، تو ي کی حرکت ماقبل پر منتقل اور ي حذف ہو جاتی ہے، جیسے: رَضِيُوْا اور خَشِيُوْا سے رَضُوْا اور خَشُوْا

(۴) اگر واو مکسور اور اُس کا ماقبل مضموم ہو، تو واو کی حرکت ماقبل پر منتقل ہو جاتی ہے اور واو حذف ہو جاتا ہے، جیسے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ۔

(۵) اگر واو مضموم اور اُس کا ماقبل بھی مضموم ہو یا ي مکسور اور اُس کا ماقبل بھی مکسور ہو تو ایسے واو اور ي حذف ہو جاتے ہیں، بشرطیکہ ان کے بعد ضمیر کی ي یا واو ہو جیسے: سَخُوُوْا سے سَخُوْا اور تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ۔

(۶) جو واو کسی کلمے میں تیسری جگہ واقع اور زیادتی کے سبب سے چوتھی یا پانچویں جگہ پہنچ جائے اور اُس کے ماقبل کی حرکت بھی اُس کے خلاف ہو تو ایسا واو ي سے بدل جاتا ہے جیسے: يَرْضَوُنَ سے يَرْضَيْنَ

(۷) اگر کسی کلمے میں دو واو جمع ہوں اور اُن میں پہلا ساکن ہو، تو اُسے دوسرے واو میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: مَدْعُوْوٌ سے مَدْعُوٌّ

(۸) اگر واو اور ي کسی ایک کلمے میں جمع ہو جائیں اور اُن میں سے پہلا ساکن ہو، تو واو کو ي سے بدل کر ي میں ادغام کرتے ہیں، اور اگر حرف ماقبل مضموم ہو تو اُس کا ضمہ بھی کسرہ ہو جاتا ہے جیسے: مَرْمُوْيٌ اور مَرْضُوْيٌ (جو خود بھی مَرْضُوْوٌ سے بدل کر بنا ہے) سے مَرْمِيٌّ اور مَرْضِيٌّ ہوا۔

(۹) اسم فاعل میں جب قاعدہ (۲) کے مطابق واو بدل کر ي ہو جاتا ہے، تو ي پر ضمہ (تنوین) ثقیل ہوتا ہے، اس لئے ي کو ساکن کر کے تنوین کے ضمّے کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: رَاضِيٌ اور رَامِيٌ سے رَاضٍ اور رَامٍ

ذیل میں ناقصِ واوی اور ناقصِ یائی سے گردانیں دی جاتی ہیں۔ قوسین میں اصلی صورتیں دی گئی ہیں تاکہ تعلیل کا اندازہ ہو سکے:

(۱) ثلاثی مجرد سے دَعَا (مادّہ دَعَوَ) اور رَمٰی (مادّہ رَمَیَ) کی ماضی کی گردانیں:

ماضی معروف		ماضی مجہول	
دَعَا (دَعَوَ)	رَمٰی (رَمَیَ)	دُعِیَ (دُعِوَ)	رُمِیَ (کالاصل)
دَعَوَا (کالاصل)	رَمَیَا (کالاصل)	دُعِیَا (دُعِوَا)	رُمِیَا (〃)
دَعَوْا (دَعَوُوْا)	رَمَوْا (رَمَیُوْا)	دُعُوْا (دُعِوُوْا)	رُمُوْا (رُمِیُوْا)
دَعَتْ (دَعَوَتْ)	رَمَتْ (رَمَیَتْ)	دُعِیَتْ (دُعِوَتْ)	رُمِیَتْ (کالاصل)
دَعَتَا (دَعَوَتَا)	رَمَتَا (رَمَیَتَا)	دُعِیَتَا (دُعِوَتَا)	رُمِیَتَا (〃)
دَعَوْنَ (کالاصل)	رَمَیْنَ (کالاصل)	دُعِیْنَ (دُعِوْنَ)	رُمِیْنَ (〃)
دَعَوْتَ (〃)	رَمَیْتَ (〃)	دُعِیْتَ (دُعِوْتَ)	رُمِیْتَ (〃)
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.
دَعَوْنَا	رَمَیْنَا	دُعِیْنَا	رُمِیْنَا

مضارع کی گردانیں:

مضارع معروف		مضارع مجہول	
يَدْعُوْ (يَدْعُوُ)	يَرْمِيْ (يَرْمِيُ)	يُدْعٰى (يُدْعَوُ)	يُرْمٰى (يُرْمَيُ)
يَدْعُوَانِ (كالاصل)	يَرْمِيَانِ (كالاصل)	يُدْعَيَانِ	يُرْمَيَانِ
يَدْعُوْنَ (يَدْعُوُوْنَ)	يَرْمُوْنَ (يَرْمِيُوْنَ)	يُدْعَوْنَ (يُدْعَوُوْنَ)	يُرْمَوْنَ (يُرْمَيُوْنَ)
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تُدْعٰى	تُرْمٰى
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تُدْعَيَانِ	تُرْمَيَانِ
يَدْعُوْنَ (كالاصل)	يَرْمِيْنَ (كالاصل)	يُدْعَيْنَ (يُدْعَوْنَ)	يُرْمَيْنَ
.	.	.	.
.	.	.	.
.	.	.	.
تَدْعِيْنَ (تَدْعُوِيْنَ)	تَرْمِيْنَ (تَرْمِيِيْنَ)	تُدْعَيْنَ	تُرْمَيْنَ
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اُدْعٰى	اُرْمٰى
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نُدْعٰى	نُرْمٰى

امر و نہی (حاضر معروف کی گردانیں):

امر		نہی	
اُدْعُ	اِرْمِ	لَا تَدْعُ	لَا تَرْمِ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا
اُدْعُوْا	اِرْمُوْا (اِرْمِيُوْا)	لَا تَدْعُوْا (تَدْعُوُوْا)	لَا تَرْمُوْا (تَرْمِيُوْا)
اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	لَا تَدْعِيْ (تَدْعُوِيْ)	لَا تَرْمِيْ
اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	لَا تَدْعُوَا	لَا تَرْمِيَا
اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	لَا تَرْمِيْنَ

اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردانیں:

اسم فاعل		اسم مفعول	
دَاعٍ (دَاعِوٌ)	رَامٍ (رَامِيٌ)	مَدْعُوٌّ (مَدْعُوْوٌ)	مَرْمِيٌّ (مَرْمُوْيٌ)
دَاعِيَانِ (دَاعِوَانِ)	رَامِيَانِ	مَدْعُوَّانِ	مَرْمِيَّانِ
دَاعُوْنَ (دَاعِوُوْنَ)	رَامُوْنَ (رَامِيُوْنَ)	مَدْعُوُّوْنَ	مَرْمِيُّوْنَ
دَاعِيَةٌ (دَاعِوَةٌ)	رَامِيَةٌ	مَدْعُوَّةٌ	مَرْمِيَّةٌ
دَاعِيَتَانِ	رَامِيَتَانِ	مَدْعُوَّتَانِ	مَرْمِيَّتَانِ
دَاعِيَاتٌ (دَاعِوَاتٌ)	رَامِيَاتٌ	مَدْعُوَّاتٌ	مَرْمِيَّاتٌ

(ب) ثلاثی مزید فیہ سے لقی (یائی) کی صرفِ صغیر:

باب	ماضی	مضارع	مصدر	اسم فاعل	اسم مفعول	امر
۲	لَقّٰى	يُلَقِّيْ	تَلْقِيَةٌ	مُلَقٍّ	مُلَقًّى	لَقِّ
۳	لَاقٰى	يُلَاقِيْ	مُلَاقَاةٌ	مُلَاقٍ	مُلَاقًى	لَاقِ
۴	أَلْقٰى	يُلْقِيْ	إِلْقَاءٌ	مُلْقٍ	مُلْقًى	أَلْقِ
۵	تَلَقّٰى	يَتَلَقّٰى	تَلَقٍّ	مُتَلَقٍّ	مُتَلَقًّى	تَلَقَّ
۶	تَلَاقٰى	يَتَلَاقٰى	تَلَاقٍ	مُتَلَاقٍ	مُتَلَاقًى	تَلَاقَ
۸	إِلْتَقٰى	يَلْتَقِيْ	إِلْتِقَاءٌ	مُلْتَقٍ	مُلْتَقًى	إِلْتَقِ
۱۱	إِسْتَلْقٰى	يَسْتَلْقِيْ	إِسْتِلْقَاءٌ	مُسْتَلْقٍ	مُسْتَلْقًى	إِسْتَلْقِ

۱۳۶۔ معتل افعال کی تعلیل کے چند اور ضروری قاعدے یہ ہیں:
(۱) جب اسم کا وزن فَعْلٰی ہو اور اُس میں ل کلمے کی جگہ ی ہو تو وہ واو سے بدل جاتی ہے، جیسے: فَتْیَا اور تَقْیَا سے فَتْوٰی اور تَقْوٰی۔ مگر جب فَعْلٰی صفت ہو، تو اُس کی ي قائم رہتی ہے، جیسے: صَدْیَان کی مؤنث صدیا ہیں۔
(۲) جب فُعْلٰی اسم ہو اور اُس میں ل کلمے کی جگہ واو ہو تو وہ ی سے بدل جاتا ہے، جیسے: دُنْوٰی اور عُلْوٰی سے دُنْیَا اور عُلْیَا۔ مگر فُعْلٰی صفت ہو تو اُس کا واو قائم رہتا ہے، جیسے: اَغْزٰی کی مؤنث غُزْوٰی ہیں۔
(۳) اگر اسم کے آخر میں الف کے بعد واو یا ی واقع ہو تو اُسے ہمزہ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: دُعَاوٌ اور بِنَایٌ سے دُعَاءٌ اور بِنَاءٌ۔ اسی طرح باب افعال میں اِعْلَاوٌ اور اِغْنَایٌ تعلیل کے بعد اِعْلَاءٌ اور اِغْنَاءٌ ہو گئے۔
لیکن اگر الف کے بعد تائے تانیث ہو تو واو اور ی قائم رہتے ہیں، جیسے: عَدَاوَةٌ اور هِدَايَةٌ ہیں۔
۱۳۷۔ لفیف افعال کی تعلیل کے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔ عموماً مثال اور ناقص کی تعلیل کے قاعدے کام آتے ہیں۔

لُغات

وَقَفَ۔ ٹھیرنا، رُک جانا، کھڑا ہونا، (باب ۴) کسی کام سے بچنا، رُک جانا (عَنْ کے ساتھ) (مجرد میں) معلوم کرنا دریافت کرنا (عَلٰی کے ساتھ)
وَدَعَ رکھ دینا، کوئی کام کرنے دینا
وَصَلَ پہنچنا (باب ۴) پہنچانا، لانا
خَافَ (واوی) ڈرنا، (باب ۲) ڈرانا
طَالَ (واوی) لمبا ہونا، دراز ہونا، (باب ۲ و ۴) لمبا کرنا، بڑا کرنا
صَارَ (یائی) ہونا، ہو جانا، بن جانا
خَالَ (یائی) خیال کرنا، سمجھنا، گمان کرنا
مَجْنُوْنٌ دیوانہ۔ پاگل۔

عَنْ قَرِيْبٍ قریب زمانے میں، جلدی
يَقِظَ جاگنا (باب ۱۰) جگانا
جَدَّ فِي السَّيْرِ جلدی جلدی چلنا
وَكَلَ (باب ۵ و ۸) کسی کو سونپ دینا کسی پر اعتبار کرنا
قَدِمَ (باب ۵) کسی جگہ یا شخص کی طرف آنا، جانا
بَكَى رونا
عُذْرٌ بہانہ
تَلَا پڑھنا، تلاوت کرنا
نَسِيَ بھولنا، بھول جانا
حَيَّا سلام کرنا، تسلیم کرنا
حَرَمَ (باب ۸) عزت، ادب تعظیم کرنا۔
دَنَا قریب ہوا، پاس آیا

مَالَ (یائی) جھکنا، مائل ہونا، راغب ہونا (باب ۴) جھکانا (باب ۱۰) مائل کرنا موہ لینا
طَاعَ (واوی) (باب ۴) حکم ماننا، فرماں برداری کرنا (باب ۱۰) قابلیت رکھنا، کرسکنا۔
غُرُوْبٌ سورج کا ڈوبنا
هَابَ ڈرنا، خوف کرنا
رَجَا امید کرنا۔
مَجِيْءٌ آنا
جَرٰى جاری ہوا، (واقعہ) گزرا ہوا۔
لَقِيَ ملنا (باب ۳) ملنا، ملاقات کرنا۔ (باب ۴) پھینک دینا (باب ۶ و ۸) ایک دوسرے سے ملنا، ملاقات کرنا۔
بَقِيَ رہنا، رہ جانا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

المأمول ان تقضوا عندنا   دعني افعل كذالك   هل تصلون الى الاسكندرية عن قريب؟   إستيقظنا وجددنا فى السير توكلت على الله   لا تخف انك انت الاعلى   طال علينا الزمانُ   هذا لا يصير ابدًا   خلته مجنونًا   لم يكن يستطيع التقدم الى المجلس

كانت الشمس قد مالت الى الغروب لا تذهب الجارية هناك، لانها تهيب الوزير لماذا تبكى يا ولدى؟ رجونا منكم العذر هل تلوتم القرآن؟ نسيت اسم الابنة، ولكن لم انس اسم ابيها كان يجب ان نلتقى به القوا كتابى وراء ظهورهم امر رجاله ان يبقوا بعيدين ويتقدم احتراما للوزير، فلما دنا منه حيّاهُ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

تم نے یہ کتابیں زمین پر رکھ دیں۔ ہمیں اپنے پاس ٹھیرنے دو۔ ہم وہاں پہنچ گئے تھے۔ سب لوگ جاگ اُٹھے۔ اُس لڑکی نے ہم پر بھروسہ کیا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے۔ وہ تم کو عقل مند سمجھتا ہے۔ تم مجھے عذاب سے ڈراتے ہو۔ اُس نے میرا دل موہ لیا۔ دیوار گرنے والی ہے (گرنے کی طرف مائل ہے) میں وہاں نہیں جا سکتا۔ میرا حکم مانو۔ میں شیر سے ڈرتا ہوں۔ عورتیں اُس کی موت پر روتی ہیں۔ ہم اُس کے آنے کی اُمید کرتے تھے۔ کیا تم نے پڑھا کہ ہمارے ساتھ کیا واقعہ ہوا؟ جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے اُسے ہرگز نہ بھولنا۔ میں اپنی قوم کے سردار سے ملنے کو گیا۔ انھوں نے اُسے کنوئیں میں پھینک دیا۔ وہ میرا ادب کرتا ہے، لڑکوں نے اُستاد کو سلام کیا۔

سبق ۲۴۔ افعال مخلوط

۱۳۸۔ فعل مخلوط وہ ہے، جس میں مضاعف، مہموز اور معتل میں سے کسی دو کی حالت مشترک ہو۔ ان تین اقسام کے خلط سے تین وضع کے افعال پیدا ہوتے ہیں:

(أ) وہ افعال جو بہ یک وقت مہموز اور معتل ہیں، عام اس سے کہ ثلاثی مادے میں ایک ہمزہ اور ایک حرف علت ہو، جیسے: أَتَىٰ یا ایک ہمزہ اور دو حرف علت ہوں جیسے: أَوىٰ۔

(ب) وہ افعال، جو بہ یک وقت مہموز اور مضاعف ہیں، جیسے: أَمَّ

(ج) وہ افعال جو بہ یک وقت مضاعف اور معتل ہیں، جیسے: وَدَّ

(۱) مہموز و معتل

(۱) مہموز الفاء اور اجوف کا مخلوط، جیسے: آبَ (مادّہ أوب) اور اسی طرح آتَ، آلَ اور آدَ جو شاذ طور پر مستعمل ہیں۔

(۲) مہموز الفاء اور ناقص کا مخلوط، جیسے: أَتَىٰ (مادّہ أتی) أَبَىٰ (مادّہ أبی) اور أَوَا (مادّہ أوی)

(۳) مثال اور مہموز العین کا مخلوط جیسے: يَئِسَ

(۴) مہموز العین اور ناقص کا مخلوط جیسے: رَأَىٰ

(۵) مثال اور مہموز اللام کا مخلوط جیسے: وَطِئَ

(۶) اجوف اور مہموز اللام کا مخلوط، جیسے: سَاءَ (مادّہ سوء) ضَاءَ (مادّہ ضوء) جَاءَ (مادّہ جیئ)

ان سب افعال کی صرفِ صغیر یوں ہوگی۔

صیغہ فعل	۱	۲	۳	۴	۵	۶
ماضی	آبَ	أَتَیٰ	یَئِسَ	رَأَیٰ	وَطِئَ	سَاءَ
مضارع	یَؤُوْبُ	یَأْتِیْ	یَیْئَسُ	یَرٰی	یَطَأُ	یَسُوْءُ
مصدر	أَوْبٌ	إِتْیَانٌ	یَأْسٌ	رَأْیٌ	وَطْؤٌ	سَوْءٌ
اسم فاعل	آئِبٌ	آتٍ	یَائِسٌ	رَاءٍ	وَاطِئٌ	سَاءٍ
اسم مفعول	مَؤُوْبٌ	.	مَأْیُوْسٌ	مَرْئِیٌّ	مَوْطِئٌ	مَسِیْئٌ
امر	أُبْ	إِیْتِ	إِیْأَسْ	رَ	طَأْ	سُؤْ
نہی	لَا تَئُبْ	لَا تَأْتِ	لَا تَیْئَسْ	لَا تَرَ	لَا تَطَأْ	لَا تَسُؤْ
ظرف	مَآبٌ	مَأْتیٰ	..	مَرْأًی	مَوْطَؤٌ	مَسَاءٌ

۱۳۹۔ مہموز و معتل کے مخلوط کی قسم میں ایسے افعال بھی ہیں جو مہموز الفاء اور اجوف اور ناقص سے مخلوط ہیں، جیسے: أَوٰی جس کی صرفِ صغیر یوں ہے:۔

ماضی أَوٰی (اُس نے پناہ لی)، مضارع یَأْوِیْ، مصدر أَوْیَۃٌ اور إِیَۃٌ اسم فاعل آوٍ، اسم ظرف مَأْوٰی۔ مزید فیہ کے بابوں میں اس سے افعال میں آوٰی، تفعیل میں أَوّٰی، تفعل میں تَأَوّٰی، تفاعل میں تَآوٰی اور افتعال میں إِئْتَوٰی اور إِتَّوٰی آتا ہے۔

(ب) مہموز و مضاعف اور (ج) مضاعف و معتل

۱۴۰۔ مہموز و مضاعف کی مثال میں أَبَّ، أَزَّ، أَمَّ وغیرہ افعال ہیں اور مضاعف و معتل میں وَدَّ وغیرہ

۱۴۱۔ ان تمام مخلوط قسم کے افعال کی تخفیف، تعلیل اور اُن کے ادغام کے قاعدے

وہی ہیں جو مہموز، معتل اور مضاعف افعال میں استعمال ہوتے ہیں۔

لُغات

مَدْرَسَةٌ اسکول، مدرسہ	أَخَّرَ (باب ۵) دیر کرنا
حَلَفَ قسم کھانا (باب ۱۰) قسم کھلانا قسم لینا۔	سَلْمٰی عورت کا نام
	وُجُودٌ وجود، ہستی، زندگی
دِرْهَمٌ درہم	أَنْوَارٌ (جمع نُورٌ کی) روشنیاں
بَطَلٌ بہادر آدمی	وَلّٰی (باب ۲) بھاگنا، فرار کرنا
إِنَّمَا سوائے اس کے نہیں کہ، محض یہ کہ	إِدْبَارٌ بھاگ جانا، پسپا ہونا
حَاجَةٌ (جمع حَاجَات اور حَوَائِج) ضرورت، حاجت، کام، معاملہ	جَيْشٌ (جمع جُيُوشٌ) فوج، سپاہ
	الآسْتَانَةُ قسطنطنیہ
مَأْكَلٌ کھانا، خوراک، غذا۔	فِعْلٌ (جمع أَفْعَالٌ) کام
مَشْرَبٌ پینا (پینے کی چیز)	مَجِيئٌ آنا، آمد
أَهْلٌ (جمع أَهَالِیُ، أَهَالٍ) لوگ، باشندے	شَاءَ چاہنا
طُولٌ لمبائی	أُسْبُوعٌ ہفتہ
وِدَادٌ دوستی	تَحِيَّةٌ سلام، تسلیم
سَاءَ بُرا سلوک کرنا، بدی کرنا، بُرا معلوم ہونا	جَاءَ (بِ)، أَتٰی بِ لانا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

انی ات من الشام و متوجہ الی القاهرة هل اتیت من البیت؟ جئنا بالاخبار الی الشیخ انما من یتقی اللهِ البطل جاءته اهالی المدینة بحوائجهم من الماکل والمشارب لم أر مثل هذه الابنة طول عمری جاءت

الناس ليروا ذلك ساءني كثيراً ان جئت متاخراً قد يئست سلمى من وجود زوجها ضاءت أنوار النهار وولت جيوش الليل الادبار ما رأيت في مجيئ خيرا ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن أرنا أيها الفارس افعالك

مشق (۲)

ترجمہ کرو

کیا تم نے ہمیں آتے ہوئے دیکھا ہے؟ آئندہ ہفتے میں مَیں تمھیں اپنا مال دکھا دوں گا۔ جو کچھ چاہو کرو۔ سلام کے بعد ہم تم کو خبر دیتے ہیں کہ ہم آستانے پہنچ گئے ہیں۔ طبیب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے ہر روز دیکھنے کے لئے آئے گا۔ مجھے اپنی کتابیں دکھاؤ۔ انسان کی سب سے بڑی حاجت کھانے اور پینے کی چیزیں ہیں۔ اس شہر کے لوگ سب بھاگ گئے۔ بہادر آدمی درہم نہیں چاہتا۔ فوج نے آنے میں دیر کر دی۔

سبق ۲۵۔ فعل رباعی

۱۴۲۔ فعل رباعی مجرد کی ماضی کا وزن فَعْلَلَ ہے، جیسے: تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا) دَحْرَجَ (اُس نے لڑھکایا) اس کا مصدر فَعْلَلَةٌ آتا ہے اور عموماً متعدی ہوتا ہے۔

۱۴۳۔ رباعی مزید فیہ کے دو اوزان ہیں:

(۱) تَفَعْلَلَ، جیسے: دَحْرَجَ (مجرد) سے تَدَحْرَجَ (وہ لڑھکا) سَلْطَنَ (مجرد) سے تَسَلْطَنَ (وہ سلطان بنا)۔ اس کے مصدر کا وزن تَفَعْلُلٌ ہے۔

(۲) اِفْعَلَلَّ جیسے: اِقْشَعَرَّ (بدن کا رونگٹا کھڑا ہونا)، اِطْمَأَنَّ (اُسے تسلی ہوئی)۔ اس کے مصدر کا وزن اِفْعِلَّالٌ ہے۔

یہ دونوں باب لازم ہیں، اس لئے ان سے مجہول کے صیغے اور اسم مفعول نہیں آتے، ان ابواب کی صرفِ صغیر یوں ہوگی:۔

باب / صیغہ	مجرد	مزید فیہ	
	فَعْلَلَةٌ	تَفَعْلُلٌ	اِفْعِلَّالٌ
ماضی معروف	تَرْجَمَ	تَسَلْطَنَ	اِقْشَعَرَّ
مضارع معروف	يُتَرْجِمُ	يَتَسَلْطَنُ	يَقْشَعِرُّ
ماضی مجہول	تُرْجِمَ	.	.
مضارع مجہول	يُتَرْجَمُ	.	.
مصدر	تَرْجَمَةٌ	تَسَلْطُنٌ	اِقْشِعْرَارٌ
اسم فاعل	مُتَرْجِمٌ	مُتَسَلْطِنٌ	مُقْشَعِرٌّ
اسم مفعول	مُتَرْجَمٌ	.	.
امر	تَرْجِمْ	تَسَلْطَنْ	اِقْشَعِرَّ
نہی	لَا تُتَرْجِمْ	لَا تَتَسَلْطَنْ	لَا تَقْشَعِرَّ

۱۔ فعل لَيْسَ

۱۴۴۔ فعل لَيْسَ (نہ ہونا) صرف ماضی کی صورت میں مستعمل ہے۔ اس کی گردان یوں ہے:

غائب: لَيْسَ لَيْسَا لَيْسُوْا لَيْسَتْ لَيْسَتَا لَسْنَ

حاضر: لَسْتَ لَسْتُمَا لَسْتُمْ لَسْتِ لَسْتُمَا لَسْتُنَّ

متکلم: لَسْتُ لَسْنَا۔

لَیْسَ کے نحوی عمل کے لئے دیکھو پارہ ۱۵۶

ب۔ افعال مدح و ذمّ

نِعْمَ، بِئْسَ وغیرہ

۱۴۵۔ افعال نِعْمَ، نِعِمَّا، حَبَّذَا، سَاءَ، بِئْسَ کسی شخص یا چیز کی خوبی یا بُرائی بیان کرنے کے لئے آتے ہیں اور "اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ" کہلاتے ہیں۔ ان میں سے پہلے تین مدح (خوبی، اچھائی) کے بیان کے لئے اور آخری دو ذمّ (بدی، بُرائی) کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۴۶۔ ان افعال کا فاعل یا تو (ا) خود معرف باللام ہوتا ہے، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھّا آدمی ہے) یا (ب) ایسے اسم کی طرف مضاف ہوتا ہے جو معرف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ ابْنُ الرَّجُلِ زَیْدٌ (زید اُس آدمی کا اچھا بیٹا ہے) یا (ج) ایک پوشیدہ ضمیر کی صورت میں ہوتا ہے، جو معہود ذہنی کی طرف راجع ہوتی ہے، جیسے: نِعْمَ رَجُلاً زَیْدٌ (آدمی ہونے کے لحاظ سے زید اچھا ہی)

۱۴۷۔ ان افعال کے فاعل کے ساتھ ایک اسم ہوتا ہے، جسے "مَخْصُوْصٌ بِالْمَدْحِ" یا "مَخْصُوْصٌ بِالذَّمِّ" کہتے ہیں، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اور بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ میں زَیْدٌ ہے۔

۱۴۸۔ نِعْمَ اور بِئْسَ واحد مذکر غائب کے صیغے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ دونوں صیغے صرف واحد مؤنث غائب کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اور اُس حالت میں اُن کی صورت نِعْمَتْ اور بِئْسَتْ ہوتی ہے۔

۱۴۹۔ حَبَّذَا مرکب ہے، فعل حَبَّ اور اپنے فاعل ذَا سے۔ اس کے بعد جو اسم آتا ہے وہ اس کا مخصوص بالمدح ہوتا ہے، جیسے: حَبَّذَا بَکْرٌ (وہ یعنی بکر، اچھا آدمی ہے)

نِعِمَّا بھی نِعْمَ اور مَا سے مرکب ہے۔ چونکہ دو میمیں ایک دوسرے کے بعد واقع ہوئی ہیں، اس لئے دونوں میں ادغام ہوگیا ہے۔ اس میں مَا فاعل کا کام دیتا ہے، اور اس کا مخصوص اس کے بعد واقع ہوتا ہے، جیسے: نِعِمَّا هِیَ (وہ عورت اچھی ہے)

۱۵۰۔ ساءَ بھی بِئْسَ کی طرح اور اسی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے مؤنث کا صیغہ بھی آتا ہے، جیسے: سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا (اُس کا ٹھکانا بُرا ہے)

ج۔ افعال مُقاربہ
عَسٰی، کَادَ، وغیرہ

۱۵۱۔ عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ اور أَخَذَ افعال مُقاربہ کہلاتے ہیں اور خبر کا فاعل سے نزدیک ہونا ظاہر کرتے ہیں۔ ان کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور ان کی خبر منصوب۔ فعل مضارع ان کی خبر ہوتی ہے۔

۱۵۲۔ عَسٰی اُمید یا امکان یا نزدیکی ظاہر کرتا ہے۔ اس کا اسم ہی اسکا فاعل ہوتا ہے۔ وراس کی خبر (مضارع) کے ساتھ اَنْ آتا ہے، جیسے: عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَأْتِیَ بِالْفَتْحِ (اُمید ہے لہ قریب ہی اللہ فتح دے) عَسٰی سے ماضی کے سوا اور کوئی صیغہ نہیں آتا۔

کَادَ، عَسٰی کی طرح ہوتا ہے۔ یہ اور اس کا مضارع (یَکَادُ) اپنے تمام صیغوں میں ستعمال ہوتے ہیں اور خبر کے حصول کا قُرب ظاہر کرتے ہیں۔ اس کی خبر کے ساتھ اَنْ عموماً نہیں ہوتا مگر کبھی کبھی آجاتا ہے، جیسے: کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا (قریب ہے کہ وہ اُسے ٹ جائیں) اور کَادَ زَیْدٌ اَنْ یَقْتُلَهٗ (قریب ہے کہ زید اُسے مار ڈالے)

کَرَبَ اور اَوْشَكَ کام کا شروع کرنا یا فاعل کا کام میں لگ جانا ظاہر کرتے ہیں۔ کَرَبَ کی خبر کے ساتھ اَنْ نہیں آتا، مگر اَوْشَكَ کی خبر کے ساتھ آتا ہے جیسے: کَرَبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (قریب ہے کہ دل پگھل جائے) اور اَوْشَكَ بَكْرٌ اَنْ یَذْهَبَ (قریب ہے کہ

بکر جائے)

طَفِقَ، جَعَلَ اور اَخَذَ (ماضی) اپنے تمام صیغوں میں مستعمل ہیں اور اُن کی خبر (مضارع) پر اَنْ نہیں آتا، جیسے: طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ (وہ دونوں اپنے آپ کو باغ کے پتّوں سے چھپانے لگے)، جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَهٗ (وہ اپنی پنڈلی سہلانے لگا) أَخَذَتْ تَضْحَكُ (وہ ہنسنے لگی)

تنبیہ: کبھی کبھی صَارَ (دیکھو افعال ناقصہ) بھی طَفِقَ اور اَخَذَ کی طرح استعمال ہوتا ہے، جیسے: صَارَ يَبْكِيْ (وہ رونے لگا)

د۔ افعال تعجب

۱۵۳۔ تعجب یا حیرت ظاہر کرنے کے دو طریقے ہیں:

(ا) باب اِفعال کی ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے سے پہلے مَا لگاکر، مثلاً فَعَلَ سے مَا أَفْعَلَ۔ اس کے ساتھ جو اسم آتا ہے وہ منصوب ہوتا ہے، جیسے: مَا اَحْسَنَ زَيْدًا! (زید کیسا خوبصورت ہے!)

(ب) باب اِفعال کے امر کے صیغۂ واحد مذکر حاضر کے بعد بِ لگاکر (مثلاً فَعَلَ سے أَفْعِلْ بِ .....)، جیسے: اَحْسِنْ بِزَيْدٍ! (زید کیسا خوب صورت ہے!)

۱۵۴۔ اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی فعل سے تعجب کے معنی ادا کرنا مقصود ہو تو مصدر سے پہلے لفظ أَشَدَّ لگا دیتے ہیں۔ اس حالت میں بھی اوپر کے دونوں طریقے استعمال ہوتے ہیں، یعنی شروع میں مَا یا بعد میں بِ لگانا، جیسے مَا أَشَدَّ إِمْتِحَانَهٗ! اور أَشْدِدْ بِإِمْتِحَانِهٖ! (آزمائش کیسی سخت یا بڑی چیز ہے!)

ہ۔ افعال دعائیہ

۱۵۵۔ دعا کے اظہار کے لئے جملے کے شروع میں ماضی یا مضارع لگا دیتے ہیں، جیسے: رَحِمَهُ اللّٰهُ (اللہ اُس پر رحم کرے) اور يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم کرے)

ماضی کا استعمال زیادہ عام ہے۔ کبھی کبھی اس ماضی سے پہلے لا بھی لاتے ہیں، جیسے:
لَا شُلَّتْ يَدَاكَ (خدا کرے ہاتھ تیرے شل نہ ہوں)۔ اسی طرح (ا) کبھی لفظ اللہ شروع میں بھی آتا ہے، جیسے: اَللّٰهُ يَرْحَمُكَ (اللہ تجھ پر رحم کرے) اور (ب) کبھی جملے کو اَللّٰهُمَّ سے شروع کرتے ہیں، اور ایسی صورت میں اکثر فعل امر استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ (اے اللہ اُس پر رحم کر) یا اِرْحَمْنَا (ہم پر رحم کر)

و۔ فعل زَالَ

۱۵۶۔ فعل (ماضی) زَالَ اور اس کا مضارع يَزَالُ، نفی کے حروف مَا، لَا اور لَمْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد یا تو (ا) ایک اور فعل یا (ب) اسم منصوب آتا ہے۔ اس کے معنی کسی کام کے جاری رکھنے کے ہوتے ہیں۔ مثالیں یہ ہیں:

مازال زیدٌ یذھب (یا ذاھبًا)
لَمْ يَزَلْ زَيْدٌ ذَاهِبًا (یا یذھب)
} زید چلتا ہی رہا۔

مازالوا يُقَاتِلون (یا مُقَاتلین)، یا
لم یزلوا مقاتلین (یا یقاتلون)
} وہ برابر لڑتے ہی رہے۔

لَمْ يَزَلْ حَيًّا، یا لا يَزَالُ حَيًّا (وہ برابر زندہ رہا، یا اب تک زندہ ہے)
مَا زَالَتِ (یا لَمْ تَزَلِ) الْاُمُوْرُ علٰی ھذا الحالِ (معاملے اسی حالت میں رہے)

ز۔ فعل عَادَ

۱۵۷۔ فعل (ماضی) عَادَ (اور اُس کا مضارع يَعُوْدُ) اور اُس کا نفی حروف ما، لا اور لم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد ایک اور فعل ہوتا ہے۔ اس کے معنی "پھر نہیں" کے ہوتے ہیں۔ مثالیں یہ ہیں:

مَا عَادَ (لَمْ يَعُدْ) يَرْجِعُ۔ وہ پھر واپس نہیں آیا۔
لَا تَعُدْ تَفْعَلُ كَذَالِكَ۔ پھر ایسا نہ کرنا۔

لَا اَعُوْدُ اَفْعَلُہٗ۔ میں پھر ایسا نہ کروں گا۔

اس کے بعد اسم منصوب بھی آتا ہے، مگر اس صورت میں دوسرا فعل نہیں آتا جیسے:

لَمْ یَعُدِ الْمَسِیْرُ مُمْکِنًا پھر سفر کرنا ممکن نہیں ہوا۔

ح۔ افعال قَلَّ اور طَالَ

۱۵۸۔ فعل قَلَّ کسی امر کے کم (بہت کم یا شاذ) واقع ہونے کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، اور عموماً اس کے بعد مَا آتا ہے (قَلَّ مَا یا قَلَّمَا)، جیسے: قَلَّ مَا (قَلَّمَا) جِئْتَنَا۔ تو ہمارے پاس بہت کم آیا۔

فعل طَالَ مدّت یا زمانے کے طول کو ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس کے بعد بھی عموماً مَا آتا ہے (طَالَ مَا یا طَالَمَا) جیسے: طَالَ مَا (طَالَمَا) شَرَّفْتَنَا۔ عرصہ ہوا کہ تو نے ہمیں مشرف کیا، یعنی بہت عرصے سے تو نے ہمیں مشرف نہیں کیا۔

ط۔ افعال ناقصہ

فعل کَانَ اور اُس کے اخوات

۱۵۹۔ افعال ناقصہ وہ افعال ہیں، جن کے ساتھ فاعل کے علاوہ فاعل کی صفت کے بیان کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ان افعال کے فاعل کو اسم اور فاعل کی صفت کو خبر کہتے ہیں۔ یہ افعال مع اپنے مُشتقات کے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب۔ افعال ناقصہ یہ ہیں:۔

کَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰی، أَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مَازَالَ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَا انْفَكَّ، مَادَامَ اور لَیْسَ۔

کَانَ کے علاوہ جتنے افعال ہیں وہ سب کَانَ کے اخوات (بہنیں) کہلاتے ہیں۔

۱۶۰۔ کَانَ اپنے اسم (فاعل) کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے، جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)۔ اگر ضمیر منصوب اور متصل نہ ہو، تو کان کے مضارع مجزوم

کا نون حذف ہو جاتا ہے، جیسے: لَمْ اَكُ (= لَمْ اَكُنْ)۔

صارَ تبدیلِ حالت کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: صارَ زَیْدٌ عالِمًا (زید عالم ہوگیا)۔

اَصْبَحَ، اَمسٰی اور اَضحٰی اپنے جملے کے مضمون کو اپنے اپنے وقت، یعنی صَباح (صبح) مَسا (شام) اور ضُحٰی (وقت چاشت) سے متصل اور منسوب کرنے کے لئے آتے ہیں، جیسے اَصْبَحَ (امسٰی، اضحٰی) زیدٌ قائمًا زید صبح (شام یا چاشت) کے وقت کھڑا ہوا۔

ظَلَّ اور باتَ بھی اپنے جملے کے مضمون کو اپنے اوقات، یعنی دن (ظَلَّ) اور رات (بیات) سے متصل کرنے کے لئے مستعمل ہوتے ہیں، جیسے ظَلَّ بَکْرٌ صائمًا بکر دن بھر روزہ دار رہا۔ باتَ الحَسَنُ نائمًا حسن رات بھر سوتا رہا۔

تنبیہ۔ کبھی کبھی اَصْبَحَ، امسٰی، اضحٰی، ظلّ اور بات صرف صارَ کے معنی میں آتے ہیں، جیسے: اصبح المریض صحیحًا: بیمار تندرست ہوگیا۔ اسی طرح اِرْتَدَّ اور تَحَوَّلَ بھی صَارَ کے معنوں میں آتے ہیں اور صارَ کے ملحقات کہلاتے ہیں، جیسے: اِرْتَدَّ بَصِیْرًا وہ سوانکھا ہوگیا۔

مازال (دیکھو پارہ ۱۵۶)، مابَرِحَ، مافتِئَ اور ما انفكَّ خبر کی ہمیشگی کے اظہار کے لئے آتے ہیں۔ ان سب میں ما نفی کا ہے۔ مازال زیدٌ حلیمًا (زید ہمیشہ بردبار رہا) سے اور سب کی مثالوں کا قیاس کیا جاسکتا ہے۔

مادام سے کسی کام کی تعیین ہوتی ہے، اور اُس وقت کی مدت اُس کی خبر کے زمانے کے برابر ہوتی ہے۔ اس سے پہلے ایک اور جُملہ ہوتا ہے جس میں امر کی تعیین ہوتی ہے، جیسے: اَوصانی بِالصَّلوٰةِ مادُمتُ حیًّا۔ اُس نے مجھے حکم دیا کہ جب تک میں زندہ رہوں صلاۃ کا پابند رہوں۔

لَیْسَ سے جملے کے مضمون کی نفی ہوتی ہے، جیسے: لَیْسَ زَیْدٌ قائمًا (زید کھڑا

نہیں ہے) کبھی کبھی اس کی خبر پر بِ لگا دیتے ہیں، جیسے: اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ ؟ کیا
اللہ کافی نہیں ہے ؟) دیکھو اوپر پارہ ۱۴۴۔

لُغات

رَغِیْفٌ روٹی — فَضْلٌ مہربانی، لطف وکرم

رَدُؤَ (باب۴) خراب کرنا، بگاڑنا — دَفَعَ (باب۳) حفاظت کرنا، بچانا

إِذْ جب، چوں کہ، اگر — طَرَقَ (باب۴) سر جھکانا، چپ ہو جانا

وِلَایَةٌ ملک، صوبہ — بَرِیْئٌ بے گناہ، بے قصور

حَدِیْثٌ (جمع احادیث) بیان، کہانی — هَزِیْعٌ رات کا ایک حصہ

دَوْلَةٌ بادشاہت — الدَّولة العَلِیَّةُ ترکی سلطنت

سَعْی کام میں لگ جانا — غَیْرُ قَادِرٍ ناقابل

طَاقَةٌ طاقت، قوت، زور — قَطَعَ (باب۲) ٹکڑے ٹکڑے کردینا

غَلَبَةٌ فتح، غلبہ — فَرَجٌ آرام، کشائش، خوشی

سِوٰی سوا — قُمَاشٌ (جمع أَقْمِشَةٌ) سامان، چیزیں

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

مسّاك الله بخير نعم هاؤلاء اولاد ما افضلهم! بئس هذا
الرّغيف ما أردأه! لم يَعُدِ السير ممكنا اذا الجمال ليست من نوع الجمال
السريعة السيّد كان لا يزال مطرقا عادت الولاية اليه ان كادت
تخرج من يده. ألسْتَ ابن الامير؟ إنّي لا أبالي بالتهديد ما دُمْتُ
بريْئًا مازالوا فى هذه الاحاديث، حتى انقضى هزيعان من الليل.
انّ الدولة العلية لا تزال تسعى فى اصلاحات الاحوال أخاف أن

امسی غیر قادر علی الحصول علی مطلوبی من عسی ان یکون ذلک الرجل اخذت الوم نفسی اخذنا فی تقطیع ما بقی لنا من اللحم وقلنا ما ألذ هذا الطعام صار النور فی اعینهم ظلاماً کدنا نفوز بالغلبة علی الاعداء عسی اللہ أن یفتح لی باب الفرج لیس لی حبیب سوی القبر۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

امیر مرگیا (وَفّی سے باب ۵) اللہ اُس پر رحم کرے۔ اللہ تمہاری عمر زیادہ کرے! عورتیں کھانا پکانے لگیں۔ قریب تھا کہ وہ ڈر سے مرجاتے۔ وہ لڑکی کیسی خوبصورت ہے! یہ چیزیں کیسی خراب ہیں! اے میرے سردار! اللہ آپ کی صبح اچھی کرے! ہمیں آپ کی مہربانی اب تک یاد ہے۔ تم لوگ بہادر نہیں ہو (لیسَ کی جمع)۔ ہم جب تک رہیں گے آپ کی مہربانیوں کو یاد رکھیں گے۔ ہم پھر ایسا نہیں کریں گے۔ میں نے تم کو بہت عرصے سے نہیں دیکھا۔ وہ برابر چلتے رہے، یہاں تک کہ دشمن کی چھاؤنی تک پہنچ گئے۔ ہم اپنی حفاظت کرنے کے قابل نہیں رہے (أمسیٰ)۔
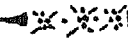
سبق ۲۶۔ اسم موصول

۱۶۱۔ اسم موصول واحد مذکر غائب کے لئے اَلَّذِیْ اور واحد مؤنث غائب کے لئے اَلَّتِیْ تمام حالتوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ گردان یوں ہے:

	واحد	تثنیہ		جمع
		رفع کی حالت	دوسری حالت	ہر حالت میں
مذکّر	اَلَّذِیْ	اَللَّذَانِ	اَللَّذَیْنِ	اَلَّذِیْنَ
مؤنث	اَلَّتِیْ	اَللَّتَانِ	اَللَّتَیْنِ	اللّاتی یا اللّواتی

تنبیہ۔ اَلَّذِیْ مرکب ہے ال (تعریفی) اور لَ اور ذِیْ سے۔ واحد کی حالت میں اس کو صرف ایک لام سے لکھا جاتا ہے، باقی سب حالتوں میں دو لام لکھے جاتے ہیں۔

۱۶۲۔ اس کے علاوہ دوسرے اسماء موصولہ مَنْ (جو، شخص وغیرہ)، مَا (جو چیز) أَيٌّ اور اُس کی مؤنث أَيَّةٌ (جونسا، جونسی)، أَيُّمَنْ اور أَيُّمَا (= أَيُّ مَنْ اور أَيُّ مَا، کون سا) ہیں۔

مَنْ اور مَا ہمیشہ اسم کا کام دیتے ہیں، مگر اَلَّذِیْ عموماً صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کبھی کبھی اسم کے طور پر، اور ایسی حالت میں اُس کے معنی بھی من اور ما کے ہوتے ہیں۔

۱۶۳۔ اسم موصول کے بعد ایک جملہ ہوتا ہے، جسے صِلَةٌ کہتے ہیں، جیسے: اَلرَّجُلُ

الّذی جاء (وہ مرد، جو آیا = لفظی معنی: وہ مرد، جو، وہ آیا) الرّجلُ الّذی رأیتُہٗ (وہ مرد جس کو میں نے دیکھا = لفظی معنی وہ مرد، جو، میں نے اُس کو دیکھا) الرّجلُ الذی کتبت لہ کتابا (وہ مرد، جس کو میں نے خط لکھا) لفظی = وہ مرد، جو، میں نے اُس کو خط لکھا)

۱۶۴۔ اسم موصول کے بعد ایک ضمیر کا آنا ضروری ہے، جو اُس اسم کی طرف راجع یا عائد ہوتی ہے، خواہ وہ فعل ہی میں پوشیدہ (مستتر) ہو، یا ظاہر ہو۔

کبھی اس ضمیر کو، جو صلے میں اسم موصول کی طرف راجع ہوتی ہے، مفعولی حالت میں حذف بھی کر دیتے ہیں، جیسے: جاء الذی ذکرت (وہ جس کا ذکر میں نے کیا آیا)

اسی طرح اگر صلے سے پہلے کے جملے میں اسم نکرہ واقع ہو، تو اسم موصول کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: لَقِیْتُ رَجُلاً خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ (میں ایک آدمی سے ملا، جو اپنے گھر سے نکلا تھا) الشام مدینۃ فیھا عجائب کثیرۃ (شام ایک شہر ہے، جس میں بہت سے عجائب ہیں)

۱۶۵۔ بعض وقت ال (تعریفی) بھی اسم موصول کا کام دیتا ہے۔ اس صورت میں ال گویا الذی کا مخفّف ہوتا ہے، جیسے: الشّھُوْدُ المذکورۃ أسماؤُھم، أدناہُ (وہ گواہ جن کے نام نیچے دیئے جاتے ہیں....) یہاں المذکورۃ کا ال اسم موصول کے معنی دے رہا ہے۔ اسی طرح المُوْمأ اِلَیہِ اور المشارُ الیہ کا ال بھی اسم موصول ہے، جیسے: الرجل المُوْمأُ (المشارُ) الیہ (وہ مرد جس کی طرف ایما (اشارہ) کیا گیا ہے)

لغات

أخَذَ (باب ۸) لینا، بنانا، اختیار کرنا	قَرَضَ (باب ۴) قرض دینا
جَعَلَ بنانا	حسنۃ اچھا (اچھی) نیک
نَعَمٌ (جمع أنعامٌ) چوپائے، جانور	فاحشۃٌ برا کام، بدکاری
رَکِبَ سوار ہونا (باب ۲) بنانا ترکیب دینا	شَھِدَ (باب ۱) گواہی طلب کرنا، گواہ بلانا

غَرَّ دھوکا دینا — سَلِمَ بچ جانا، محفوظ ہونا، یا رہنا

سَوّٰی (باب ۲) ٹھیک ٹھیک بنانا، درست کرنا — اِثْمٌ (جمع آثَامٌ) گناہ

کَذَّبَ (باب ۲) جھٹلانا، جھوٹ بتانا — فَشّٰی (باب ۴) ظاہر کرنا، کھول دینا مشہور کرنا

جُلْمُوْدٌ چٹان، بڑا پتھر

وَیْلٌ تباہی، ہلاکت، بربادی — قَلَّ کم ہونا

طَالَ لمبا، طویل ہونا — بَسَمَ (باب ۵) ہنسنا، مسکرانا

عَمَلَ (باب ۱۰) کام میں لانا، کام لینا — ھَلَكَ تباہ، برباد ہونا

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

الحمد لله الذی لم یتخذ ولداً ۔ هو الله الذی جعل لکم الانعام لترکبوها ۔ یاایها الانسان! ما غرّك بربّك الکریم الّذی خلقك فسوّاك فعدلك فی ای صورة ما شاء رکّبك؟ أرأیت الذی یکذب بالدین؟ اولئك الّذین لیس لهم فی الاخرة الا النّار ۔ من ذا الّذی یقرض الله قرضا حسنة ۔ إعملوا ما شئتم ۔ واللاتی یاتین الفاحشة من نساءکم فاستشهدوا علیهن اربعة منکم ۔ المسلم من سلم المسلم من لسانه ویده ۔ شرُّ المال ما أُخذ من الحرام وصرف فی الاٰثام ۔ من سمع بفاحشة فأفشاها، فهو کالّذی أتاها

مشق (۲)

ترجمہ کرو

یہ وہ لڑکا ہے جس نے لوگوں کے عیب ظاہر کئے۔ یہی وہ چٹان ہے جس پر سے میں گرا تھا۔ جس کی زبان دراز ہوتی ہے، اُس کی عقل کم ہوتی ہے۔ وہ

لڑکی جس کے ہاتھ میں کتاب ہے، ہنستی تھی۔ وہ کون سے جانور ہیں جن سے ہم کام لیتے ہیں۔ یہ جوان، جس کے باپ کو ہم جانتے ہیں، بڑا ہوشیار آدمی ہے۔ جو لوگ بدکاری کرتے ہیں آخرکار تباہ ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کا اوپر ذکر ہوا ہے وہ اُس کے مالک ہیں۔ جس بادشاہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہ بڑا عادل تھا۔ تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہیں؟ ان دونوں آدمیوں میں کون سا مجرم ہے؟

سبق ۲۷۔ اسم اعداد

(۱) اعداد ذاتی

۱۶۶۔ اعداد ذاتی:

(ا) ایک سے دس تک یہ ہیں:۔

عدد	مذکر کے لئے	مؤنث کے لئے
۱	واحِدٌ۔ اَحَدٌ	واحِدَۃٌ۔ اِحْدٰی
۲	اِثنانِ	اِثنتانِ
۳	ثلاثَۃٌ	ثَلاثٌ
۴	اَرْبَعَۃٌ	اَربَعٌ
۵	خَمْسَۃٌ	خَمْسٌ
۶	سِتَّۃٌ	سِتٌّ
۷	سَبْعَۃٌ	سَبْعٌ
۸	ثَمانِیَۃٌ	ثَمانٌ
۹	تِسْعَۃٌ	تِسْعٌ
۱۰	عَشَرَۃٌ	عَشْرٌ

(ب) گیارہ سے اُنیس (۱۹) تک:۔

عدد	مذکر کے لئے	مؤنث کے لئے
۱۱	أَحَدَ عَشَرَ	إِحدٰی عَشَرَةَ
۱۲	إثنا عَشَرَ	إِثْنَتا عَشَرَة
۱۳	ثلاثَةَ عَشَرَ	ثلاث عَشَرَةَ
۱۴	أربعةَ عَشَرَ	أَرْبَعَ عشرة
۱۵	خمسة عشر	خمس عشرةَ
۱۶	ستة عشر	ستّ عشرة
۱۷	سبعة عشر	سبع عشرة
۱۸	ثمانية عشر	ثمانی عشرة
۱۹	تسعة عشر	تسع عشرة

(ج) بیس سے سو تک:

۲۰ مذکر و مؤنث ہر دو کے لئے عِشْرونَ

۲۱۔ مذکر میں احد وَعِشرون، مؤنث میں احدٰی و عشرون

۲۲ 〃 إثنانِ وَعشرون 〃 إثنتان وَعشرون

وغیرہ وغیرہ۔

۳۰	مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں	ثَلاثُونَ
۴۰	〃 〃	أَرْبَعُونَ
۵۰	〃 〃	خَمْسُونَ
۶۰	〃 〃	سِتُّونَ

۷۰	مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں	سَبْعُوْنَ
۸۰	"	ثَمانونَ
۹۰	"	تسعون
۱۰۰	"	مِئَةٌ (یا مِائَةٌ)

(د) دوسو سے اوپر:

۲۰۰	مِئَتَانِ	۸۰۰	ثَمانِی مِئَةٍ
۳۰۰	ثَلاثُ مِئَةٍ	۹۰۰	تِسْعُ مِئَةٍ
۴۰۰	أَرْبَعُ مِئَةٍ	۱۰۰۰	أَلْفٌ
۵۰۰	خَمْسُ مِئَةٍ	۲۰۰۰	أَلْفَانِ
۶۰۰	سِتُّ مِئَةٍ	۳۰۰۰	ثَلاثَةُ آلافٍ
۷۰۰	سَبْعُ مِئَةٍ	اسی طرح دس ہزار تک، پھر گیارہ ہزار:	

احد عشر أَلفًا وغیرہ۔

ایک لاکھ مِئَةُ أَلْفٍ وغیرہ، اور دس لاکھ: أَلْفُ أَلْفٍ یا مِلْيُونٌ (جمع مَلَايِيْنُ)۔ صفر کو عربی میں صِفْرٌ ہی کہتے ہیں۔

ا۔ اعدادِ ذاتی کی تصریف

۱۶۷۔ ایک سے دس تک کے عدد منصرف (قابلِ تصریف) ہیں:

(ا) إِثْنَانِ اور إِثْنَتَانِ حالت جر میں إِثْنَيْنِ اور إِثْنَتَيْنِ ہوجاتے ہیں۔

(ب) باقی اعداد یوں آتے ہیں:

حالت رفع	حالت نصب	حالت جرّ
واحدٌ	واحدًا	واحدٍ
(مذکر) ثلاثةٌ	ثلاثةً	ثلاثةٍ
(مؤنث) ثلاثٌ	ثلاثًا	ثلاثٍ

ثمانٍ کا اعراب قاضٍ کی طرح ہے۔ احد عشر مبنی ہے۔ اثنا عشر جرّی حالت میں مذکر کے لئے اور مؤنث کے لئے اثنتیَ عشرَ ہوجاتے ہیں۔ عشرون سے تسعون تک بالکل جمع سالم کی طرح آتے ہیں: رفع کی حالت میں عشرون وغیرہ اور جرّ کی حالت میں عشرین وغیرہ۔ مئة اور ألف کی صورت یوں ہے:

مرفوع	منصوب	مجرور
مِئةٌ	مِئةً	مِئةٍ
مِئتانِ	مِئتَیْنِ	مِئتَیْنِ
أَلفٌ	أَلفًا	أَلفٍ

اَلفٌ کی جمع کی دو صورتیں ہیں: آلافٌ اور اُلوفٌ۔ الوفٌ محض غیر معین اور کثیر تعداد کی اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

تین سے دس تک کے عدد مذکر اسماء کے ساتھ مؤنث صورت میں اور مؤنث اسماء کے ساتھ مذکر صورت میں آتے ہیں، اور وہ اسماء جمع کے صیغے میں مجرور حالت میں بہ طور مضاف الیہ کے آتے ہیں، جیسے: ثلاثةُ رجالٍ (تین مرد) اور أربعُ بناتٍ (چار لڑکیاں)

ب۔ مرکب اعداد

۱۶۸۔ مرکب اعداد میں گیارہ اور بارہ کے دونوں اجزاء مذکر کے لئے مذکر کی صورت میں اور مؤنث کے لئے مؤنث کی صورت میں آتے ہیں۔ تیرہ[۱۳] سے

اُنیس۱۹ تک مذکر کے لئے پہلا جزء مؤنث کی صورت میں اور دوسرا مذکر کی صورت میں آتا ہے، جیسے: ثلاثۃَ عَشَرَ وغیرہ اور مؤنث کے لئے پہلا جزء مذکر کی صورت میں اور دوسرا مؤنث کی صورت میں، جیسے: ثَلاثَ عَشْرَۃَ۔

۱۶۹۔ اکیس سے سو تک درمیانی اعداد میں اکائی اور دھائی کے درمیان واؤ داخل کرتے ہیں، جیسے: اَحَدٌ وَعِشرون، اِثنان وَعِشرون وغیرہ۔ ان اعداد میں بھی اکائیاں (تین سے نو تک) مذکر کے لئے مؤنث کی صورت میں اور مؤنث کے لئے مذکر کی صورت میں آتے ہیں۔ گیارہ سے ننانوے۹۹ تک اعداد کا اسم مفرد اور منصوب حالت میں ہوتا ہے، جیسے: احد عشر رجلاً، احدی عشرۃ امرأۃ عشرون رجلاً، ثلاث وثلثون امرأۃ۔ سو۱۰۰ سے اوپر کے اعداد کا اسم مفرد اور مجرور حالت میں ہوتا ہے، جیسے: مئۃ رجل، ألف کتابٍ، ألف ألف درھمٍ۔

۱۷۰۔ سو۱۰۰ سے اوپر کے اعداد کی ترتیب میں پہلے سب سے پہلا بڑا عدد لاتے ہیں، پھر کم کرتے ہوئے آخر میں سب سے چھوٹا عدد (اکائی) استعمال کرتے ہیں، جیسے: الفٌ وخمس مئۃٍ وخمسٌ (ایک ہزار پانچ سو پانچ)۔ اس ترتیب میں جو عدد سب سے آخر میں واقع ہوتا ہے اُسی کے اعتبار سے وہ اسم بھی مجرور یا منصوب ہوتا ہے، جو اس کے بعد آتا ہے، جیسے: مئۃٌ وعشرون نفسًا (ایک سو بیس اشخاص) ألفٌ وخمسۃ رجالٍ (ایک ہزار پانچ آدمی)

جب اعداد کے ساتھ اسم ممیز نہیں ہوتا، تو یہ ترتیب اس کے برعکس ہوتی ہے: سب سے چھوٹا عدد سب سے پہلے آتا ہے اور بتدریج سب سے بڑا عدد سب سے آخر میں، جیسے: سنۃ ثمانون وعشرین واربع مئۃ (سنہ چارسو اٹھائیں)

۱۷۱۔ تین سے نو تک کے غیر معین عدد کے اظہار کے لئے لفظ بِضْعٌ یا بِضْعَۃٌ

مستعمل ہے، جیسے: بِضْعُ (یا بِضْعَةُ) أَیَّامٍ (چند روز)۔ اسی طرح دس سے اوپر کے غیر معین عدد کے لئے نَیِّفٌ استعمال ہوتا ہے، جیسے: مِئَةُ الفٍ ونیِّفُ نَفْسٍ (ایک لاکھ اور چند، یعنی دس سے زائد جانیں)[۱]

ج۔ اوقات اور ایّام کے اظہار کا طریقہ

۱۷۲۔ دن اور رات کے اوقات ظاہر کرنے کے لئے عموماً اعداد وصفی (دیکھو یہی سبق حصہ (۲)) استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: الساعة الثالثة (تین بجے)، فی الساعة الثالثةِ (تین بجے کے وقت پر) لیکن اعداد وصفی بطور خبر کے مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: السَّاعَةُ ثلاثةٌ (تین بجے ہیں)

وقت دریافت کرنے کے لئے کَمِ السَّاعَةُ یا السَّاعَةُ کَمْ کہتے ہیں۔

۱۷۳۔ صبح، شام وغیرہ کے اوقات ظاہر کرنے کے لئے فی استعمال کرتے ہیں، جیسے: صباحًا یا فی الصباحِ (صبح کے وقت)، مساءً یا فی المساءِ (شام کے وقت) ظُهْرًا یا فِی الظّهرِ (دوپہر کا وقت)

۱۷۴۔ عربی میں ہفتہ (یعنی سات دن) کو أُسْبُوعٌ کہتے ہیں، ہفتے کے دنوں کے نام ظاہر کرنے کے لئے شروع میں یوم یا نہار کا لفظ لاتے ہیں۔ دنوں کے نام یہ ہیں:

شنبہ یوم (نہار) السبتِ — چہارشنبہ یوم (نہار) الاَربعاء

یکشنبہ ” (”) أَلاحد — پنجشنبہ ” (”) الخَمِیسِ

دوشنبہ ” (”) الاثنین — جمعہ ” (”) الجُمُعَۃِ

سہ شنبہ ” (”) الثلاثاء

لفظ یوم یا نہار کو اکثر محذوف بھی کر دیتے، اور صرف الثلاثاء (سہ شنبہ) وغیرہ کہتے ہیں۔

---

[۱] تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں:۔

مُمَیِّز از عدد بر سہ جہت دان ؛ ز سہ تا دہ بود ہم مجموع و مکسور

ز دہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد ؛ ز صد برتر ہمہ فرد است و مجرور

مہینوں کے نام

(ا) شمسی (عیسائی) مہینوں کے نام یہ ہیں:-

جنوری	ینائرُ	جولائی	یُولِیُو
فروری	فِبرائرُ	اگست	اَغُسطُسُ
مارچ	مارسُ	ستمبر	سِبتَمبِرُ
اپریل	أبرِیلُ	اکتوبر	أُکتُوبَرُ
مئی	مایُو	نومبر	نُوفَمبِرُ
جون	یُونِیُو	دسمبر	دِیسِمبِرُ

(ب) ملکِ شام میں یہ مہینے استعمال کئے جاتے ہیں:

کانون الثانی	جنوری	تمُّوزُ	جولائی
شُباطُ	فروری	آبُ	اگست
آذارُ	مارچ	أیلُولُ	ستمبر
نِیسانُ	اپریل	تِشرِینُ الاَوّلُ	اکتوبر
آیّارُ	مئی	تِشرِینُ الثّانی	نومبر
حَزِیرانُ	جون	کانُونُ الاوّلُ	دسمبر

قَبلَ المِیلَاد (مخفف ق م) سے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے قبل کے سنین مراد ہوتے ہیں اور بَعدَ المِیلَادِ (مخفف ب م، یا محض م) سے عیسوی سنین۔ عیسوی سال کو السَّنَۃُ المِیلَادِیَّۃُ یا السَّنَۃ الشّمسیہ (شمسی سال) کہتے ہیں۔

(ج) اسلامی سال کے، جسے السنۃ الھجریۃ یا السنۃ القمریۃ کہتے ہیں مہینے یہ ہیں: المُحَرَّمُ، صَفَرُ، رَبِیعُ الاَوَّلُ، رَبِیعُ الثانی، جُمادی الاُولیٰ، جمادی الاٰخِرۃ، رَجَبُ، شَعبَان، رَمَضَان، شَوّالُ، ذوالقَعدَۃ

ذُوالحِجَّۃِ۔

۱۷۵۔ تاریخ کے اظہار کے لئے عموماً اعدادِ وصفی استعمال کئے جاتے ہیں۔ عدد کے بعد مہینے کا نام (لفظ شھر کے ساتھ یا بغیر اس کے) اور اس کے بعد سال کا عدد (لفظ سنۃٌ کے ساتھ یا بغیر اس کے) لاتے ہیں، جیسے: ثالث (شھر) المحرم یا الیوم الثالث من (شھر) المحرم (محرم کی تیسری تاریخ) اوّل (شھر) ینائر (سنۃ) ۱۸۹۶، الیوم الاوّل من (شھر) ینائر (سنۃ) ۱۸۹۶ (سنہ ۱۸۹۶ کے ماہ جنوری کی پہلی تاریخ)۔

۱۷۶۔ "فلاں تاریخ کو" کا اظہار کرنا ہو تو حالت منصوب میں فی کے ساتھ مجرور لاتے ہیں۔ "تمہاری عمر کیا ہے؟" کو یوں ادا کیا جاتا ہے:

عُمْرُكَ كَمْ سَنَةً؟ یا اِبْنُ كَمْ سَنَةً اَنْتَ؟

اس کا جواب یوں ہونا چاہئے کہ: عُمْرِیْ عِشْرُوْنَ سَنَةً۔ یا انا ابن عِشْرِیْنَ سَنَةٍ

(۲) عدد وصفی

۱۷۷۔ اعداد وصفی عموماً اعداد ذاتی سے فاعِلٌ کے وزن پر بنائے جاتے ہیں، لیکن اس میں چند استثنائی صورتیں بھی ہیں۔ وصفی اعداد کی تفصیل یہ ہے:۔

	مذکر		مؤنث
پہلا	اَلْاَوَّلُ	پہلی	اَلْاُوْلٰی
دوسرا	اَلثَّانِیْ	دوسری	اَلثَّانِیَۃُ
تیسرا	اَلثَّالِثُ	تیسری	اَلثَّالِثَۃُ
چوتھا	اَلرَّابِعُ	چوتھی	اَلرَّابِعَۃُ
پانچواں	اَلْخَامِسُ	پانچویں	اَلْخَامِسَۃُ
چھٹا	اَلسَّادِسُ	چھٹی	اَلسَّادسۃ

مذکر		مؤنث	
ساتواں	السَّابِعُ	ساتویں	السابعةُ
آٹھواں	الثامِنُ	آٹھویں	الثامِنةُ
نواں	التاسِعُ	نویں	التاسعة
دسواں	العاشِرُ	دسویں	العاشِرة
گیارہواں	الحادِیَ عَشَرَ	گیارہویں	الحادیة عَشْرَةَ
بارہواں	الثانیَ عَشَرَ	بارہویں	الثانِیَة عَشْرَةَ
تیرھواں	الثالِثَ عَشَرَ	تیرہویں	الثالثة عَشْرَةَ
وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ
بیسواں	العِشرون	بیسویں	العِشرونَ

بیس کے بعد اعداد ذاتی کی دھائی کے ساتھ وصفی اعداد ایک سے نو تک لائے جاتے ہیں، اور ہر عدد معرف باللام ہوتا ہے:

مذکر		مؤنث	
اکیسواں	الحادی والعشرون	اکیسویں	الحادیة والعشرون
بائیسواں	الثانی والعشرون	بائیسویں	الثانیة والعشرون
تیئیسواں	الثالث والعشرون	تیئیسویں	الثالثة والعشرون
وغیرہ		وغیرہ	
سَوواں	اَلْمِئَةُ	سوویں	اَلْمِئَةُ
پچھلا	اَلْآخِرُ	پچھلی	اَلْآخِرَةُ
اخیرکا	اَلْاَخِیْرَةُ	اخیرکی	اَلْاَخِیْرَةُ

قاعدہ: اعداد وصفی کی جمع بھی جمع مذکر سالم کی طرح آتی ہے، جیسے: اَلْاَوَّلُ سے

اَلاَوَّلُوْنَ۔

اَلاَوَّلُ، اَلاٰخِرُ اور اَلاَوْسَطُ (درمیانی) کی جمع مکسر بھی آتی ہے، اور اس کا وزن بالترتیب اَلاَوَائِلُ، اَلاَوَاخِرُ اور اَلاَوَاسِطُ ہے۔ یہ الفاظ بعض اوقات مہینے کے شروع، درمیان یا آخری حصے کا اظہار کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

۱۷۸۔ اعداد وصفی نکرہ منصوب کی صورت میں آتے ہیں، جیسے: اَوَّلاً، ثَانِیًا، ثَالِثًا، رَابِعًا (پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے) وغیرہ۔

۱۷۹۔ "ایک بار، دوبار (مرتبہ)" وغیرہ ظاہر کرنے کے لئے لفظ مَرَّۃٌ منصوب حالت میں لایا جاتا ہے، جیسے: مَرَّۃً (ایک مرتبہ) مَرَّتَیْنِ (دو مرتبہ)، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (تین مرتبہ) وغیرہ، یَوْمًا یا ذَاتَ یَوْمٍ سے مراد ہے کہ "ایک دن، یا کسی دن کا واقعہ ہے کہ، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ"

بعض اوقات کسی فعل کے ایک یا دو دفعہ صادر ہونے کے اظہار کے لئے فَعْلَۃٌ کے وزن پر اِسْمُ مَرَّۃٍ لاتے ہیں، جیسے: یَدُوْرُ دَوْرَۃً اَوْ دَوْرَتَیْنِ (وہ ایک دفعہ یا دو دفعہ گھومتا ہے)

۱۸۰۔ "نصف" کے سوا باقی تمام کسریں فُعْلٌ یا فُعُلٌ (جمع اَفْعَالٌ) کے وزن پر آتی ہیں:

مقدار		واحد		جمع
آدھا	$\frac{1}{2}$	نِصْفٌ		
تہائی	$\frac{1}{3}$	ثُلْثٌ	ثُلُثٌ	اَثْلَاثٌ
چوتھائی	$\frac{1}{4}$	رُبْعٌ	رُبُعٌ	اَرْبَاعٌ
پانچواں حصہ	$\frac{1}{5}$	خُمْسٌ	خُمُسٌ	اَخْمَاسٌ
چھٹا حصہ	$\frac{1}{6}$	سُدْسٌ	سُدُسٌ	اَسْدَاسٌ

جمع	واحد			مقدار
أَسْبَاعٌ	سُبْعٌ	سُبُعٌ	۱/۷	ساتواں حصّہ
أَثْمَانٌ	ثُمْنٌ	ثُمُنٌ	۱/۸	آٹھواں حصّہ
أَتْسَاعٌ	تُسْعٌ	تُسُعٌ	۱/۹	نواں حصّہ
أَعْشَارٌ	عُشْرٌ	عُشُرٌ	۱/۱۰	دسواں حصّہ

دو تہائی (۲/۳) کو ثُلُثَانِ اور تین چوتھائی (۳/۴) کو ثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ کہتے ہیں۔
جب صحیح اور کسر دونوں کے اعداد مذکور ہوں تو اُن کو ایک واو کے ذریعے ملایا جاتا ہے، مثلاً: ۴ ۵/۶ کو اربعة وخمسة اسداسٍ کہتے ہیں۔

۱۸۱۔ صفات ضربی یعنی دُگنا، تگنا، چوگنا وغیرہ کو مُفَعَّلٌ کے وزن پر لاتے ہیں جیسے، مُثَنًّی (دُگنا، دُہرا) مُثَلَّثٌ (تگنا، تہرا) مُرَبَّعٌ (چوگنا، چوہرا) وغیرہ۔ "اکیلا، اکہرا، سادہ" کے لئے مُفْرَدٌ کہتے ہیں۔

۱۸۲۔ صفاتِ تقسیمی یعنی دو دو، تین تین وغیرہ کو یا تو (ا) ۔ اعداد ذاتی (ایک دو، تین وغیرہ کو دُہرا کر) یا (ب) فُعَالٌ یا مَفْعَلُ کے وزن پر بنا کر ظاہر کرتے ہیں، جیسے: جَاءُوْا اِثْنَيْنِ اِثْنَيْنِ، یا جَاءُوْا مَثْنٰى (وہ لوگ دو دو کرکے آئے) مَرَرْتُ بِقَوْمٍ مَثْنٰى وَثُلَاثَ (میں لوگوں کے پاس سے گذرا، اور وہ دو دو تین تین کرکے چل رہے تھے)

۱۸۳۔ حصّوں کی تعداد یا مقدار ظاہر کرنے کے لئے صفات عددی فُعَالِيٌّ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: ثُنَائِيٌّ، ثُلَاثِيٌّ، رُبَاعِيٌّ، خُمَاسِيٌّ وغیرہ (دو دو، تین تین، چار چار، پانچ پانچ والا) فِعلٌ ثُلَاثِيٌّ، فِعل رُبَاعِی (تین[1] چار[1] حرف والا فعل)

لُغات

سَاعَةٌ گھنٹہ، وقت	سَنَوِیٌّ سالانہ
دَقِیْقَةٌ منٹ	دَارَ گھومنا، چکر کھانا
شَابٌّ جوان (مرد)	اَلْبَارِحَةُ کل رات
بَلَغَ پہنچنا	نَمِیْقَةٌ خط، چٹھی
مَسَاحَةٌ پیمائش	نَامَ سونا
اَلْمِیْلُ الْمُرَبَّعُ مربع میل (رقبہ)	یُبْسٌ خشکی، خشک، زمین

جِنَیْہٌ گنی (انگریزی سکّہ)

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

الساعة کم؟ الساعة عندی احد عشر وعشرون دقیقة۔ سافرت یوم الثلاثاء الاول من شهر تموز فی سنة ألف وثمانی مئة و خمسة وخمسین۔ کان عندی شاب لم یبلغ من العمر أکثر من سبع عشرة سنة۔ المدینة تبعد عنا اربع ساعات۔ مساحة سطح الارض تبلغُ مئتی میلون میل من الامیال المربّعة، وهو ینقسم إلیٰ یبس وماء ونسبة الیبس الی الماء کنسبة ثلاثة إلیٰ سبعة إنّ حکومة مصر تدفع للباب العالی خراجا مقداره نحو سبع ماءة الف جنیة سنویا بیان اسماء العدد یوجد فی الدرس السابع والعشرین من هذا الکتاب قد انقسم اهل الاسلام الی قسمین: فالاول اهل السنة، والثانی اهل الشیعة۔ ان کن نساء فوق اثنتین فلهن ثلثا ماترك وان کانت واحدة فلها النصف ولابویه لکل واحد منهما السدس مما ترك۔ کان النبیّ یعتکف فی العشر

الاواخر من رمضان کنت فی منزلك الساعة التاسعة وربع وبقیت فی انتظارك نصف ساعة والساعة التاسعة وثلاثة أرباع خرجت من الدار

مشق (۲)

ترجمہ کرو

زمین سورج کے گرد ۳۶۵ دن اور ۶ گھنٹوں میں ایک دفعہ گھومتی ہے۔کیا آپ اتوار کے دن ہم کو اپنی ملاقات سے مشرف کریں گے؟ تم صبح کو آؤ گے یا شام کو؟ اس شہر کے باشندوں کی تعداد ۳۱۳۹۶ ہے۔میری عمر ۲۵ سال کی ہے، اور میرا بھائی ابھی نو برس کا نہیں ہوا۔ہم نے پہاڑوں میں تقریباً ۳ مہینے گزارے۔اس کتاب کی کیا (کم) قیمت ہے؟ مجھے تین دے دو، اور لبس (والسلام) اس چٹھی کی تاریخ یکم جولائی سنہ ۱۸۹۰ء ہے، جو ۱۲ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۰۷ھ کے مطابق ہے۔مئی کے شروع میں تم کو ہمارا خط ملے گا۔کل رات میں پاؤ گھنٹہ سویا۔تم اس چیز کا پونا حصّہ لو، باقی پاؤ حصّہ میں لے لوں گا۔کل میں نے اس کتاب کا پہلا، دوسرا اور تیسرا حصہ پڑھا۔اللہ کی مہربانی سے اس کتاب کا پہلا حصّہ ختم ہوا۔

حصّہ دوم

سبق ۲۸
اسم اور اُس کا اشتقاق

۱۸۴۔ اسم، جس کی جمع اسمار ہے، اپنے اشتقاق کے لحاظ سے کئی قسموں میں منقسم ہے، جو حسب ذیل ہیں،

(الف) اصلی، جیسے: رَأْسٌ۔ اس قسم کے اسمار لُغت کی کتابوں میں افعال کے ذیل میں ملتے ہیں۔ فرق اتنا ضرور ہوگا کہ جب رَأَسَ کو فعل کے ذیل میں دیکھا جائے تو اُس کے معنی (بحالت فعل) "رئیس ہوا، سر پر مارا" ملیں گے۔ مگر اس کو نہیں بھولنا چاہیئے کہ رَأْسٌ فی الحقیقت اسم ہے، اور جو فعل رَأَسَ اس سے بنایا گیا ہے وہ اسم ہی سے مشتق ہے۔

(ب) مشتق۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ اسمار جو افعال سے مشتق ہیں۔ اکثر اسمار ایسے ہی ہیں، جیسے: قَتَلَ سے قَتْلٌ اور جَلَسَ سے مَجْلِسٌ اور کَبُرَ سے کَبِيْرٌ مشتق ہے۔

(۲) وہ اسمار جو اسموں ہی سے مشتق ہیں، جیسے: مَأْسَدَةٌ (شیروں کے رہنے کی جگہ) اَسَدٌ (شیر) سے اور إِسْلَامِيٌّ، إِسْلَامٌ سے مشتق ہے۔

۱۸۵۔ ایسے اسمار بہت زیادہ ہیں جو افعال سے مشتق ہیں، وہ یہ ہیں:

(ا) مصدر۔ یہ اسم کی صورت میں فعل کے معنی کو ظاہر کرتا ہے، لیکن بعض وقت اس کے معنی ایسے ہو جاتے ہیں جو قیاس سے بعید ہوتے ہیں، ایسی صورت میں یہ اِسْمُ مَصْدَرٍ کہلاتے ہیں۔

(ب) اِسْمُ الْفَاعِلِ

(ج) اِسْمُ الْمَفْعُوْل۔

ان تینوں قسموں کا حال بہت کچھ اس کتاب کے پہلے حصّے میں بیان ہو چکا ہے، لیکن ثلاثی مجرد کے مصادر کے وزن کے متعلق ذیل کی باتیں یاد رکھنی چاہئیں:

(الف) فَعْلٌ کا وزن خاص کر اُن متعدّی افعال کے مصادر میں مستعمل ہے جن کی ماضی کا وزن فَعَلَ اور فَعِلَ ہے، مثلاً: قَتْلٌ مشتق ہے قَتَلَ سے، اور فَهْمٌ مشتق ہے فَهِمَ (سمجھنا) سے۔

(ب) فَعَلٌ اُن لازمی افعال کے مصادر کا وزن ہے جن کی ماضی کا وزن فَعِلَ ہو، مثلاً فَرَحٌ مشتق ہے فَرِحَ (خوش ہونا) سے۔

(ج) فُعُوْلٌ اُن لازمی افعال کے مصادر کا وزن ہے جن کی ماضی کا وزن فَعَلَ ہو، مثلاً: جُلُوْسٌ مشتق ہے جَلَسَ (بیٹھنا) سے۔

(د) فُعُوْلَةٌ اور فَعَالَةٌ اُن افعال کے مصادر میں مستعمل ہے جن کی ماضی کا وزن فَعُلَ ہو، مثلاً: سُهُوْلَةٌ، سَهَالَةٌ (آسانی) مشتق ہے سَهُلَ سے۔

(ہ) فِعَالَةٌ خاص کر اُن افعال کے مصادر کے وزن میں مستعمل ہے جو کام یا پیشے کو ظاہر کرتے ہیں، مثلاً خِلَافَةٌ مصدر ہے خَلَفَ (پیچھے چلنا) کا اور خِيَاطَةٌ مصدر ہے خَاطَ (سینا) کا۔

(و) بہت سے افعال ایسے ہیں جن کے مصدر سے پہلے میم (م) لگائی جاتی ہے، مثلاً: مَقْصِدٌ جو مصدر ہے قَصَدَ کا۔ اس قسم کا مصدر مصدر میمی کہلاتا ہے۔

(ز) ثلاثی مجرد کے مصادر کے اوزان یہ ہیں:

(دیکھو صفحہ آئندہ)

وزن مصدر	مثال	مصدر کے معنی	وزن ماضی	ماضی کے معنی
فُعْلٌ	شُغْلٌ	شغل	شَغَلَ	کسی کام میں مشغول ہونا
فِعْلٌ	قِسْمٌ	قِسم	قَسَمَ	تقسیم کرنا
فِعَلٌ	صِغَرٌ	جوانی، چھوٹا پن	صَغُرَ	چھوٹا ہونا
فِعَالٌ	لِقَاءٌ	میل ملاپ، ملنا	لَقِيَ	ملنا
فُعَالٌ	سُؤَالٌ	سوال	سَأَلَ	پوچھنا، مانگنا
فَعَالٌ	خَلَاصٌ	چھٹکارا	خَلَصَ	چھوٹنا
فَعْلیٰ	دَعْوٰی	پُکار	دَعَا	پُکارنا
فُعْلَانٌ	غُفْرَانٌ	معافی	غَفَرَ	معاف کرنا
فِعْلَانٌ	حِرْمَانٌ	محرومی	حَرَمَ	محروم کرنا
فَعَلَانٌ	جَرَيَانٌ	جاری رہنا، چال	جَرٰی	جاری رہنا
فَعُوْلٌ	قَبُوْلٌ	مان لینا، لے لینا	قَبِلَ	قبول کرنا
فَعِيْلٌ	رَحِيْلٌ	سفر، کوچ	رَحَلَ	سفر کرنا
فَعَالِيَةٌ	كَرَاهِيَةٌ	کراہیت	كَرِهَ	کراہیت کرنا
مَفْعَلَةٌ	مَقَالَةٌ	رسالہ	قَالَ	کہنا

فائدہ:- یہ یاد رکھنا چاہیے کہ لغات کی کتابوں میں ہر فعل کے ساتھ اُس کے مصادر درج کیے جاتے ہیں۔ بعض وقت ایک ہی فعل کے کئی مصدر لکھے ہوتے ہیں، جن کے معنی بعض دفعہ ایک ہی ہوتے ہیں، اور بعض مرتبہ مختلف، جیسے فعل قَصَدَ سے قَصْدٌ اور مَقْصِدٌ، بمعنی ارادہ، اور فعل وَصَفَ سے وَصْفٌ اور صِفَةٌ بمعنی کسی چیز کو بیان کرنا، تعریف کرنا۔

۱۸۶- جن افعال کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک ہی ہو، یعنی مضاعف، مہموز،

اجوف، وغیرہ، اُن کے مصادر کے اوزان ایک ہی ہوتے ہیں، جیساکہ پہلے بیان ہوچکا ہے، لیکن اتنا فرق ہوتا ہے کہ اُن کے لئے وہ قواعد مقرر ہیں جو اس کتاب کے حصّۂ اوّل میں دیئے گئے ہیں، مثلاً:

ماضی	معنی		مصدر	معنی
ظَنَّ	خیال کرنا	سے	ظَنٌّ (بجائے ظَنَنٌ)	رائے۔ گمان
قَامَ	کھڑا ہونا	”	قِیَامٌ (بجائے قِوَامٌ)	کھڑا ہونا
قَالَ	کہنا	”	مَقَالَۃٌ (بجائے مَقْوَلَۃٌ)	رسالہ، مقالہ

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جن افعال کا ف کلمہ واو ہو اور وہ واو مضارع میں گر جاتا ہو اُن کے مصادر بھی ایسے آتے ہیں جن کا ف کلمہ گرا ہوا ہوتا ہے، جیسے: ماضی وَصَلَ (ملانا) کا مصدر صِلَۃٌ (اگرچہ وَصْلٌ بھی آتا ہے) اور وَصَفَ سے صِفَۃٌ (دیکھو پارہ ۱۳۵، ۱ و ۲)

۱۸۷۔ مزید فیہ کے مصادر سبق ۱۸ میں دیئے گئے ہیں۔ ان اوزان کے اسم مفعول اکثر مصدر کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے: بجائے اَلْاِقْتِضَاءُ کے اَلْمُقْتَضٰی۔

۱۸۸۔ مصدر کے معنی معروف بھی ہوتے ہیں اور مجہول بھی، اور بعض وقت دونوں ہوتے ہیں، مثلاً: قَتْلٌ کے معنی "مارنا" بھی ہیں اور "مارا جانا" بھی۔ بعض وقت یہ معنی محض مجہول ہی ہوتے ہیں، مثلاً: وُجُوْدٌ (پایا جانا) یعنی موجودگی۔ اگر یہ معروف ہوگا تو صرف وِجْدَانٌ میں (یعنی پانا)

مصادر کے معنی کو زمانے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جیسے: قَتْلٌ کے معنی ہیں مارنا یا مارا جانا، اب خواہ یہ فعل زمانہ ماضی میں ہوا ہو، یا حال میں یا مستقبل میں۔

۱۸۹۔ مصدر کے معنوں میں اسم اور فعل دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں۔

اگر اسم کے معنوں میں استعمال ہو، تو اُس مصدر کو مضاف اور فاعل کو مضاف الیہ لاتے ہیں، اور اس کے بعد مفعول کو بہ حالتِ نصب، جیسے: قَتْلُ زَيْدٍ کے معنی زید کا (کسی کو) مارنا بھی ہو سکتے ہیں، اور زید کا مارنا بھی یعنی مثلاً جب یہ کہا جائے کہ اَمَرَ الْمَلِكُ بِقَتْلِ زَيْدٍ، تو اُس کے معنی ہوں گے، بادشاہ نے حکم دیا کہ (کوئی) زید کو مار ڈالے۔

اگر مصدر کا کوئی فاعل اور مفعول بھی ہو تو فاعل بہ صورتِ مضاف الیہ ہوگا اور مفعول بہ صورتِ مضاف، یا اُس سے پہلے حرف جرلِ آئے گا، جیسے: لِزَيْدٍ زید کے واسطے، یا قُمْتُ إِكْرَامًا لِمُحَمَّدٍ (میں محمدؐ کی بزرگی کرنے کو کھڑا ہوا) اسی طرح حُبُّ الْوَطَنِ (وطن کی محبّت) لِلْوَطَنِ (وطن کے واسطے) یا حُبُّ الشَّابِّ الْوَطَنَ، (وہ محبت جو جوان کو اپنے وطن سے ہے)

مصدر پر ضمیر متصل بھی لاتے ہیں۔ اس صورت میں وہ ضمیر، ضمیر فاعل ہوگی، مثلاً قَتْلُهُ بَكْرًا (قتل کرنا اُس کا بکر کو)، حُبِّيْ لِلْوَطَنِ (میری محبّت وطن سے)

لِ (حرف جار) بھی اُس صورت میں لگایا جاتا ہے جب کہ مصدر نکرہ منصوب کی حالت میں بہ طور مفعول کے واقع ہو۔ لِ مفعول سے پہلے لگایا جاتا ہے، جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِمُحَمَّدٍ (میں محمدؐ کی بزرگی کے لئے کھڑا ہوا)

۱۹۰۔ کسی فعل پر زور دینے، یا اُس کو مخصوص کرنے کے لئے مصدر بڑھایا جاتا ہے۔ اس صورت میں یہ اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ کہلاتا ہے۔ مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اُس کا مادہ وہی ہو جو فعل کا ہو، جیسے: فَرِحَ فَرَحًا عَظِيْمًا (وہ بہت خوش ہوا) اس جملے میں مصدر فَرَحًا مفعول مطلق ہے، جو تمییز کے لئے واقع ہوا ہے۔ بعض وقت مفعول مطلق دوسرے فعل سے بھی لیا جا سکتا ہے، مثلاً: فَرِحَ سُرُوْرًا عَظِيْمًا (وہ بہت خوش ہوا) ضَرَبْتُهُ تَادِيْبًا (میں نے اُسے ادب کے لئے مارا) اس جملے میں تَادِيْبًا مفعول مطلق ہے اور مارنے کی علت

کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

مصدر، مجہول کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: ضُرِبَ ضَرْبًا شَدِیْدًا (اُسے سخت مار ماری گئی)۔

بعض وقت جب مصدر، مجہول کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، تو صفت کو محذوف بھی کر دیتے ہیں، جیسے: ضُرِبَ ضَرْبًا (وہ مارا گیا مارنا)۔ اس صورت میں مجہول تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مصدر کبھی مضاف الیہ کے ساتھ، کبھی ضمیر متصل، کبھی بہ طور اسم اشارہ اور کبھی بہ طور جملۂ موصولہ کے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً: خِفْتَ خَوْفَ الْجَبَانِ (تو بزدلوں کی طرح ڈرا) یعنی ایسا ڈرا جیسے نامرد۔

ضَرَبْتُهٗ هٰذَا الضَّرْبَ (میں نے اس کو یہ مار ماری) یعنی اس طرح کی مار ماری۔

ضُرِبَ ضَرْبًا اَوْجَعَهٗ (وہ مارا گیا ایسی مار کہ اُس کو درد پہنچا)۔

۱۹۱۔ اسم الفاعل بھی اسم کی طرح مستعمل ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کے بعد مضاف الیہ یا فعل آنا چاہیئے اور پھر مفعول بہٖ یا لام جر (لِ)، بہ شرطیکہ وہ بہ طور مضارع استعمال ہوا ہو، جیسے:

قَاتِلُ النَّاسِ } وہ شخص جو آدمیوں کو مارتا ہے
قَاتِلُ النَّاسَ }

اَلْقَاتِلُ النَّاسَ ایضًا

الطَّالِبُ لِلْعِلْمِ، وہ شخص جو علم کے طلب کرنے میں کوشش کرتا ہے۔

جملۂ اَلْقَاتِلُ النَّاسَ میں فاعل مذکور نہ ہونے سے ضمیر واحد غائب، یعنی هُوَ، پوشیدہ ہے، جو فاعل کی طرف پھرتی ہے، یعنی وہ ضمیر اَلْقَاتِلُ کا فاعل واقع ہوتی ہے۔

اگر اسم فاعل ماضی کے معنی میں مستعمل ہوا ہو، تو اُس کا مفعول بطور مضاف کے آتا ہے، جیسے: قَاتِلُ النَّاسِ، وہ شخص جس نے آدمی کو مار دیا، یعنی زمانہ ماضی میں۔

فائدہ:۔ خلاف اس کے عام طور پر تینوں زمانوں میں بھی اس کا استعمال بصورت مرکب اضافی ہوتا ہے، جیسے: غَافِرُ الذَّنْبِ، قَابِلُ التَّوْبِ، گناہ کا بخشنے والا، توبہ کا قبول کرنے والا۔

اسم فاعل جملۂ اسمیہ میں بہ طور خبر کے، جملہ فعلیہ میں بہ طور موصوف یا موصول یا ذوالحال کے واقع ہو سکتا ہے۔ اگر جملۂ استفہامیہ، یا نافیہ میں اسم فاعل واقع ہو، تو فعل کی طرح عمل کرتا ہے، یعنی اپنے فاعل کو مرفوع اور مفعول کو منصوب کرتا ہے، جیسے: سَعْدٌ عَالِمٌ اَخُوْهُ۔ سعد، جس کا بھائی عالم ہے۔ عَمْرٌو رَاكِبٌ اَبُوْهُ فَرَسًا۔ وہ عمرو جس کا باپ گھوڑے پر سوار ہے۔ رَأَيْتُ رَجُلًا قَاتِلًا اِبْنُهٗ عَمْرًا: میں نے ایک آدمی کو دیکھا، جو اُس کے بیٹے عمرو کا قاتل ہے۔ لَقِيَنِي الْقَاضِيْ اَخُوْهُ۔ مجھ کو وہ شخص ملا، جس کا بھائی قاضی ہے۔ لَقِيْتُ الْكَاتِبَ اِبْنُهُ الصَّحِيْفَةَ: میں اُس شخص سے ملا جس کا بیٹا صحیفہ لکھنے والا ہے۔ جَاءَنِيْ مَحْمُوْدٌ آخِذًا غُلَامُهٗ عِنَانَ الْفَرَسِ۔ میرے پاس محمود ایسی حالت میں آیا کہ اُس کا غلام گھوڑے کی لگام تھامے ہوتے تھا۔ اَمُقْرِضٌ سَعْدٌ زَيْدًا؟ کیا سعد زید کو قرض دینے والا ہے؟ مَا فَاضِلٌ اِبْنُهٗ، اُس کا بیٹا فاضل نہیں ہے۔

۱۹۲۔ اسم مفعول کا عمل بھی بہ طور اسم فاعل کے ہوتا ہے، لیکن مرکب اضافی ہونے کی صورت میں اگر وہ فعل متعدی سے مشتق ہے تو اُس کا مفعول ثانی، یا ثالث ذکر نہیں کیا جاتا ہے، کیوں کہ جو اسم اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے وہ گویا مفعول اوّل ہے۔ ایسے اسم مفعول کا بہ صورتِ مرکب اضافی بہت ہی کم استعمال ہوتا ہے۔

۱۹۳۔ صفتِ مشبّہ بہ اسمِ فاعل، جو فَعَلٌ وغیرہ کے وزن پر آتی ہے اور فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے، وہ بھی اسم فاعل کی طرح عمل کرتی ہے، جیسے: سَعِیْدٌ حَسَنٌ وَجْھُہٗ۔ سعید جس کا چہرہ خوب صورت ہے۔

فائدہ:۔ اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبّہ بہ اسم فاعل بہ طور مرکب اضافی، جب کسی اسم معرف باللام یا اسم معرفہ کی صفت واقع ہوں، تو تینوں پر باوجود کسی اسم کی طرف مضاف الیہ ہونے کے ال تعریفی داخل کر سکتے ہیں۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

کل نفس ذائقة الموت ۔ سرنا سیرا سریعا۔ کان قتل الخلیفة جعفرا فی هذه السنة ۔ فعل زید هذا الفعل حبا لاخیه ۔ انی تاسف اسفا عظیما بعدم رویتکم ۔ بالمنزل عند احضاری الکتب التی طلبتموها فی المکتوب الذی ارسلتموه الی البارحة ۔ قد تصرح لرافع هذه الرخصة بالتفرج علی جنّتی الجزیرة والجیزة ۔ اشکرك شکرا قلبیا من ارسالك لی عنوان صاحبك ۔ بعد اهدائك التحیة والسلام اخبرك انی قد وصلت بالسلامة بمدینة مصر منذ ثلاثة ایام ۔ کان مسعود ینظر الی ذلك الغلام ونباهته ولطفه نظرة العجب ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

جو کتابیں تم نے ہمیں بھیجیں، جب وہ پہنچیں تو ہم بہت خوش ہوئے۔ وطن کی محبّت ایمان کا جزو ہے۔ میں نے اس لڑکی کی بہت تعریف کی کہ اُس کو وطن کی محبّت ہے۔ ہم شاہزادے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے یہ کام اُن کے دشمنوں کی نفرت

کی وجہ سے کیا۔ بہت سے سلام پہنچاکر ہم یہ اطلاع دیتے ہیں کہ اس خط کے لکھنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ ہم تمہاری صحت وسلامتی اور دیگر حالات معلوم کریں۔ میں اس سال کے نومبر میں یہ شہر چھوڑ دوں گا۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ حضور بالکل خیریت سے ہیں۔

سبق ۲۹

(۱) اسم مکان اور اسم زمان

۱۹۴۔ جو اسمار کسی کام کے کرنے کی جگہ، یا اُس کا وقت بتائیں، وہ اسم المکان اور اسم الزّمان کہلاتے ہیں۔

جب یہ افعال ثلاثی مجرد سے مشتق ہوتے ہیں، تو ان کے وزن ان تین وزنوں میں سے ایک ہوتے ہیں، مَفْعِلٌ، مَفْعَلٌ اور مَفْعَلَةٌ، مثلاً: جَلَسَ (بیٹھنا) سے مَجْلِسٌ، بیٹھنے کی جگہ، کَتَبَ (لکھنا) سے، مَکْتَبٌ، مکتب، اسکول، قَبَرَ (دفن کرنا) سے، مَقْبَرَةٌ، قبرستان۔

ان تینوں اوزان کی جمع مَفَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: مَجَالِسُ، مَکَاتِبُ، مَقَابِرُ۔

فائدہ: (۱) یہ اسمار جب ایسے افعال سے مشتق ہوں، جن کے مضارع کا ع کلمہ مکسور، یا مفتوح ہو، تو اُن کا وزن عام طور پر مَفْعِلٌ ہوتا ہے، اور اگر مضارع کا ع کلمہ مضموم ہو تو اسم مکان وزمان کا وزن مَفْعَلٌ ہوتا ہے۔ لیکن بعض اسماءِ ظرف اس قاعدۂ کلیہ سے مستثنیٰ بھی ہیں، مثلاً: مَشْرِقٌ، سورج نکلنے کی جگہ۔ مَغْرِبٌ، سورج ڈوبنے کی جگہ، مغرب۔ مَسْجِدٌ سجدہ کرنے کی جگہ، مسجد۔ مَسْکِنٌ، رہنے کی جگہ۔ یہ سب اسم المکان اُن افعال سے

مشتق ہیں جن کے مضارع کے ع کلمے میں ضمہ آتا ہے۔

فائدہ:۔ (۲) بعض افعال سے ایک سے زیادہ اوزان استعمال ہوتے ہیں، جیسے کَتَبَ (لکھنا) سے مَكْتَبٌ، دفتر اور مَكْتَبَةٌ کتب خانہ، کتابوں کی دوکان، وَضَعَ (رکھنا) سے مَوْضَعٌ اور مَوْضِعٌ، مقام، جگہ۔

فائدہ: (۳) ایک اور شاذ وزن مِفْعَالٌ بھی ہے۔ یہ بالخصوص اُن افعال سے آتا ہے جن کا ف کلمہ و یا ي (معتل الفاء) ہے۔ جیسے: وَلَدَ (بچے جننا) سے مِيلَادٌ (بجائے مِوْلَادٌ کے) پیدائش کا وقت۔ اسی طرح اسم وَقْتٌ سے مِيقَاتٌ (بجائے مِوْقَاتٌ کے) مقررہ وقت۔

۱۹۵۔ یہ اسماء جو افعال غیر صحیحہ سے مشتق ہیں، اُن ہی قواعد کے پابند ہیں، جو افعال کی ساخت کے لئے موضوع ہیں (دیکھو سبق ۲۱-۲۳)، جیسے: قَرَّ (مقرر کرنا) سے مَقَرٌّ (بجائے مَقْرَرٌ کے) جائے قرار، حَلَّ (اُترنا) سے مَحَلٌّ (بجائے مَحْلَلٌ کے) مقام، اور مَحَلَّةٌ (بجائے مَحْلَلَةٌ کے) محلہ، شہر کا ایک حصّہ، قَامَ (کھڑا ہونا) سے مَقَامٌ (بجائے مَقْوَمٌ کے) مقام، رَعٰی (چرنا) سے مَرْعٰی، چرنے کی جگہ، چراگاہ۔

۱۹۶۔ افعال مزید فیہ میں اسم مفعول بجائے اسم مکان و اسم زمان کے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اِلْتَقٰی (ملنا) سے مُلْتَقًى، ملنے کی جگہ، اِسْتَنْقَعَ (پانی کا جمع ہونا) سے مُسْتَنْقَعٌ، دلدل۔ صَلّٰى (نماز پڑھنا) سے مُصَلّٰى، نماز پڑھنے کی جگہ؛

(ب) اسم آلہ

۱۹۷۔ کام کے کرنے کے آلے اور اوزار کا نام اِسْمُ الْآلَةِ کہلاتا ہے۔

اسم آلہ کے اوزان مِفْعَالٌ، مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ ہیں، جیسے: فَتَحَ (کھولنا) سے مِفْتَاحٌ، کنجی۔ كَنَسَ (جھاڑو دینا) سے مِكْنَسَةٌ، جھاڑو، وَزَنَ (تولنا) سے مِيزَانٌ (بجائے مِوْزَانٌ کے) ترازو۔

مِفْعَلٌ اور مِفْعَلَةٌ کے اوزان کی جمع مَفَاعِلُ آتی ہے، اور مِفْعَالٌ کی مَفَاعِیلُ
جیسے: مَکَانِسُ، مَفَاتِیحُ

(ج) اِسْمُ التَّصْغِیرِ

۱۹۸۔ جو اسم چھوٹائی کے معنی ظاہر کرے وہ اِسْمُ التَّصْغِیرِ کہلاتا ہے۔
یہ اسم ثلاثی مجرد کے اسموں سے فُعَیْلٌ کے وزن پر آتا ہے، مثلاً: کَلْبٌ (کُتّا) سے اسم التصغیر کُلَیْبٌ، چھوٹا کُتّا۔

جو الفاظ مضاعف یا مُعتّل سے ہوں، وہ بھی بادنیٰ تغیر اسی وزن سے آتے ہیں، جیسے: ظِلٌّ (سایہ) سے ظُلَیْلٌ، بَابٌ (= بَوَبٌ) دروازہ، سے بُوَیْبٌ اور فَتًی (جوان) سے فُتَیٌّ۔

جو اسماء رباعی، یعنی چار حرفی ہیں اُن کی تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: عَقْرَبٌ (بچھو) کی تصغیر عُقَیْرِبٌ۔ اگر چار سے زیادہ حرف ہوں تو ان کی تصغیر فُعَیْلِیلٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے: عُصْفُورٌ (چڑیا) کی تصغیر عُصَیْفِیْرٌ ہے۔

اگر اسم کے آخر میں علامتِ تانیث ہو تو اسم تصغیر میں یہ علامت قائم رہتی ہے، جیسے: قَلْعَةٌ سے قُلَیْعَةٌ اور سَلْمٰی سے سُلَیْمٰی۔

ذیل کی تصغیریں یاد رکھنے کے قابل ہیں:
اَبٌ (اَبَوٌ) باپ، سے اُبَیٌّ (اُبَیْوٌ) چھوٹا سا باپ۔
اَخٌ (اَخَوٌ) بھائی، سے اُخَیٌّ (اُخَیْوٌ) چھوٹا سا بھائی۔
اُخْتٌ (بہن) سے اُخَیَّةٌ، چھوٹی سی بہن۔
اِبْنٌ (بَنَوٌ) بیٹا، سے بُنَیٌّ (بُنَیْیٌ) چھوٹا سا بیٹا۔
اِبْنَةٌ، یا بِنْتٌ (بیٹی) سے بُنَیَّةٌ چھوٹی سی بیٹی۔
شَیْءٌ (چیز) سے شُوَیٌّ (شُیَیٌّ) چھوٹی چیز (عام طور پر شُوَیَّةٌ)۔

فائدہ : اسم تصغیر صرف کسی چیز کی تصغیر ہی کے لئے نہیں آتا، بلکہ یہ پیارا اور حقارت کے معنی بھی ظاہر کرتا ہے۔ اُس صورت میں اُس کا وزن فَعُّولٌ آتا ہے اور اصلی نام کے ساتھ زمانۂ حال میں پیار ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے: فَاطِمَۃُ کی تصغیر پیار کے لئے کی جائے تو فَطُّومُ ہوتی ہے، عَبْدُ الْقَادِرِ کی قُدُّوْرُ اور عَبْدُ اللّٰہِ کی عَبُّوْدُ

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

إنی قصدت السفر، فوصلت الی بلد لا اعرف به احد ا وجلت بها لعلی اجد بها مأوی ابیت فیه تلك اللیلة ۔ القاهرة عاصمة القطر المصری وهی مقرّ الجناب العالی الخدیویّ ومرکز حکومته وفی ایام المصریین القدماء عرف ذالك الموضع بمنف ۔ اطلقت الرصاص علی الضّبی فلم یصب المرمی ۔ قد سرحوا الخیل للرعی فی تلك المزارع ۔ ان الافرنج یسمون مقیاس الحرارة باسم الترمومیتر ۔ المسجد معبد المسلمین ۔ عید میلاد المسیح اکبر اعیاد النصاری ۔ محلة الاسماعیلیة فی مدینة مصر کانت سابقا کلها حدائق وبساتین ومستنقعات فلما یشاهد فیها من المساکن والبیوت ۔ یا عیّوش! فتحی الباب بهذا المفتاح ۔ یا عبید الله! أعطنی شویة من هذا اللحم ۔ قال هل تقبلون دعوتی ان تتناولوا الطعام عندی فی منزلی؟ فدخلنا وجلسنا علی المتکآت فقدمت لنا القهوة ثمّ تناولنا الطعام ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

چھوٹا سا کتّا خوب محافظ ہے۔ یہ چھوٹا سا آدمی کمرے کو جھاڑو سے صاف کرتا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں جا کر کُنجی سے دروازہ کھولا۔ بیروت میں والی رہتا ہے۔ لڑکے! گیہوں کو ترازو میں تول۔ عیسائیوں کو مسجدوں میں نماز کے وقت اور مقبروں میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے گھوڑے کو چراگاہ میں دیکھا۔ پیاری فاطمہ! مجھے یہ روٹی دے۔ مشرق کی رسمیں مغرب کی رسموں سے الگ ہیں۔ جب بادشاہ آگیا تو اُنھوں نے توپیں چلائیں۔ اے چھوٹے سے بیٹے! میں خدا سے کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ میں نے یہ کتاب کتابوں کی دُکان سے خریدی۔

سبق ۳۰

(۱) اسم النسبة

۱۹۹۔ جب کسی اسم کو کسی چیز، یا شخص، یا قبیلہ، یا زمین، یا مقام، یا پیشے وغیرہ کی طرف نسبت دی جائے تو آخر میں یائے مشدّد (ـِيٌّ) بڑھا دیتے ہیں، جیسے: عَرَبٌ سے عَرَبِيٌّ (عرب کا رہنے والا) عِلْمٌ سے عِلْمِيٌّ (علم والا) يَوْمٌ سے يَوْمِيٌّ (دن والا، روزانہ) ایسے اسم کو اسم النّسبة یا صفت نسبتی کہتے ہیں۔

اگر اسم کے آخر میں تائے تانیث (ة) ہو تو وہ نسبت کی ي لگانے سے گر جاتی ہے، جیسے، طَبِيعَةٌ سے طَبِيعِيٌّ، مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ اور صِنَاعَةٌ سے صِنَاعِيٌّ

جو حروف کسی اسم کو بناتے ہوئے بڑھائے جاتے ہیں، بعض اوقات وہ بھی گر جاتے ہیں، جیسے: مَدِينَةٌ (شہر) کی ي اور آخر کی تائے تانیث گر کر مَدَنِيٌّ

(شہری) ہوگیا۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے، چنانچہ حَدِیْدٌ (لوہا) سے حَدِیْدِیٌّ (لوہے کا) بنتا ہے نہ کہ حَدَدِیٌّ

الفاظ آبٌ اور آخٌ ہیں (جو آبُوٌ اور آخُوٌ تھے) واو پھر واپس آجاتا ہے، اور اس طرح ان سے اسم نسبت آبَوِیٌّ اور آخَوِیٌّ ہوجاتا ہے۔

اگر کسی اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو، یا آخری حرف کوئی حرف علت ہو اور وہ تعلیل میں گر گیا ہو، یعنی ـَا، ـَی، ـًا، ـًی) تو یائے نسبت لگانے سے پہلے واو مکسور زیادہ کرتے ہیں، جیسے: مَعْنًی سے مَعْنَوِیٌّ اور دُنْیَا سے دُنْیَوِیٌّ۔

اگر کسی لفظ کے آخر میں ہمزہ ہو (ـَاءٌ) تو اُس کو واو سے بدل دیتے ہیں، جیسے: سَمَاءٌ سے سَمَاوِیٌّ۔ لیکن لفظ شِتَاءٌ (جاڑا) سے الف گر کر شَتَوِیٌّ ہوتا ہے۔ فَرَنْسَا (فرانس) سے فَرَنْسِیٌّ، فَرَنْسَوِیٌّ اور فَرَنْسَاوِیٌّ بنایا جاتا ہے۔

اسم نسبت کی جمع اگر اشخاص مراد ہوں تو جمع مذکر سالم کی طرح آتی ہے، جیسے: مِصْرِیُّوْنَ۔

۲۰۰۔ صفات نسبتی کو بصورت مؤنث لانے سے اکثر اسم صفت کے معنی پیدا ہوجاتے ہیں، جیسے: اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِیَّةٌ (آدمیت) اور اِنْسَانِیٌّ (آدمی کا)، اِلٰہٌ سے اِلٰھِیٌّ، اِلٰھِیَّةٌ (خدائی) اور شَھْرٌ سے شَھْرِیٌّ (ماہوار) اور شَھْرِیَّةٌ (ماہوار مزدوری)

(ب) اسم صفت

۲۰۱۔ اسم صفت کے مفصلۂ ذیل اوزان سبق ۱۰ میں بیان ہو چکے ہیں: (الف) فَاعِلٌ اسم فاعل کے لئے، (ب) فَعِیْلٌ۔ کبھی یہ وزن اسم مفعول کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے، جیسے: قَتِیْلٌ بمعنی مَقْتُوْلٌ (قتل کیا ہوا)، (ج) فَعُوْلٌ (د) مَفْعُوْلٌ اسم مفعول کے لئے (ہ) فَعْلَانٌ (و) اَفْعَلُ رنگ اور عیوب کیلئے

ان کے علاوہ ذیل کے اوزان بھی عام طور پر مستعمل ہیں:

(ز) فَعْلٌ۔ اُن لازمی افعال کے لئے مخصوص ہے، جن کا وزن فَعُلَ ہو، جیسے: صَعُبَ سے صَعْبٌ (سخت دشوار)

(ح) فَعَلٌ۔ جیسے: حَسُنَ سے حَسَنٌ (خوب صورت)۔

(ط) فَعِلٌ۔ اُن لازمی افعال سے مشتق ہوتا ہے، جن کا وزن فَعِلَ ہو، جیسے: فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرِحٌ

(ی) فُعْلَانٌ۔ جیسے: عُرْيَانٌ (ننگا)

(ك) فَعَّالٌ صفت مبالغہ، جیسے: كَذَبَ سے كَذَّابٌ (بہت ہی جھوٹ بولنے والا)

فائدہ: بعض افعال جن کا ع کلمہ واو یا ی (اجوف واوی یا یائی) ہو وہ خلاف قیاس فَعِيلٌ کی جگہ فَيْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں، اور یہ وزن (فَيْعِلٌ) بھی تعلیل کے بعد فَيِّلٌ کی صورت میں آجاتا ہے، جیسے: جَادَ (اجوف واوی) سے جَيِّدٌ (اصل جَوِيدٌ اور جَيْوِدٌ۔ اچھا)، طَابَ (اجوف یائی) سے طَيِّبٌ (اصل طَيِيبٌ اور طَيْيِبٌ، عمدہ، نفیس)۔

۲۰۲۔ فَعَّالٌ کا وزن اکثر ہنر، یا پیشہ وروں کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: حَمَلَ (اٹھانا) سے حَمَّالٌ مزدور۔ خُبْزٌ (روٹی) سے خَبَّازٌ نان بائی، خَيَّاطٌ درزی، سَقَّاءٌ۔ بہشتی۔

ان اسماء کی جمع، جمع سالم کی سی ہے۔ مثلاً: حَمَّالُونَ، خَبَّازُونَ وغیرہ۔

۲۰۳۔ اِسْمُ التَّفْضِيل (دیکھو سبق ۱۰) ہمیشہ ثلاثی مجرد سے بنتا ہے، جیسے: طَوِيلٌ لمبا (مادہ طولٌ) سے اَطْوَلُ زیادہ لمبا، جَيِّدٌ اچھا (مادہ جَوَدَ) سے اَجْوَدُ زیادہ اچھا۔

افعال مزید فیہ کا اسم تفضیل اس طرح بنتا ہے کہ مزید فیہ کے مصدر منصوب سے پہلے کوئی مناسب اسم تفضیل ثلاثی مجرد کا لاتے ہیں، جیسے: مُجْتَهِدٌ کوشش کرنے والا، سے اَكْثَرُ اِجْتِهَادًا بہت کوشش کرنے والا، اَسْوَدُ کالا سے اَشَدُّ سَوَادًا بہت ہی کالا۔

بعض اسماء صفات، جیسے مزید فیہ کے اسم مفعول اور وہ الفاظ جو اَفْعَلُ کے وزن پر آئیں، ان دونوں سے اسم التفضیل نہیں بن سکتا۔ ان کے لئے اوپر کا قاعدہ برتا جاتا ہے۔

فائدہ:۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اسم التفضیل (ثلاثی مجرد) کے بعد جو اسم مصدر بہ وجہ تمیز واقع ہونے کے منصوب ہوتا ہے، وہ ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے، جیسے: اَقَلُّ عَدَدًا گنتی میں بہت کم، اَكْثَرُ دِرْهَمًا، درہموں یعنی روپیہ، دولت کے لحاظ سے بہت زیادہ۔

۲۰۴ - جب جملے میں دو چیزوں کا مقابلہ کیا جائے اور اُس کا دوسرا حصہ اسم نہ ہو، بلکہ کوئی جملہ ہو، یا حال ہو، تو اسم تفضیل کے بعد مِمَّا (= مِنْ مَا) فعل کے ساتھ، یا ایک ضمیر کے ساتھ مِنْ لایا جاتا ہے، جیسے: اَلْهَوَاءُ اَلْطَفُ اَلْيَوْمَ مِمَّا كَانَ اَمْسِ، آج ہوا بہ نسبت کل کی ہوا کے اچھی ہے۔

اسم تفضیل نکرہ کے ساتھ جب مِنْ استعمال کیا جائے، تو اَفْعَلُ کا وزن واحد اور جمع، اور مذکر اور مؤنث میں یکساں مستعمل ہوتا ہے، جیسے: لَقِيْتُ رَجُلًا اَفْضَلَ مِنْكَ۔ جَاءَ رِجَالٌ اَفْضَلُ مِنْكَ، مَرَرْتُ بِامْرَأَةٍ اَفْضَلَ مِنْكَ۔

۲۰۵- جب اسم تفضیل معرّف باللام ہو، یا بصورت مضاف ہو، تو اُس کا مثنیٰ، جمع اور مؤنث جُدا جُدا استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ الْاَفْضَلُ، رَأَيْتُ الرِّجَالَ الْاَفْضَلِيْنَ، مَرَرْتُ بِالْمَرْأَةِ الْفُضْلٰى، لَقِيْتُ النِّسَاءَ الْفُضَلَ۔

اسم تفضیل نکرہ کا استعمال بغیر مِنْ کے درست نہیں ہے، لیکن لفظ آخَرُ کا استعمال اس کے خلاف ہے کہ یہ بغیر مِنْ اور اَلْ اور اضافت کے بہ صورت مؤنث اور بہ صورتِ جمع جُدا جُدا مستعمل ہوتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اٰخَرَ، رَاَيْتُ رِجَالًا اٰخَرِيْنَ، لَقِيْتُ رِجَالًا اُخَرَ

هٰذِهِ امْرَأَةٌ أُخْرٰى، هُنَّ نِسْوَةٌ أُخَرُ

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

فرسی کان من اجود الخیل ۔ انّہ من اَرْدَءِ العوائد تعرّض الانسان لما لا یغنیہ ۔ بلد فیھا التعیّش ھی اعظم موطن ۔ ھذا الشارع الاٰن اعرض منہ سابقًا ۔ الرّیح کانت اشد امس منھا الیوم ۔ حضر احد الشّامیّین الی مصر ودخل احد الجوامع لیصلی و فیھا ھو ھناك رأی رجلا عیانا رابط راسہ ویدیہ ورجلیہ وعینیہ ویطلب من اللّٰہ قائلا "یاربی اشفنی یاربی اعف عنّی وخلّصنی من امراضی واوجاعی" واکثر من ھذا الکلام. فسمعہ الشّامی وتضایق ونظر الیہ وقال "ان خلق اللّٰہ واحدا جدیدا غیرك کان اسھل لہ من ان یقعد یرقع فیك" فلمّا سمعہ المصری شتمہ وانصرف۔ ھذا الحمال اکثر اجتھادًا من ذالك السّکة الحدیدیة توصل من الاسکندریّة الی مصر ۔ انّ البطالة والکسل احلی مذاقا من العسل ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

یہ بہشتی بہ نسبت کل کے آج زیادہ محنتی ہے۔ میری روشنائی تمہاری روشنائی سے زیادہ کالی ہے ۔ ہم قاہرہ میں ریل سے آئے ۔ بہ نسبت شامی کے مصری زیادہ ہوشیار ہے۔ اگر خدا چاہے تو موسم بہ نسبت آج کے کل زیادہ اچھا ہوگا ۔ یہ انگریز بہ نسبت اُس فرانسیسی کے زیادہ مغرور ہے ۔ مزدور بہ نسبت درزیوں کے زیادہ محنتی ہیں میلوں میں ہجوم اس سے زیادہ ہے جو ہم نے خیال کیا تھا ۔ ہم اُس سے زیادہ چلے جتنا ہم نے ارادہ کیا تھا ۔ یہ قہوہ اچھا ہے، یہ اُس قہوہ سے بھی اچھا ہے جو ہم نے کل پیا تھا۔

سبق ۳۱ - اسم جنس اور اسم عَلَم

۲۰۶ - الفاظ اپنے معنوں کے اعتبار سے دو قسموں کے ہیں: اسم جنس اور عَلَمٌ۔

۲۰۷ - إِسْمُ الجنس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۱) إِسْمُ عَيْنٍ، خواہ وہ اسم ہو، جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ، یا صفت، جیسے: رَاكِبٌ، جَالِسٌ۔

(۲) إِسْمُ مَعْنًى، خواہ وہ اسم ہوں، جیسے: عِلْمٌ، جَهْلٌ، یا صفت، جیسے: مَفْهُومٌ۔

اسم معنی کو جب عام معنی میں استعمال کیا جائے، تو اس پر ال لاتے ہیں، جیسے: اَلشُّجَاعَةُ فَضِيلَةٌ بہادری ایک خوبی ہے۔ مادّی چیزوں کے اسمار پر بھی یہی قاعدہ حاوی ہے، جیسے: اَلذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ مَعْدِنَانِ، سونا اور چاندی دونوں کان کی چیزیں ہیں۔

اسم علم

۲۰۸ - اسم معرفہ ہمیشہ اسم معیّن ہوتا ہے۔ اس لئے وہ جملۂ اسمیہ میں مبتدا واقع ہو سکتا ہے، جیسے: زَيْدٌ رَجُلٌ، زید ایک مرد ہے۔

اسمار معرفہ مفرد ہوتے ہیں، یا مرکّب، مفرد اسمار کے تین یا زیادہ حروف ہوتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ، جَعْفَرٌ۔

مرکب اسمار کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں:

(الف) دو اسم باہم ملے ہوئے ہوں، جیسے: بَعْلَبَكُّ، جو دو اسموں (بَعْل اور بكّ) سے ملا کر بنایا گیا ہے۔

(ب) ایک ہی اسم مضاف اور مضاف الیہ سے مرکب ہو، جیسے: عَبْدُ اللهِ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، اِمْرُؤُ الْقَيْسِ۔

(ج) ایک جملہ ہو، مثلاً: دو یا تین لفظ جو کسی نثر یا نظم کے شروع میں واقع ہوں اور وہ اُس مضمون کے نام سے مشہور ہو جائیں، جیسے: قَالَ الْمَلَأُ اَلَّذِیْنَ اور سُبْحٰنَ الَّذِیْ قرآن شریف کے دو مشہور پاروں کے نام ہیں، یا تَأَبَّطَ شَرًّا (اُس نے بدی کو بغل میں لیا) ایک مشہور شخص کا نام ہے۔

(أ) کسی شخص (وغیرہ) کا نام، اور یہ عموماً جامد ہوتا ہے، جیسے: زَیْدٌ، جَعْفَرُ۔

(ب) کُنْیَۃ۔ وہ نام جس میں باپ، یا ماں، یا بیٹے یا بیٹی سے اظہار نسبت کیا جائے، جیسے: اَبُوْ فِرَاسٍ، اُمُّ کُلْثُوْمٍ، اِبْنُ بَطُّوْطَۃَ، بِنْتُ کُلَیْبٍ۔

(ج) لَقَب۔ وہ نام جو کسی ایسی صفت یا واقعے کے ساتھ نسبت رکھتا ہو، جو نام والے سے متعلق ہو، جیسے: بَطَّۃٌ (بطخ) اور قُفَّۃٌ (ٹوکری) جب یہ کسی شخص کے نام کے طور پر استعمال کئے جائیں۔

فائدہ :- (۱) بعض اسماءِ معرفہ ہمیشہ معرف باللام ہوتے ہیں، جیسے: اَلْحَارِثُ (لغوی معنی ہل چلانے والا)۔

فائدہ (۲) عَمْرٌو (مفتوح العین) عُمَرُ (مضموم العین) سے تمیز کرنے کے لئے عُمْرٌو کے بعد واو معدولہ زیادہ کرتے ہیں، جو لکھا جاتا ہے، مگر پڑھا نہیں جاتا۔ رفع اور جرّ کی حالت میں لکھا جاتا ہے اور نصب کی حالت میں نہیں لکھتے، جیسے: عَمْرٌو، عَمْرٍو اور عَمْرًا ؛

سبق ۳۲۔ مؤنث

۲۰۹۔ مؤنث بنانے کا قاعدہ سبق ۲ میں بیان ہو چکا ہے۔

بہت سے اسماء، بغیر اس کے کہ اُن کے آخر میں کوئی علامت تانیث کی ہو، مؤنث بولے اور سمجھے جاتے ہیں۔ ان کی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس فہرست میں بہت تھوڑے اسماء دیئے گئے ہیں، ان کے علاوہ اور بہت سے اسماء مؤنث ہیں :۔

اَرْضٌ	زمین	سَرْطَانٌ	کیکڑا
اَفْعیٰ	سانپ	اُذُنٌ	کان
بِئْرٌ	کنُواں	بَیْتٌ	گھر
جَحِیْمٌ	بہت تیز آگ، دوزخ	جَھَنَّمُ	دوزخ
شَمْسٌ	آفتاب	حَرْبٌ	لڑائی
شِمَالٌ	بایاں، بایاں ہاتھ	دَارٌ	گھر
خَدٌّ	گال (جمع خدود)	ضَبُعٌ	کفتار، لگڑ بھگڑ، بجّو
دَلْوٌ	ڈول	دِرْعٌ	زرہ
طُغْیَانٌ	حد سے گذرنا	ذَھَبٌ	سونا
ذِرَاعٌ	بانہہ، ہاتھ کا پیمانہ انگلیوں تک	عَیْنٌ	آنکھ، پانی کا چشمہ
رَحیٰ	چکّی	عَرُوْضٌ	علمِ شعر
رِیْحٌ	ہوا	عَضُدٌ	بازو
رَحِمٌ	بچہ دان	عَقْرَبٌ	بچھّو

رِجْلٌ	پیر	عَقِبٌ	ایڑی
سَعِیْرٌ	بھڑکتی آگ، دوزخ	سَقَرٌ	دوزخ
سِنٌّ	دانت	سَاقٌ	پنڈلی
عَصًا	لاٹھی	یَدٌ	ہاتھ
عُقَابٌ	ایک شکاری پرندہ کا نام	یَنْبُوْعٌ	پانی کا بڑا چشمہ
یَمِیْنٌ	داہنا، داہنا ہاتھ	غُوْلٌ	مصیبت
فِهْرٌ	سِل کا چھوٹا بٹہ	فَأْسٌ	کلہاڑی
فِرْدَوْسٌ	بہشت، باغ	قَدَمٌ	پاؤں
قِطٌّ	بلاؤ	کَأْسٌ	پیالہ
کَرِشٌ	اوجھڑی	کَتِفٌ	شانہ، کندھا
کَفٌّ	ہتھیلی	مَنْجَنِیْقٌ	پتھر پھینکنے کی کل
مُوْسٰی	اُسترہ	نَفْسٌ	جان
نَارٌ	آگ	نَعْلٌ	جُوتا

۲۱۰۔ وہ اسماء جموع، جن کا واحد اُسی لفظ سے استعمال نہ ہوتا ہو، تو:

(الف) اگر ذوی العقول (یعنی انسانوں) کے لئے وہ لفظ اسم جمع کا مستعمل ہو، تو ایسے اسماء مذکر و مؤنث، دونوں طرح استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: قَوْمٌ، رَهْطٌ، نَفَرٌ

(ب) اگر غیر ذوی العقول (حیوانوں) کے لئے مستعمل ہو تو وہ لازمی طور پر مؤنث استعمال کئے جاتے ہیں، اور اُن کی تصغیر کے آخر میں ۃ زیادہ کی جاتی ہے، جیسے: اِبِلٌ، غَنَمٌ سے مصغر اسماء اُبَیْلَةٌ اور غُنَیْمَةٌ ہیں۔

۲۱۱۔ جن اسماء جموع کے واحد میں ۃ زیادہ ہوتی ہے، اُن کا استعمال جنس

مشترک، یعنی مذکر و مؤنث دونوں میں کیا جاتا ہے، جیسے: نَحْلٌ (شہد کی مکھیاں)،
اس کا واحد نَحْلَۃٌ ہے۔

حروف ابجد، یا ہجا، بھی جنس مشترک سے ہوتے ہیں، لیکن عام طور پر یہ بہ طور
مؤنث کے استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے: اَلْاَلِفُ الْمَقْصُوْرَۃُ وغیرہ۔

۲۱۲۔ جن اسموں کے آخر میں ے ی (یعنی الف بہ صورت یا ے، یا الف مقصورہ)
ہو وہ حسب ذیل صورتوں میں مؤنث استعمال کئے جاتے ہیں:

(الف) بعض الفاظ اپنی اصل میں مؤنث ہیں، جیسے: ذِکْرٰی، (یادگار) دُنْیَا،
(دنیا) (جو حقیقت میں دَنِیٌّ نشیبی، کا اسم تفضیل مؤنث ہے)۔

(ب) جو اسماء صفات بروزن فَعْلَانُ (بلا تنوین) آتے ہیں، وہ بہ صورت
مؤنث فَعْلٰی کا وزن اختیار کرتے ہیں، جیسے: غَضْبَانُ (ناراض، غصے میں) کا مؤنث
غَضْبٰی آتا ہے۔ لیکن جو اسماء صفات فَعْلَانٌ (مع تنوین) کے وزن پر آتے ہیں،
اُن کے مؤنث کا وزن فَعْلٰی نہیں ہوتا، جیسے: نَدْمَانٌ (شرمندہ) کا مؤنث
نُدْمَانَۃٌ آتا ہے۔

(ج) اسم تفضیل کا مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَکْبَرُ سب سے
بڑا، (مذکر) سے کُبْرٰی، سب سے بڑی (مؤنث)، اَعْلٰی، بلند ترین (مذکر) سے
عُلْیَا بلند ترین (مؤنث)

(د) مفصلۂ ذیل اسماء قابلِ ذکر ہیں:

مذکر اَوَّلُ پہلا، مؤنث اُوْلٰی پہلی،
〃 اٰخَرُ دوسرا 〃 اُخْرٰی دوسری
〃 اُنْثٰی عورت } ان کا مذکر نہیں ہوتا
〃 حُبْلٰی حاملہ

۲۱۳- جن اسماء کے آخر میں ـــــَاءُ (الف ممدودہ باظہار ہمزہ) ہو تو حسب ذیل حالتوں میں وہ بھی مؤنث سمجھے جاتے ہیں:

(الف) وہ اسماء جن کے آخر میں علامت مذکورہ (ــــَاءُ) پائی جائے، جیسے: صَحْرَاءُ (ریگستان) کِبْرِیَاءُ (بڑائی)

(ب) وہ رنگ اور عیب ظاہر کرنے والے الفاظ جو اسم تفضیل (اَفْعَلُ) کے وزن پر آتے ہیں، اُن کا مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَسْوَدُ (کالا) سے مؤنث سَوْدَاءُ (کالی)

۲۱۴- بعض اسم صفت کے آخر میں تانیث کی کوئی علامت نہیں ہوتی، جیسے: فَعِیْلٌ کا وزن جس کے معنی مفعول کے ہوتے ہیں، مثلاً: اِبْنَةٌ قَتِیْلٌ قتل شدہ لڑکی، وہ اسم صفت جو فَعُوْلٌ کے وزن پر آتے ہیں اور اسم فاعل کے معنی دیتے ہیں، جیسے: اِبْنَةٌ صَبُوْرٌ صبر کرنے والی لڑکی، نیز بعض ایسے اسم صفت جو عورتوں کے لئے مخصوص ہوتے ہیں، جیسے: حَامِلٌ، حاملہ، مُرْضِعٌ دُودھ پلانے والی، عَاقِرٌ، بانجھ۔

فائدہ:- غیر زبان کے الفاظ جو عربی میں آگئے ہیں، گو اپنی اصلی زبان میں مذکر ہوں، مگر عربی میں آکر مؤنث ہو جاتے ہیں، جیسے: قُنْصُلَاتُوْ، کانسولیٹ اور بُرُوْتَسْتُوْ پروٹسٹ (صدائے احتجاج)۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

حضر رجل بین یدی بعض الملوك، فاغلظ له السلطان فقال له الرجل: "افما انت كالسماء؟ إذا ارعدت وابرقت فقد قرب خيرها" فسكن غضبه واحسن اليه۔ اعطوه ابلاً كثيرة ودرعاً ثقيلةً۔ ان امير المومنين هارون الرشيد خرج يوما من الايام، هو وابو يعقوب النديم

وجعفر البرمکی وابونواس، وساروا فی الصحراء۔ خرج اعرابی، قد ولاہ الحجاج بعض النواحی فاقام بها مدۃ طویلۃ، فلما کان فی بعض الایّام ورد علیه اعرابی من حیہ، فقدم الیه الطعام، وکان اذ ذاك جائعًا، فسألهٔ عن اهله وقال ما حال ابنی عمیر؟ قال علی ما تحت قد ملأ الارض والحی رجالًا ونساءً، قال: "فما فعلت ام عمیر"؟ قال صالحۃ ایضًا۔ قال: "فما حال الدار؟ قال: "عامرۃ باهلها" قال: "وکلبنا ایقاع"؟ قال: قد ملأ الحی نبحًا" قال: "فما حال جملی زریق"؟ قال: "علی ما یسرك" فالتفت الی خادمه وقال: ارفع الطعام"۔ فرفعه ولم یشبع الاعرابی۔ ثم اقبل علیه یسألهٔ وقال: یامبارك الناصیۃ! اعد علی ما ذکرت"۔ قال: "سل عما بدالك"۔ قال: فما حال کلبی ایقاع"؟ قال: "مات"۔ قال: "فما الذی اماته"؟ قال: اختنق من عظمۃ من عظام جملك زریق، فمات" قال: "اومات جملی زریق؟" قال: "نعم" قال: "وما الذی اماته"؟ قال: "کثر نقل الماء الی قبر ام عمیر"۔ قال: "اومات ام عمیر؟" قال "نعم" قال: "ما الذی اماتها"؟ قال: "کثرۃ بکائها علی عمیر" قال: "اومات عمیر؟" قال: نعم۔ قال: "ما الذی اماته"؟ قال: "سقطت علیه الدار" قال: "اوسقطت الدّار"؟ قال: "نعم" فقام له بالعصا ضاربًا فولّٰی من بین یدیه هاربا۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

جب میں شہر سے واپس گیا تو مجھے دو عورتیں ملیں، اُن میں سے ایک کالی تھی، ایک گوری (سفید)۔ سست لڑکی نے جو کچھ میں نے کہا، کرلیا۔ یہ دنیا فانی ہے اور دوسری دُنیا ہمیشگی کی ہے۔ شیخ نے مجھے بہت سے گھوڑے دیئے۔ اس دوست کی یادگار مدتوں رہے گی۔ صحرا میں کوئی درخت نہیں ملتا۔ میرے دوست کی حالت اچھی

نہیں (لَيْسَ) ہے۔ میری رُوح تجھ سے ملنے کی آرزو رکھتی ہے۔ ھِنْد صبر کرنے والی لڑکی ہے۔ لوگوں کو غرور کی سزا ملے گی۔ وزیر کو سب سے بڑے درجے کا عہدہ ملا۔

سبق ۳۳۔ عدد

۲۱۵۔ مُفْرَد، مُثَنّٰی اور جمع کا بیان حصّۂ اوّل کے ابتدائی سبقوں میں ہوچکا ہے۔

۲۱۶۔ جَمْع سَالِم مذکر کا قاعدہ حسب ذیل صورتوں میں مستعمل ہے:

(۱) اِسْمِ عَلَم مذکر کی جمع، جب کہ اُس کے آخر میں ۃ نہ ہو، جیسے: زَیْدُوْنَ بہت سے زید۔ یہ جمع صرف اُس صورت میں استعمال ہوتی ہے کہ جب ایک جماعت کا ایک ہی نام ہو۔

(۲) اسم علم کی تصغیر، اور اسم جنس کی جمع، جو ذوی العقول کو ظاہر کرتے ہوں، جیسے: عُمَیْرٌ (عُمَرُ کی تصغیر) کی جمع عُمَیْرُوْنَ، رُجَیْلٌ (چھوٹا سا آدمی) کی جمع رُجَیْلُوْنَ۔

(۳) اسم فاعل کی جمع، جب کہ اُن کے مؤنث کے آخر میں ۃ آتی ہو، جیسے: کَاتِبٌ کی جمع کَاتِبُوْنَ، مَأْمُوْرٌ کی جمع مَأْمُوْرُوْنَ، مُؤْمِنٌ کی جمع مُؤْمِنُوْنَ۔

(۴) وہ اسم جو فَعَّالٌ کے وزن پر ہوں اور پیشے کو ظاہر کرتے ہوں، جیسے: خَیَّاطٌ کی جمع خَیَّاطُوْنَ۔

(۵) اسم منسوب کی جمع، جیسے: مِصْرِیٌّ کی جمع مِصْرِیُّوْنَ

(۶) اسم صفت جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو، جیسے: اَکْثَرُ کی جمع اَکْثَرُوْنَ۔

ذیل کے الفاظ کی جمع یاد رکھنی چاہیے:

واحد	معنی	جمع
عَالَمٌ	عالم	عَالَمُوْنَ
اَرْضٌ	زمین	اَرْضُوْنَ (اور اَرَاضٍ)
اَهْلٌ	خاندان کا آدمی	اَهْلُوْنَ (اور اَهَالٍ)
اِوَزٌّ	بطخ	اِوَزُّوْنَ
ذُوْ	صاحب	ذَوُوْنَ

اسی طرح سَنَةٌ (سال) مؤنث کی جمع سِنُوْنَ (اور سَنَوَاتٌ) آتی ہے۔

(۷) فَعِيْلٌ کے وزن کے بعض الفاظ کی جمع مثل جمع مذکر سالم کے مستعمل ہوتی ہے، جیسے، قَلِيْلٌ کی جمع قَلِيْلُوْنَ اور كَثِيْرٌ کی كَثِيْرُوْنَ۔

۲۱۷۔ جمع مؤنث سالم کا قاعدہ حسب ذیل صورتوں میں مستعمل ہے:

(۱) اسم معرفہ مؤنث کی جمع، جیسے: هِنْدٌ کی جمع هِنْدَاتٌ۔ جن اسماء معرفہ کے آخر میں ۃ آتی ہے، اُن پر بھی یہی قاعدہ حاوی ہے، جیسے: طَرَفَةٌ کی جمع طَرَفَاتٌ۔

(۲) بہت سے اسماء جنس، جن کے آخر میں ۃ ہو، وہ بھی اسی قاعدے کے پابند ہیں، جیسے: حَارَةٌ (محلہ) کی جمع حَارَاتٌ۔

(۳) اسم صفت مؤنث، جن کا مذکر، بصورت جمع سالم، مذکر آتا ہے، جیسے: كَاتِبَاتٌ، خَيَّاطَاتٌ، مِصْرِيَّاتٌ۔

(۴) اسم صفت مؤنث، جن کے آخر میں ــى (فُعْلٰى) یا ــاءُ (فَعْلَاءُ) آتا ہے، جیسے: كُبْرٰى (سب سے بڑی) کی جمع كُبْرَيَاتٌ، خَضْرَاءُ (سبز) کی جمع

خَضرَ وَاتٌ۔

(۵) حروف تہجی کے ناموں اور مہینوں کے ناموں کی جمع، جیسے: اَلِفٌ کی اَلِفَاتٌ مُحَرَّمٌ کی جمع مُحَرَّمَاتٌ۔

(۶) افعال مزید فیہ کے مصدر، جیسے: تَأْلِیفٌ کی جمع تَأْلِیفَاتٌ، تَصَرُّفٌ کی جمع تَصَرُّفَاتٌ۔ لیکن باب تَفْعِیلٌ اور اِفْعَالٌ کے اسماء مصدر کی جمع مکسر ہوتی ہے، جیسے، تَصْوِیرٌ کی جمع تَصَاوِیرُ، اِرْجَافٌ (غلط خبر) کی جمع اَرَاجِیفُ۔

(۷) اُن اسماء کی تصغیر جو ذوی العقول کے لئے مستعمل ہیں، جیسے، کُلَیْبٌ، (چھوٹا کتّا) کی جمع کُلَیْبَاتٌ۔

(۸) غیر زبان کے الفاظ، جو عربی میں داخل ہو چکے ہیں، بہ شرطیکہ وہ مذکر کے لئے مخصوص ہوں، جیسے: آغَا (ترکی) کی جمع اَغَوَاتٌ، (خواجا) خَوَاجَۃٌ (فارسی) کی جمع خَوَاجَاتٌ، بَاکٌ، یا بَیْکٌ (ترکی) کی جمع بَکَوَاتٌ۔

فائدہ: (۱) قُنْصُلَاتُو (دیکھو سبق ۳۲) کی جمع قُنْصُلَاتَاتٌ ہوتی ہے۔ اس کی دوسری صورت قُنْصُلِیَّۃٌ ہے، جس کی جمع قُنْصُلِیَّاتٌ ہوتی ہے۔

ذیل کے دو لفظوں کی جمع یاد رکھنے کے قابل ہے:

حَمَّامٌ کی جمع حَمَّامَاتٌ، سَمَاءٌ کی جمع سَمَاوَاتٌ (یا سَمٰوٰتٌ)

فائدہ (۲) اسم فاعل کی جمع مؤنث سالم ایسے معنوں میں استعمال ہوتی ہے جو غیر ذوی العقول کے لئے مستعمل ہے۔ جیسے: کَائِنَاتٌ، مَوْجُودَاتٌ، مَخْلُوقَاتٌ۔

فائدہ (۳) جن الفاظ کے آخر میں اصلی حالت میں و، یا ی ہو اُن کی جمع میں وہ و یا ی پھر ظاہر ہو جاتے ہیں، جیسے: صَلَاۃٌ (یا صَلٰوۃٌ) کی جمع صَلَوَاتٌ۔ فَتَاۃٌ (جوان لڑکی) کی جمع فَتَیَاتٌ یا فَتَوَاتٌ۔

سبق ۳۴ - جمع مکسّر

۲۱۸ - جمع مکسّر کے اوزان بہت زیادہ ہیں۔ ذیل کی جدول میں اکثر اوزان، مع مثالوں کے دیئے گئے ہیں:

(۱) ثلاثی اسماء کی جمعیں:—

وزن جمع	وزن مفرد	مثال		
		مفرد		جمع
أَفْعُلٌ	فَعْلٌ	بَحْرٌ	سمندر	أَبْحُرٌ
	فَعْلٌ	ثَوْبٌ	کپڑا	أَثْوَابٌ
	فُعْلٌ	حُرٌّ	اصیل	أَحْرَارٌ
	فِعْلٌ	عِيدٌ	عید، خوشی	أَعْيَادٌ
أَفْعَالٌ	فَعَلٌ	بَطَلٌ	جوان	أَبْطَالٌ
	فَعِلٌ	كَتِفٌ	مونڈھا، شانہ	أَكْتَافٌ
	فَعُلٌ	عَضُدٌ	بازو	أَعْضَادٌ
	فُعُلٌ	عُنُقٌ	گردن	أَعْنَاقٌ
	فَعُولٌ	عَدُوٌّ	دشمن	أَعْدَاءٌ
	فِعَلٌ	عِنَبٌ	انگور	أَعْنَابٌ
	فَعِيلٌ	شَرِيفٌ	بزرگ	أَشْرَافٌ
أَفْعِلَةٌ	فَعَالٌ	طَعَامٌ	کھانا	أَطْعِمَةٌ
	فَعِيلٌ	حَبِيبٌ	دوست	أَحِبَّةٌ

وزن جمع	وزن مفرد	مثال	
		مفرد	جمع
فِعْلَةٌ	فَعِيلٌ	صَبِيٌّ لڑکا	صِبْيَةٌ
	فَعَلٌ	فَتًى جوان	فِتْيَةٌ
	فُعَالٌ	غُلَامٌ لڑکا	غِلْمَةٌ
	فِعَالٌ	غِزَالٌ ہرن	غِزْلَةٌ
فُعْلٌ	اَفْعَلُ	اَحْمَرُ سُرخ	حُمْرٌ
فُعُلٌ	فِعَالٌ	حِمَارٌ گدھا	حُمُرٌ
	فَعِيلٌ	رَغِيفٌ روٹی	رُغُفٌ
	فَعُولٌ	عَمُودٌ ستون	عُمُدٌ
فُعَلٌ	فَعْلَةٌ	تَوْبَةٌ باری	تُوَبٌ
	فُعْلَةٌ	بُرْقَةٌ پتھریلی کیچڑ	بُرَقٌ
	فُعْلٰى	نُصْرٰى زیادہ مددگار عورت	نُصَرٌ
فِعَلٌ	فِعْلَةٌ	فِرْقَةٌ گروہ	فِرَقٌ
فَعَلَةٌ	فَاعِلٌ	طَالِبٌ طالب	طَلَبَةٌ
فُعَلَةٌ	فَاعِلٌ	قَاضٍ قاضی	قُضَاةٌ (بجائے قُضَيَةٌ)
فِعَلَةٌ	فِعْلٌ	قِرْدٌ بندر	قِرَدَةٌ

وزن جمع	وزن مفرد	مثال	
		مفرد	جمع
فُعَّلٌ	فَاعِلٌ فَاعِلَةٌ	نَائِمٌ، نَائِمَةٌ سونے والا	نُوَّمٌ
فُعَّالٌ	فَاعِلٌ	جَاهِلٌ نادان	جُهَّالٌ
فِعَالٌ	فَعْلٌ	زَنْدٌ پہنچا	زِنَادٌ
	فَعَلٌ	جَبَلٌ پہاڑ	جِبَالٌ
	فَعْلَةٌ	قَصْعَةٌ پیالہ	قِصَاعٌ
	فَعِيلٌ فَعِيلَةٌ	كَرِيمٌ، كَرِيمَةٌ بزرگ	كِرَامٌ
	فَعْلٰى	عَطْشٰى پیاسی عورت	عِطَاشٌ
فُعُولٌ	فَعْلٌ	فَلْسٌ پیسہ	فُلُوسٌ
	فُعْلٌ	قُرْءٌ حیض	قُرُوءٌ
	فِعْلٌ	حِمْلٌ بوجھ	حُمُولٌ
	فَعَلٌ	ذَكَرٌ مرد	ذُكُورٌ
	فَعْلَةٌ	بَدْرَةٌ چاند	بُدُورٌ
فُعْلَانٌ	فَعِيلٌ	رَغِيفٌ روٹی	رُغْفَانٌ
	فَاعِلٌ	رَاكِبٌ سوار	رُكْبَانٌ
	أَفْعَلُ	أَحْمَرُ بہت سرخ	حُمْرَانٌ
	فُعَالٌ	شُجَاعٌ بہادر	شُجْعَانٌ

وزن جمع	وزن مفرد	مثال: مفرد		مثال: جمع
١٣ فِعْلَانٌ	فَعِيلٌ	سَرِيْعٌ	تیز رو	سِرْعَانٌ
	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	شِجْعَانٌ
	فُعَلٌ	صُرَدٌ	چڑیا	صِرْدَانٌ
	فَعَلٌ	تَاجٌ	(بجائے تَوَجٌ)	تِيجَانٌ
	فُعْلٌ	عُوْدٌ	لکڑی	عِيدَانٌ
١٤ فَعْلٰى	فَعِيلٌ	جَرِيحٌ	زخمی	جَرْحٰى
١٥ فِعْلٰى	فَعَلٌ	حَجَلٌ	چکور	حِجْلٰى
	فِعَلَانٌ	ظَرِبَانٌ	چھوٹا سا جانور	ظِرْبٰى
١٦ فُعَلَاءُ	فَعَالٌ	جَبَانٌ	بزدل	جُبَنَاءُ
	فُعَالٌ	شُجَاعٌ	بہادر	شُجَعَاءُ
	فَعِيلٌ	شَرِيفٌ	بزرگ	شُرَفَاءُ
	فَاعِلٌ	شَاعِرٌ	شاعر	شُعَرَاءُ
١٧ أَفْعِلَاءُ	فَعِيلٌ	غَنِيٌّ	دولتمند	أَغْنِيَاءُ
١٨ فَعَالٰى	فَعْلَاءُ	صَحْرَاءُ	جنگل	صَحَارٰى
	فِعْلٰى	ذِفْرٰى	گدی	ذَفَارٰى
	فَعِيلَةٌ	رَعِيَّةٌ	رعیت	رَعَايَا
	فَاعِلَةٌ	زَاوِيَةٌ	کونہ	زَوَايَا

وزن جمع	وزن مفرد	مثال: مفرد	مثال: جمع
فَعَالیٰ (فَعَالِیْ)	فُعْلیٰ	سُعْدیٰ (عورت کا نام)	سَعَادیٰ
	فَعْلیٰ	حَرْمیٰ مٹکی بکری	حَرَامیٰ
	فُعْلیٰ	خُنْثیٰ ہیجڑا	خَنَاثیٰ
	فَعْلَانُ	سَکْرَانُ متوالا	سَکَارٰی
فُعَالیٰ	فَعِیْلٌ	اَسِیْرٌ قیدی	اُسَارٰی
	فَعْلَانُ	سَکْرَانُ متوالا	سُکَارٰی
فَوَاعِلُ	فَاعِلٌ	فَارِسٌ سوار	فَوَارِسُ
	فَاعِلَۃٌ	حَادِثَۃٌ نئی چیز	حَوَادِثُ
فَعَائِلُ	فَعُوْلٌ	عَجُوْزٌ بوڑھی عورت	عَجَائِزُ
	فِعَالَۃٌ	رِسَالَۃٌ خط	رَسَائِلُ
	فَعِیْلٌ	عَجِیْبٌ عجیب چیز	عَجَائِبُ
	فِعَالٌ	شِمَالٌ خصلت	شَمَائِلُ
فَعَالِ (اگر ال تعریفی لگایا جائے تو الفعالی)	فَعْلَاءُ	عَذْرَاءُ جوان ناکتخدا لڑکی	عَذَارٍ، اَلْعَذَارِیْ
	فَعْلیٰ	فَتْویٰ فیصلہ عدالت	فَتَاوٍ، اَلْفَتَاوِیْ
	فِعْلیٰ	ذِفْریٰ گُدّی	ذَفَارٍ، اَلذَّفَارِیْ
	فَعْلٌ	اَرْضٌ زمین	اَرَاضٍ، اَلْاَرَاضِیْ

وزن جمع	وزن مفرد	مثال	
		مفرد	جمع
مَفَاعِلُ	مَفْعِلٌ	مَسْجِدٌ	مَسَاجِدُ
	مِفْعَلٌ	مِضْرَبٌ	مَضَارِبُ
	مَفْعُلَةٌ	مَكْرُمَةٌ بزرگی	مَكَارِمُ
مَفَاعِيلُ	مِفْعَالٌ	مِصْبَاحٌ چراغ	مَصَابِيحُ
	مَفْعُولٌ	مَلْعُونٌ (لعنت کردہ شدہ)	مَلَاعِينُ

تنبیہ: ان اوزان میں شروع کے چار اوزان جمع قلّت کے ہیں اور ان کے بعد والے اُنیس[19] اوزان جمعِ کثرت کے اور آخری پانچ اوزان منتہی الجموع کے۔

(ب) رباعی اسمار کی جمعیں:-

وزن جمع	مثالیں
فَعَالِلُ	اس وزن پر تَفَاعِلُ۔ مَفَاعِلُ اور أَفَاعِلُ آتے ہیں، جیسے: تَجْرِبَةٌ سے تَجَارِبُ، مَكْتَبٌ سے مَكَاتِبُ، أَكْبَرُ سے اَكَابِرُ
فَعَالِيلُ	اس وزن کی مثالیں: سُلْطَانٌ سے سَلَاطِينُ، قِنْدِيلٌ سے قَنَادِيلُ، صُنْدُوقٌ سے صَنَادِيقُ، كُرْسِيٌّ سے كَرَاسِيُّ
فَوَاعِيلُ اور فَعَاعِيلُ	اس جمع کے وزن پر ہیں: تَفَاعِيلُ، مَفَاعِيلُ، أَفَاعِيلُ، جیسے: تَصْوِيرٌ سے تَصَاوِيرُ، مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِيحُ، اَقْلِيمٌ سے اَقَالِيمُ، قَانُونٌ سے قَوَانِينُ، دِينَارٌ سے دَنَانِيرُ
فَعَالِلَةٌ	مَغْرِبِيٌّ (باشندۂ مغرب)، جمع مَغَارِبَةٌ، واحد اَرْمَنِيٌّ (ارمینیہ

وزن جمع	مثالیں
فَعَالِلَۃٌ (جاری)	کا رہنے والا) جمع آسَامِنَۃٌ، واحد بَغْدَادِیٌّ، جمع بَغَادِدَۃٌ، واحد جَبَّارٌ، جمع جَبَابِرَۃٌ، اُسْتَاذٌ (فارسی) جمع اَسَاتِذَۃٌ، واحد فَیْلَسُوْفٌ جمع فَلَاسِفَۃٌ، واحد اُسْقُفٌ جمع اَسَاقِفَۃٌ، واحد مَلَكٌ (مَلْاَكٌ) جمع مَلَائِكَۃٌ

فائدہ (۱) جن اسماء میں چار سے زیادہ حروف ہوں بعض وقت اُن کے حروفِ زائد گر جاتے ہیں، مثلاً: عَنْكَبُوْتٌ (مکڑی) کی جمع عَنَاكِبُ، مگر اس کو قاعدہ کلیہ نہیں سمجھنا چاہیئے، مثلاً: تَرْجُمَانٌ کی جمع تَرَاجِمِیْن آتی ہے۔

فائدہ (۲) بہت سے اسماء کی جمع مکسر مختلف ہوتی ہے اور اُس کے معنی مختلف ہوتے ہیں، مثلاً: عَیْنٌ کے معنی ہیں آنکھ، پانی کا چشمہ، سردار۔ اس کی جمع مکسر اَعْیُنٌ اور عُیُوْنٌ کے معنی ہیں آنکھیں، پانی کے چشمے، اَعْیَانٌ کے معنی ہیں سردار، عَبْدٌ غلام (نوکر) کی جمع عَبِیْدٌ اور اَعْبُدٌ آتی ہے، عِبَادٌ کے معنی ہیں بندگانِ الٰہی۔

فائدہ (۳) بعض جمع سے ایک اور جمع بنتی ہے، جو بعض وقت جمع سالم ہوتی ہے اور بعض وقت جمع مکسر، جیسے: طَرِیْقٌ (راستہ) سے طُرُقٌ جمع اور طُرُقَاتٌ جمع الجمع ہے۔ یَدٌ (ہاتھ) سے اَیْدٍ جمع اور اَیَادٍ جمع الجمع، اِنَاءٌ (برتن) سے اٰنِیَۃٌ اور اَوَانٍ جمع الجمع ہے۔

فائدہ (۴) مُنْتَهَى الْجُمُوْع کے اوزان حسب ذیل ہیں:

مَفَاعِلُ۔ مَفَاعِیْلُ۔ فَوَاعِلُ۔ فَعَائِلُ۔ فَعَالِیُ۔ ان کی مثالیں اوپر کی جدول میں مطالعہ کرو۔

۳۱۹۔ اکثر اسم منسوب کے آخر میں ۃ زیادہ کرنے سے جمع کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، جیسے: بَحْرِیٌّ (ناخدا، ملّاح) کی جمع بَحْرِیَّۃٌ، صُوْفِیٌّ کی صُوْفِیَّۃٌ

۲۲۰۔ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ۃ کے ساتھ واحد پر اور بغیر ۃ کے جنس پر، اور کبھی ۃ کے ساتھ جنس پر اور بغیر ۃ کے واحد پر دلالت کرتے ہیں۔ ان کو اسم جنس کہتے ہیں، جیسے: شَجَرَۃٌ درخت، شَجَرٌ درختہا، تَمْرَۃٌ کھجور، تَمْرٌ کھجوریں۔

۲۲۱۔ فَعَّالٌ وزن کے بعض لفظوں کی مؤنث بھی جمع کے معنوں میں استعمال کی جاتی ہے، جیسے: قَوَّاسٌ (کمان والا) سے قَوَّاسَۃٌ

۲۲۲۔ کبھی جمع کے حروف اور ہوتے ہیں اور واحد کے اور۔ اس کو اصطلاح میں جَمْعٌ مِنْ غَیْرِ لَفْظِہٖ کہتے ہیں، جیسے: اِمْرَأَۃٌ کی جمع نِسَآءٌ اور ذُوْ کی جمع اُولُوْا۔

۲۲۳۔ کبھی واحد اور جمع کی شکل میں کچھ فرق نہیں ہوتا، صرف اعتباری فرق ہوتا ہے، جیسے: فُلْکٌ جو واحد اور جمع دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

۲۲۴۔ بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ اُن میں جمعیت کے معنی پائے جاتے ہیں، اور اُن کا واحد نہیں ہوتا، جیسے: قَوْمٌ (گروہ)، رَھْطٌ (جتھا)۔ یا واحد ہوتا ہے مگر اس کا وزن جمع کے اوزان سے خارج ہوتا ہے، جیسے: رَاکِبٌ سوار، رَکْبٌ سواران، رَفِیْقٌ ہمراہی، رُفْقَۃٌ ہمراہیان، خَادِمٌ خدمتگار خَدَمٌ خدمتگاران، صَاحِبٌ مصاحب، صَحَابَۃٌ مصاحبان۔ ایسے اسماء کو اسم جمع کہتے ہیں۔

۲۲۵۔ کبھی مفرد اور جمع کے الفاظ میں اختلاف ہوتا ہے، جیسا کہ ذیل سے معلوم ہوگا:

واحد اُمٌّ (ماں)، جمع اُمَّھَاتٌ اور اُمَّاتٌ۔

〃 فَمٌ (منہ) جمع اَفْوَاہٌ

〃 مَاءٌ (پانی) بجائے مَاہٌ یا مَوَہٌ کے، جمع اَمْوَاہٌ اور مِیَاہٌ

(بجائے مِوَاةٌ کے)

واحد شَفَةٌ (ہونٹ، بجائے شَفَهَةٌ کے) جمع شِفَاهٌ

" شَاةٌ (بھیڑ، بجائے شَوَهَةٌ کے)، جمع شَاهٌ اور شِيَاهٌ

" اَمَةٌ (لونڈی) جمع اَمَاءٌ اور اَمَوَاتٌ۔

" اِمْرَأَةٌ، جمع نِسَاءٌ، نِسْوَةٌ اور نِسْوَانٌ۔

" اِنسَانٌ جمع اُنَاسٌ عام طور پر نَاسٌ

" قَوْسٌ (کمان)، جمع قِسِيٌّ اور قُسِيٌّ۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

حکی ان الرّشید ارق ذات لیلۃ ارقا شدیدا۔ فاستدعی جعفرا وقال "ارید منک ان تزیل ما بقلبی عن الضجر"۔ فقال الوزیر "یا امیر المؤمنین کیف یکون علے قلبک ضجر وقد خلق اللہ اشیاء کثیرۃ تزیل الھم عن المھموم والغمّ عن المغموم، وانت قادر علیھا"۔ فقال الرّشید "ما ھی یا جعفر" فقال لہ "قم بنا الآن حتّٰی نطلع الی فوق سطح ھذا القصر، حتی نتفرج علے النجوم و اشتباکھا وارتفاعھا والقمر وحسن طلعتہ"۔ فقال الرشید "یا جعفر، ما تمیل نفسی الی شیء من ذالک"۔ فقال "یا امیر المومنین، افتح شبّاک القصر الذی یطلع علی البستان وتفرج علے حسن تلک الاشجار واسمع صوت تغرید الاطیار وانظر الی ھدیر الانھار وشم روائح تلک الازھار" فقال "یا جعفر، ما تمیل نفسی الی شیء من ذالک"۔ فقال "یا امیر المومنین، افتح الشباک الذی یطلع علے دجلۃ، حتی نتفرج علے تلک المراکب والملاحین، فھذا یصفق وھذا ینشد موالی"۔ فقال الرشید "ما تمیل نفسی الی شیء من ذالک۔ فقال جعفر "قم یا امیر المومنین

حتی ننزل الی الاصطبل الخاص وننظر الی الخیل العربیات ونتفرج علے حُسنِ الوانہا ما بین ادھم کاللیل اذا اظلم واشقرٍ اشھب وکمیتٍ احمر وابیض واخضر وابلق واصفر والوانٍ تحیّر العقول"۔ فقال الرشید "ماتہم نفسی الی شئ من ذٰلک۔ فقال جعفر "یا امیر المومنین! ما بقی الاّ ضرب عنق مملوکک جعفر، فانی قد عجزت عن ازالۃ ھم مولانا"۔ فضحک الرّشید وطابت نفسہ وزال عنہ کربہ۔ قال بعضہم اللیالی حبالی تلدن کل عجیبہ

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

کسی فلسفی کا ایک غلام تھا۔ ایک دن فلسفی نے اپنے غلام سے کہا کہ "میں حماموں میں سے کسی حمام میں جانا چاہتا ہوں"۔ سپاہیوں نے قیدیوں کو زنجیر سے باندھ دیا۔ یہ آدمی اپنے دوستوں کا سب سے پیارا دوست تھا۔ سفر کا خرچ کون دے گا؟ اس زمین (ملک) میں میں نے بہت سے مدرسے دیکھے، جہاں طالب علم علم سیکھتے ہیں، اُن کے اُستاد بڑے عالم ہیں۔ تو اپنی صحت کے متعلق مجھے جلد اطلاع دے، کیونکہ تیری دوستی مجھے سب موجودہ چیزوں میں زیادہ پیاری ہے۔ بھائیوں اور بہنوں کے ہاتھوں کو چومو۔ سب سے بڑا قابلِ عزت اور سب سے بڑا شریف سلطان، سب سے بڑی خوشیوں کا مالک، سب سے بڑے درجے کا (سامِ)، اللہ اُس کی سلطنت کو ہمیشہ رکھے اور اُس کے پرچموں کو اونچا رکھے، آمین۔ تمام مرد اور عورت مسافروں نے سمندری بیماری سے تکلیف اُٹھائی۔ مینہ اس طرح برسا جیسے مشکوں کا مُنہ کھل جاتا ہے۔

سبق ۳۵۔ اسم کا اعراب

مُعرَب و مَبنی

پہلے سبق ۶ و ۷ دیکھو

۲۲۶۔ اسم کی دو قسمیں ہیں: (ا) مُعْرَبْ (ب) مَبْنِیْ

مبنی اسم کے آخر حرف کا اعراب تمام حالتوں میں یکساں رہتا ہے، اور معرب میں بدلتا رہتا ہے۔

ا۔ مُعْرَبْ

۲۲۷۔ اسم معرب کے اعراب کا اظہار کبھی پیش زبر اور زیر سے ہوتا ہے، اور کبھی کسی حرف علت سے۔

فائدہ: (ا) اعراب وہ شے ہے جس سے مُعرب کا آخر بدل جاتا ہے۔ جس چیز سے یہ تبدیلی پیدا ہوتی ہے اُس کو عَامِلْ کہتے ہیں۔

فائدہ (۲) معرب اور مبنی کی حالت ظاہر کرنے کا طریقہ عام طور پر ایک ہی ہے، مگر حرکات کے ناموں میں فرق ہے۔ یہ حرکتیں اگر معرب پر آئیں تو اُن کو رفع، نصب اور جر کہتے ہیں، اور اگر مبنی کے آخر میں آئیں تو ضمہ، فتحہ اور کسرہ۔

۲۲۸۔ مُعرب کی حرکات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(ا) اسم مفرد صحیح اور جاری مجریٰ صحیح اور جمع مکسر کا رفع پیش سے، نصب زبر سے اور جر زیر سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسا کہ ذیل کی مثالوں سے واضح ہے:

قسم اسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اسم مفرد صحیح	هٰذَا زَيْدٌ	رَأَيْتُ زَيْدًا	مَرَرْتُ بِزَيْدٍ
	هٰذَا دَلْوٌ	رَأَيْتُ دَلْوًا	مَرَرْتُ بِدَلْوٍ

قسم اسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
جاری مجرے صحیح	هٰذَا ظَبْیٌ	رَاَیْتُ ظَبْیًا	مَرَرْتُ بِظَبْیٍ
جمع مُکسّر	هٰذِهٖ رِجَالٌ	رَاَیْتُ رِجَالًا	مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

امثلۂ بالا میں هٰذَا اور هٰذِهٖ عامل ہیں، اور زید کا اِعراب رفع ہے، رَاَیْتُ عامل اور زید کا اعراب نصب ہے، بِزَیْدٍ میں ب عامِل اور زید کا اِعراب جر ہے، اسی طرح باقی مثالوں کا حال ہے۔

فائدہ: صحیح اُسے کہتے ہیں جس کے آخر میں حرفِ علّت نہ ہو، جیسے: زیدٌ، اور جاری مجرے صحیح وہ ہے جس کے آخر میں و یا ی ہو اور اُس کا ما قبل ساکن ہو، جیسے: دَلْوٌ (ڈول)، ظَبْیٌ (ہرن)

(۲) مثنّٰی، جیسے: رَجُلَانِ، یا مُشابہ مثنّٰی لفظاً، جیسے: اِثْنَانِ یا مُشابہ مُثنّٰی معنیً، جیسے: کِلَا۔ ان کا رفع الف سے نصب اور جر یاءِ ماقبل مفتوح سے آتا ہے مثلاً:

قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
مثنّٰی	جَاءَ رَجُلَانِ	رَاَیْتُ رَجُلَیْنِ	مَرَرْتُ بِرَجُلَیْنِ
مُشابہ مثنّٰی	جَاءَ اِثْنَانِ	رَاَیْتُ اِثْنَیْنِ	مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ
	جَاءَ کِلَاهُمَا	رَاَیْتُ کِلَیْهِمَا	مَرَرْتُ بِکِلَیْهِمَا

(یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کِلَا ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے)

(۳) جمع مذکر سالم، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، یا مُشابہ جمع لفظاً، جیسے: عِشْرُوْنَ،

یا مُشابہ جمع معنیً، جیسے: اُولُوْ۔ ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے، نصب اور جرّ یاءِ ماقبل مکسور سے آتا ہے، مثلاً:

قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
جمع مُذکّر سالم	جَاءَ مُسْلِمُوْنَ	رَاَیْتُ مُسْلِمِیْنَ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ
مُشابہ جمع مذکّر لفظاً	جَاءَ عِشْرُوْنَ	رَاَیْتُ عِشْرِیْنَ	مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ
مُشابہ جمع مذکّر معنیً	جَاءَ اُولُوْا مَالٍ	رَاَیْتُ اُولِیْ مَالٍ	مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ

(۴) جمع مؤنّث سالم۔ اس کا رفع پیش سے، نصب اور جر زیر سے ہوتا ہے، مثلاً:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
جَاءَنِیْ مُسْلِمَاتٌ	رَاَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

(۵) اَسْمَاءِ سِتّہ مُکبّرہ، یعنی چھ اسم، اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ (دیور) ھَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (مُنہ)، ذُوْ (صاحب)۔ جب یہ اسماء، یٔ متکلّم کے سوا، کسی اور کلمے کی طرف مُضاف ہوتے ہیں، تو ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے، نصب الف سے اور جر یاءِ ماقبل مکسور سے آتا ہے، مثلاً:

اسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اَبٌ	هٰذَا اَبُوْكَ	رَاَیْتُ اَبَاكَ	مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ
فَمٌ	هٰذَا فُوْكَ	رَاَیْتُ فَاكَ	وَضَعْتُ فِیْ فِیْكَ
ذُوْ	هٰذَا ذُوْ مَالٍ	رَاَیْتُ ذَا مَالٍ	مَرَرْتُ بِذِیْ مَالٍ

۲۲۹۔ ذیل کی صورتوں میں اسمائ معرفہ منصرف ہوتے ہیں:

(۱) اگر ان کا وزن فَعْلٌ یا فِعْلٌ یا فُعْلٌ ہو۔ جیسے: زَیْدٌ، عَمْرٌو، نُوْحٌ، ھِنْدٌ۔

(۲) اگر وہ اصل میں اسم فاعل یا صفت ہوں، جیسے: حَسَنٌ، سَعِیْدٌ۔ مُرَادٌ، مُحَمَّدٌ۔

(۳) بعض مفرد اسمائ جیسے: جَعْفَرٌ۔

۲۳۰۔ اسمائ کے منعِ صرف (یعنی غیر منصرف ہونے) کے نو اسباب ہیں: اُس اسم کو غیر منصرف قرار دیا جاتا ہے، جس میں ان نو میں سے کوئی سے دو سبب پائے جائیں، یا اُن میں سے کوئی ایک سبب ایسا ہو، جو دو سببوں کا قائم مقام ہو۔ ایسے (غیر منصرف) کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی، جیسے: جَاءَ عُمَرُ رَاَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

منعِ صرف کے اسباب یہ ہیں:

(۱) عَدْل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) الف ونون زائدتان (۹) وَزْنِ فِعْل۔

(۱) عَدْل۔ لفظ کا اپنے اصلی صیغے سے دوسرے صیغے کی طرف تغیّر پانا، یعنی یہ کہ اسم اصلی صیغے سے بغیر کسی قاعدۂ صرفی کے بنایا جائے۔ یہ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے، جیسے: ثُلَاثُ اور مَثْلَثُ (تین تین)۔ قیاس یہ تھا کہ ان کے معنی صرف تین ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثَلَاثَةٌ ثَلَاثَةٌ تھا، کیونکہ معنی کی تکرار، لفظ کی تکرار پر دلالت کرتی ہے۔ اس کو عَدْلٌ تحقیقیٌ کہتے ہیں۔ اس میں دوسرا سبب صفت ہے۔ کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے، جیسے: عُمَرُ اور زُفَرُ جو غیر منصرف طور پر استعمال ہوتے ہیں اور سوائے عَلَمِیّت کے منعِ صرف کا اور کوئی سبب ان میں نہیں ہے۔ اس واسطے اُن کو عَامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول مان لیا گیا ہے۔

اس کو عَدْلٌ تَقْدِیرِیٌّ کہتے ہیں۔

اسم معدول کے اوزان چھ ہیں: (۱) مَفْعَلُ، جیسے: مَثْلَثُ۔ (۲) فُعَالُ، جیسے: ثُلَاثُ۔ (۳) فَعَالِ، فَعَالُ، جیسے: قَطَامُ۔ (۴) فَعَلِ یا فَعَلُ جیسے: اَمْسِ (۵) فَعَلُ، جیسے: سَحَرُ (۶) فُعَلُ، جیسے: عُمَرُ۔

(۲) **صفت**، جو اصل میں وصفی معنی کے واسطے وضع کی گئی ہو، جیسے: اَحْمَرُ اَسْوَدُ۔ اس میں دوسرا سبب وزنِ فعل ہے۔

(۳) **تانیث**۔ ہر عَلَم جس کے آخر میں تانیث کی ۃ لفظاً موجود ہو، جیسے: طَلْحَةُ (مرد کا نام) مَكَّةُ (شہر کا نام)، یا وہ معنوی طور پر مؤنث ہو اور کلمہ تین حرف سے زائد، یا متحرک الاَوْسَطْ ہو۔ جیسے: زَيْنَبُ (عورت کا نام)، سَقَرُ (دوزخ کا نام)، یا الف مقصورہ کے ساتھ ہو، جیسے: حُبْلٰی (زنِ حاملہ) یا الف ممدودہ کے ساتھ ہو، جیسے: صَحْرَآءُ۔ ان میں سے الف کے ساتھ تانیث دو سببوں کے قائم مقام ہوتی ہے۔

(۴) **معرفہ**۔ صرف وہ اسم جس میں عَلَمِيَّتْ پائی جائے، جیسے: زَيْنَبُ، یہ سوائے صفت کے سب سببوں کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ اس میں دوسرا سبب تانیث ہے۔

(۵) **عُجمہ**۔ جو اسم عربی زبان کے سوا دوسری زبان میں عَلَم ہو اور تین حرف سے زائد ہو، جیسے: اِبْرَاهِيمُ، یا ثلاثی متحرکُ الاَوْسَطْ ہو، جیسے: شَتَرُ (ایک قلعے کا نام) الاَوْسَطْ جو مؤنث ثلاثی، ساکنُ الاَوْسَطْ اور غیر عُجمہ ہو، اُس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ جیسے: هِنْدٌ اور هِنْدُ۔ اگر عُجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا، جیسے: مَاهُ اور جُوْرُ (عجم کے دو شہروں کے نام)۔

(۶) **جمع**۔ جو مُنتہی الجموع کے وزن پر ہو، یعنی ایسی جمع جس کے پہلے دو حروف

مفتوح اور تیسرا حرف الف ہو، جیسے: مَسَاجِدُ اور مَصَابِیْحُ۔ یہ ایک سبب دو سببوں کا قائم مقام ہے، لیکن اگر آخر میں ۃ ہو، جیسے: صَیَاقِلَۃٌ اور بَرَامِکَۃٌ تو یہ جمع غیر منصرف نہ ہوگی۔

(۷) ترکیب۔ یعنی دو کلموں کا اضافت اور اسناد کے بغیر مُرکّب ہونا، جیسے: بَعْلَبَکَّ (شہر کا نام) کہ بَعْل اور بَکّ سے مُرکّب ہے۔ اس میں دوسرا سبب عَلَمِیّت ہے۔

(۸) الف و نون زائدۃ۔ جب عَلَم کے آخر میں ہو، جیسے: عُثْمَانُ، یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہے اور اُس کی مؤنث میں ۃ نہ ہو، جیسے: سَکْرَانُ (متوالا)، یا ایسا اسم ہو کہ اُس کی مؤنث ہی نہ ہو، جیسے: رَحْمٰنُ۔

(۹) وزنِ فعل۔ یعنی ایسا وزن جو فعل کے لئے مخصوص ہو، جیسے: دُئِلُ (قبیلے کا نام) شَمَّرُ (گھوڑے کا نام)۔ اگر وزن فعل کے ساتھ مخصوص نہ ہو، تو مُضارع کا کوئی حرف (ا، ت، ی، ن) اسم کے شروع میں ہونا چاہیئے، جیسے: اَحْمَدُ اور تَغْلِبُ۔ اس میں دوسرا سبب عَلَمِیّت ہے۔

فائدہ (۱) منع صرف کے نوؔ اسباب میں سے پانچ اسم نکرہ میں پائے جاتے ہیں: عدلؔ تحقیقی، وزنِؔ فعل، تانیثؔ بالالف، مُنتہیؔ الجموع اور فعلانؔ صفتی جس کا مؤنث فُعلانۃٌ نہ ہو۔ چھ سبب معرفہ میں پائے جاتے ہیں: عدلؔ تقدیری، تانیثؔ بالتاء، عُجمہؔ، ترکیبؔ، وزنِؔ فعل اور فعلانؔ جب کہ عَلَم ہو

فائدہ (۲) اگر غیر منصرف اسم، الف لام تعریفی کے ساتھ استعمال ہو، یا دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو، تو اُس کو کسرہ دیا جاتا ہے، جیسے: ذَھَبْتُ اِلٰی مَسَاجِدِکُمْ اور اِلَی الْمَسَاجِدِ۔

۲۳۱۔ مزید توضیح کے لئے لکھا جاتا ہے کہ مُفصّلہ ذیل غیر منصرف ہیں:

(الف) جمع مُکسّر جس کا وزن اَفْعِلَاءُ، فَعْلٰی، فُعَلَاءُ، فَوَاعِلُ، فَعَاءِلُ

فَعَالٰی، فَعَالِلُ اور فَعَالِیلُ ہو، نیز اُوَلُ (پہلا) اُخَرُ اور اَشْیَاءُ۔

(ب) مؤنّث کے اوزان فَعْلَاءُ، فَعْلٰی، فِعْلٰی اور فُعْلٰی، جیسے: صَحْرَاءُ، بَیْضَاءُ، غَضْبٰی، ذِکْرٰی، کُبْرٰی۔

(ج) وہ اسماء جو رنگ یا عیب اور تفضیل کو ظاہر کرتے ہوں، جن کا وزن اَفْعَلُ ہو اور اُن کی مؤنّث کا وزن فَعْلَاءُ یا فُعْلٰی ہو، جیسے: اَسْوَدُ، اَکْبَرُ۔

(د) اسماءِ صفت، جن کے مذکّر کا وزن فَعْلَانُ ہو اور مؤنث کا فَعْلٰی ہو، جیسے: غَضْبَانُ (غَضْبٰی کا مذکّر)

(ہ) اعداد شمار، جن کے آخر میں ۃ ہو اور صرف اعداد کو ظاہر کرتے ہوں، جیسے: ثَلَاثَۃُ نِصْفُ سِتَّۃٍ (تین، چھ کا آدھا ہوتا ہے)

(و) اکثر اسماءِ معرفہ، مع اُن اسماء کے، جن کے آخر میں ۃ ہو، خواہ وہ مذکّر ہوں یا مؤنّث، جیسے: طَرَفَۃُ (اسم مذکّر)، فَاطِمَۃُ، مَکَّۃُ۔

ہر وہ اسم جو فَعْلَاءُ یا فَعْلٰی کے وزن پر ہو، جیسے: زَکَرِیَّاءُ، یَحْیٰی۔

۲۳۲۔ اسم منقوص، یعنی وہ اسم جس کے آخر میں یاءِ ماقبل مکسور ہو، اس کا رفع، ضمّۂ تقدیری سے، جر کسرۂ تقدیری سے اور نصب فتحۂ لفظی سے آتا ہے، جیسے:

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
جَاءَنِی الْقَاضِیْ	رَاَیْتُ الْقَاضِیَ	مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ

۲۳۳۔ اسم مقصور، یعنی وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، نیز وہ اسم جو یاءِ متکلّم کی طرف مضاف ہو۔ ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری آتا ہے، جیسے:

قسم	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جرّی
اسم مقصور مضاف بیاءِ متکلّم	جَاءَنِیْ مُوْسٰی جَاءَنِیْ غُلَامِیْ	رَاَیْتُ مُوْسٰی رَاَیْتُ غُلَامِیْ	مَرَرْتُ بِمُوْسٰی مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ

فائدہ: تقدیری اعراب کے یہ معنی ہیں کہ اعراب کی علامت لفظ ہی میں موجود ہو۔

۲۳۴ - وہ جمع مکسّر جو غیر منصرف ہو اور ایسے فعل سے نکلی ہو جس کا ل کلمہ و یا ی ہے اور اُس کا اسم فاعل اور اسم مفعول فَاعِلَۃٌ کے وزن پر ہو، جیسے: (واحد) جَارِیَۃٌ (لونڈی) سے رَفع اور جَر کی حالت میں جَوَارٍ اور نصب کی حالت میں جَوَارِیَ، فَتْوٰی سے رفعی اور جرّی حالت میں فَتَاوٍ اور نصبی حالت میں فَتَاوِیَ۔

۲۳۵ - جن اسمار کے آخر میں تنوین ہو، جیسے: عَصًا، (بجار عَصَوٌ کے)، ھُدًی، مُصْطَفًی۔ وہ ہر صیغے اور حالت میں اپنی وہی حالت قائم رکھتے ہیں جو واحد میں ہے یہی حال غیر منصرف اسمار کا ہے، جیسے: ذِکْرٰی، دُنْیَا۔

۲۳۶ - اِبْنٌ - جب کسی اسم کی طرف مضاف ہو اور اُس سے پہلے کوئی اسم عَلَم واقع ہو اور وہ منصرف ہو تو اُس عَلَم کی تنوین گر جاتی ہے، جیسے: سَعْدُ بْنُ عَمْرٍو، (سعد عمرو کا بیٹا) - اِبْنٌ کا الف اُس حالت میں باقی رہتا ہے، جب وہ مضاف، یا غیر مضاف خبر واقع ہو۔ اس صورت میں جو اسم منصرف اُس سے پہلے ہوگا اُس پر تنوین رہے گی، جیسے: سَعْدٌ اِبْنُ عَمْرٍو (سعد عمرو کا بیٹا ہے)

مشق (۱)

اِعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

وقع بین الولید بن عبد الملك و بین اخیه سلیمان کلام۔ فعجل علیه سلیمان بامر یلحق امّه فیفتح فاه لیجیبه، و اذا بجنبه عمر ابن عبد العزیز۔ فامسك علی فیه و ردّ کلمته، وقال "یا ابن عبد الملك! اخوك و ابن امك وله السبق علیك"۔ فقال "یا ابا حفص! قتلتنی"۔ قال "وما صنعت بك"؟ قال "رددت فی صدری احر من الجمر" ومال لجنبه، فمات۔

کان الخلیفة المستعصم بطلا شجاعا و فارسا صدیدا۔ لم یکن فی

بنی العباس اشجع منه ولا اشد قلبا۔ قال ابن ابی داؤد" کان المستعصم یقول لی "یا ابا عبد اللہ! عض علی ساعدی باکثر قوتك"، فاقول" واللہ یا امیر المومنین! ما تطیب نفسی بذالك"۔ فیقول "انہ لا یضرنی" فاروم ذلك۔ فاذا ھو لا تعمل فیہ الا منہ۔ فکیف تعمل فیہ الانسان۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

اُس کو چھڑی سے مارو۔ دس کا آدھا پانچ ہے۔ خلیفہ المعتصم جانتا تھا (مضارع کے ساتھ کان) علی بن الجنید الاسکافی کو معتصم نے حماد کے بیٹے سے کہا کہ " جنید کے بیٹے کے پاس جاؤ اور کہو کہ میرے مہمان ہونے کی تیاری کرو" اُس نے اُس سے کہا کہ " امیر المومنین کے مہمان ہونے کی تیاری کرو، کیونکہ خلیفہ کا مہمان ہونا بڑی چیز ہے" ایک لڑکے سے کہا گیا کہ " کیا تیرا اُستاد تجھے کپڑے پہننے کو نہیں دیتا؟" اُس نے جواب دیا کہ " تحقیق اگر میرے اُستاد کے پاس ایک گھر سوئیوں سے بھرا ہوتا اور حضرت یعقوب اور پیغمبروں کے ذریعہ سفارش کراتے اور فرشتے ضمانت دینے آتے اور اُس سے ایک سوئی مستعار مانگتے کہ اُن کے بیٹے حضرت یوسف کا کپڑا پھٹ گیا ہے، اس کو سینا ہے، تو بھی وہ اُس کو سوئی نہ دیتا۔ جب یہ حال ہی تو وہ مجھے کپڑے کیوں پہناتا؟"

سبق ۳۶

کلموں میں اعراب کے تغیرات

۲۳۷۔ جو کلمہ فاعلی حالت میں ہو وہ مَرْفُوْعٌ کہلاتا ہے۔ جو مفعولی حالت میں ہو وہ مَنْصُوْبٌ، اور جو مضافی حالت میں ہو وہ مَجْرُوْرٌ۔

۱۔ مرفوعات

۲۳۸۔ مرفوعات آٹھ ہیں:

(۱) فَاعِلٌ، (۲) مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ (۳) مُبْتَدَأ (۴) خَبَرٌ، (۵) اِنَّ اور اُس کے اخوات کی خبر (۶) کانَ اور اس کے اخوات کا اسم (۷) مَا

اور لا (مُشابہ بہ لَیْسَ) کا اسم اور (۸) لَا (برائے نفی جنس) کی خبر

(۱) فاعِلُ

۱۔ فَاعِلُ وہ اسم ہے جس سے پہلے فِعل، یا شِبہِ فِعل، بہ طریقِ اسناد آئے، اور اُس فعل، یا شِبہِ فعل کا قیام اُس کی ذات سے وابستہ ہو، جیسے: قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہوا)، زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ (وہ زید جس کا باپ کھڑا ہے)۔ پہلی مثال میں قَامَ فعل ہے اور دوسری میں قَائِمٌ شِبہِ فِعل ہے اور اُن کے سبب سے فاعل پر رفع آیا ہے۔

۲۔ فاعِل کی دو قسمیں ہیں: اسم ظاہر اور اسم ضمیر

۳۔ فعل اور اُس کے فاعل کے مابین جو تعلق ہے، اُس کے احکام یہ ہیں:

(۱) اگر فاعل اسم ظاہر ہے، تو فعل ہر صورت میں واحد ہوگا، اور تذکیر و تانیث میں فعل اور فاعل آپس میں مطابق ہوں گے، جیسے:

مذکّر: قَامَ الرَّجُلُ۔ قَامَ الرَّجُلَانِ۔ قَامَ الرِّجَالُ۔

مؤنث: قَامَتِ الْمَرْأَۃُ۔ قَامَتِ الْمَرْأَتَانِ۔ قَامَتِ النِّسَاءُ۔

لیکن اگر فاعل ضمیر ہو، تو فعل عدد (یعنی واحد، مثنّٰی اور جمع) اور جنس (یعنی مذکّر اور مؤنّث) کے لحاظ سے اپنے فاعل کے مطابق ہوگا، جیسے:

مذکّر: اَلرَّجُلُ قَامَ۔ اَلرَّجُلَانِ قَامَا۔ اَلرِّجَالُ قَامُوْا۔

مؤنّث: اَلْمَرْأَۃُ قَامَتْ۔ اَلْمَرْأَتَانِ قَامَتَا۔ اَلنِّسَاءُ قُمْنَ۔

اس صورت میں الرّجل (وغیرہ) مُبتدأ، قَامَ (وغیرہ) فِعْل اور ضمیر ھُوَ (وغیرہ) جو مبتدأ کی طرف راجع ہے، اس فعل کا فاعل ہے۔

(ب) اگر فاعل مؤنّث حقیقی ہو اور اپنے فعل سے متّصل ہو، تو فعل مؤنّث ہوگا، جیسے: قالت ھند ابنۃ طلحۃ۔ لیکن اگر فعل اور اُس کے

فاعل کے مابین فاصلہ ہو، تو فعل مذکّر اور مؤنّث دونوں طرح استعمال ہوسکتا ہے، جیسے: مَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ اور اِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ۔ پہلے جملے میں موعظۃٌ فاعل مؤنّث ہے اور اُس کا فعل جَاءَ مذکّر ہے، دوسرے میں مُصِيْبَةٌ فاعل کے لئے أَصَابَتْ فعل بھی مؤنّث ہے۔

(ج) اگر فاعل مؤنّث غیر حقیقی ہو، تو فعل کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں: (۱) اگر فعل اپنے فاعل سے پہلے ہے، تو فعل مذکّر اور مؤنّث دونوں طرح کا ہوسکتا ہے، مثلاً: طَلَعَتِ الشَّمْسُ اور طَلَعَ الشَّمْسُ دونوں صحیح ہیں۔ لیکن (۲) اگر فعل اپنے فاعل کے بعد آیا ہے، تو وہ لازمی طور پر مؤنّث ہوگا، جیسے: اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ۔

(د) اگر فاعِل جمع مُکسّر ہے، تو عام اس سے کہ وہ ذوالعقل ہے یا غیر ذوالعقل، اُس پر مؤنّث غیر حقیقی کے قاعدے کا اطلاق ہوگا۔ جیسے: قَامَتِ الرِّجَالُ، اور قَامَ الرِّجَالُ دونوں طرح صحیح ہے، گو اس موقعے پر اَلرِّجَالُ قَامُوْا بھی کہہ سکتے ہیں۔

(ہ) اگر قرینے سے فعل کا پتہ لگ سکے، تو فعل کو حذف بھی کیا جاسکتا ہے، مثلاً: مَنْ أَكَلَ؟ کے جواب میں صِرف زَيْدٌ کہہ دینا کافی ہے۔ حالانکہ أَكَلَ زَيْدٌ مُراد ہے۔

اسی طرح اگر کسی سوال کا جواب نَعَمْ یا بَلٰى (ہاں) میں ہوسکے، تو صرف نَعَمْ یا بَلٰى کہہ کر فعل اور فاعِل دونوں کو حذف کیا جاسکتا ہے۔

۴۔ فاعِل اپنے مفعول سے پہلے آتا ہے۔ لیکن ذیل کی صورتوں میں ایسا ہونا واجب ہے:

(ا) اگر فاعِل ضمیر متّصل ہو، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا۔

(ب) اگر فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں، جیسے لَقِيَ مُوْسٰى عِيْسٰى۔ اس جُملے میں مُوْسٰى فاعل اور عِيْسٰى مفعول ہے۔

(۲) مفعول مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ

۲۳۹۔ مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ ایسے فعل کا مفعول ہوتا ہے، جس کا فاعل مذکور نہیں ہوتا۔ اس کا فعل مجہول کے صیغے سے آتا ہے اور وہ فعل اپنے مفعول کو رفع کردیتا ہے، جیسے: قُتِلَ زَیْدٌ۔

اس مفعول کو نائبِ فاعِل بھی کہتے ہیں، اور احکام کے لحاظ سے اس کا حال فاعِل کی مانند ہے۔

(۳ و ۴) مُبتدأ اور خبر

(دیکھو سبق ۱۱)

۲۴۰۔ مُبتدأ اور خبر دونوں اسم ہوتے ہیں۔ ان کا عامل رافع، یعنی وہ عامل جس کے سبب سے ان پر رفع آتا ہے، جُملے میں لفظی صورت میں موجود نہیں ہوتا، بلکہ محض معنوی ہوتا ہے۔ گویا کہ کسی عامل کا نہ ہونا ہی ان کے لئے عامل ہے۔ زَیْدٌ کَاتِبٌ میں زید مبتدأ اور کاتب اُس کی خبر ہے۔

۲۴۱۔ مبتدأ اور خبر کے احکام یہ ہیں:

(۱) مبتدأ ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے، یا نکرۂ مخصوصہ، جیسے: زیدٌ کاتبٌ۔ اس جُملے میں مبتدأ (زید) معرفہ ہے۔ اسی طرح اَلْكِتَابُ صَحِيحٌ میں مبتدأ (الکتاب) ال تعریفی کے آنے سے معرفہ ہوگیا ہے۔

نکرۂ مخصوصہ کی یہ صورتیں ہوسکتی ہیں:

(۱) رَجُلٌ صَالِحٌ خَيْرٌ مِّنْكَ (۲) كِتَابِيْ صَحِيحٌ، (۳) أَرَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمْ اِمْرَأَةٌ؟ (۴) مَا أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنْكَ۔ مثال (۱) میں رجل اپنی صفت، صَالِحٌ کے سبب سے۔ (۲) میں کِتَابٌ ضمیر متکلّم (ی) کی طرف مضاف ہونے سے (۳) میں رجلٌ مقیّد ہوکر، اور (۴) میں أحدٌ نفی کے مقابلے میں آکر، ہر ایک مبتدأ

اپنی اپنی جگہ نکرہ مخصوصہ ہوگیا۔

(ب) خبر اکثر نکرہ اور کبھی کبھی معرفہ ہوتی ہے۔ اوپر کی مثالوں میں خبر نکرہ ہے۔ اَلرَّسُوْلُ مُحَمَّدٌ اور مَوْلَائِیْ زَیْدٌ میں خبر معرفہ ہے۔

(ج) اگر مبتدأ اور خبر دونوں معرفہ ہوں، تو دونوں میں سے ہر ایک مبتدأ یا خبر قرار دیا جاسکتا ہے، جیسے: اَللّٰهُ رَبُّنَا، اَخِیْ زَیْدٌ، اٰدَمُ اَبُوْنَا۔

(د) خبر عموماً مُفرد ہوا کرتی ہے، جیسا کہ اُوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے مگر کبھی جُملہ اسمیہ ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ایک ظاہر یا پوشیدہ ضمیر اکثر مبتدأ کی طرف اس میں راجع ہوتی ہے، جیسے: زَیْدٌ اَبُوْهُ کَاتِبٌ (زید کا باپ لکھنے والا ہے)، اس میں اَبُوْهُ کی ضمیر، زید کی طرف راجع ہے۔ زَیْدٌ یَقْرَأُ (زید پڑھتا ہے) یہاں یَقْرَأُ میں پوشیدہ ضمیر، هُوَ، زید کی طرف راجع ہے۔

کبھی جُملہ فعلیہ ہوتی ہے، جیسے: سَعْدٌ لَقِیَ زَیْدًا

کبھی جملہ شرطیہ ہوتی ہے، جیسے: حَامِدٌ اِنْ لَقِیَنِیْ فَاَخْبَرْتُهٗ بِهٰذَا

کبھی جملہ ظرفیہ ہوتی ہے، جیسے: سَعِیْدٌ فِی الدَّارِ

مگر بہر حال ظاہر یا پوشیدہ ضمیر ان جُملوں میں بھی ہوتی ہے۔

(ہ) ایک مبتدأ کے لئے کئی خبریں واقع ہوسکتی ہیں، جیسے: زَیْدٌ عَاقِلٌ بَالِغٌ عَالِمٌ۔

(و) خبر جب اسم مشتق یا منسوب ہو، تو تذکیر و تانیث، وحدت و تثنیہ اور جمعیت میں مبتدأ کے موافق ہوگی، جیسے: اَلرِّزْقُ مَقْسُوْمٌ۔ اس میں خبر واحد اور مذکّر ہے۔

زَیْدٌ وَبَکْرٌ کَاتِبَانِ۔ اس میں خبر مثنّٰی اور مذکّر ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ۔ یہاں خبر جمع مذکّر ہے۔

نِسَاءُ الْحَيِّ جَمِيلَاتٌ۔ اس میں خبر جمع مؤنث ہے۔

(۵) إِنَّ اور اُس کے اخوات

۲۴۲۔ إِنَّ کے اخوات یہ ہیں: أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ۔ یہ سب مل کر حُرُوفٌ مُشَبَّهَةٌ بِفِعْلٍ کہلاتے ہیں۔ جملے میں جو مبتدأ ہوتا ہے وہ ان حروف کا اسم کہلاتا ہے۔ یہ اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کر دیتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۷) جیسے: إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ۔ اس میں اَلسَّاعَةَ، إِنَّ کا اسم ہے اور آتِيَةٌ اُس کی خبر۔

۲۴۳۔ حروف مُشَبَّہ بفعل کے استعمال کی صورتیں یہ ہیں:

(أ) إِنَّ اور أَنَّ جملے کے مضمون کی تحقیق کے لئے آتے ہیں، جیسے: إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اِعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

إِنَّ اور أَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ إِنَّ ابتدائے کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم اور خبر سے مل کر کلام تام بن جاتا ہے، مگر أَنَّ وسطِ کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم وخبر سے مل کر مُفرد کا کام دیتا ہے، جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے۔

إِنَّ کے استعمال کے مواقع یہ ہیں:

(۱) ابتدائے کلام میں، جیسے: إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ

(۲) موصول کے بعد، جیسے: اٰتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ (ہم نے اسکو اتنے خزانے دیئے تھے کہ اسکی کنجیاں ایک طاقتور جماعت کو اٹھانی مشکل ہوتیں)

(۳) جواب قسم میں، جیسے: وَاللّٰهِ، إِنَّهُ فِي ضَلَالٍ۔

(۴) قَوْلٌ مصدر سے فعل کے کسی صیغے کے بعد، جیسے: قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ۔

(۵) ندا کے بعد، جیسے: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ! إِنِّي ذَاهِبٌ مَعَكُمْ۔

(۶) واو حالیہ کے بعد، جیسے: وَإِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ فِي الْوَادِيْ۔

(۷) حروف تنبیہ کے بعد، جیسے: اَلَا إِنَّهٗ لَخَبِیْرٌ۔

(۸) حروف تصدیق کے بعد، جیسے، نَعَمْ، إِنِّیْ غَرِیْبٌ۔

(۹) حرف استثنا (اِلَّا) کے بعد، جیسے: مَا جَاءُوْا اِلَّا إِنَّھُمْ لَکَارِھُوْنَ۔

إِنَّ کی خبر پر کبھی لام تاکید (مفتوح) آتا ہے، جیسے: إِنَّهٗ لَکَاذِبٌ۔

(ب) أَنَّ کے استعمال کے مواقع یہ ہیں: (۱) أَنَّ فاعلی، مفعولی اور اضافی حالت میں ہوتا ہے، جیسے: أَوَلَمْ یَکْفِھِمْ أَنَّا أَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْکِتَابَ؛ فَعَلَ هٰذَا مِنْ حَیْثُ أَنِّیْ لَا أُحِبُّهٗ، لَا تَخَافُوْنَ أَنَّکُمْ أَشْرَکْتُمْ۔

(۲) حرف جر کے بعد، جیسے: ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ ھُوَ الْحَقُّ

(۳) لَوْلَا کے بعد، جیسے: لَوْلَا أَنَّهٗ یَرَانِیْ لَذَھَبْتُ ھُنَا

(۴) حرف شرط لَوْ کے بعد، جیسے: لَوْ أَنَّ لَھُمْ مَا فِی الْأَرْضِ جَمِیْعًا

(۵) مَا (ظرف زمانی) کے بعد، جیسے: وَأَقْرَأُ مَا أَنَّهٗ کَاتِبٌ۔

(ج) کَأَنَّ تشبیہ کے لئے آتا ہے، جیسے: کَأَنَّهٗ ھُوَ الْمَلِكُ۔

(د) لَیْتَ آرزو یا تمنا کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، عام اس سے کہ اُس آرزو کا حصول ممکن ہو یا نہ ہو، جیسے: لَیْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ (کاش جوانی واپس آسکتی!۔ یہ ایک غیر ممکن الحصول آرزو ہے)، لَیْتَهٗ مُسْلِمٌ (کاش وہ مسلم ہوتا! یہ آرزو ممکن الحصول ہے) کبھی کبھی لَیْتَ سے پہلے یَا حرف تنبیہ لاتے ہیں، جیسے: یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا۔ (کاش میں مٹی ہوتا!)

(ہ) لٰکِنَّ ایسے دو جملوں کے درمیان میں آتا ہے، جن کے مضمون ایک دوسرے سے مغائر ہوں۔ اس کے آنے سے پہلے جملے کا پیدا کیا ہوا خیال یا وہم دُور ہو جاتا ہے: جَاءَ زَیْدٌ لٰکِنَّ بَکْرًا غَائِبٌ۔ (زید تو آگیا لیکن بکر ابھی غائب ہے)

(و) لَعَلَّ ممکن الحصول آرزو کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: لَعَلَّ

اَلْأَمِيْرَ يُكْرِمُنِيْ۔ (شاید سردار میری عزت کرے)

۲۴۴۔ حروف مشبہ بفعل کے بعد ما آجائے، تو ان کا عمل زائل ہو جاتا ہے، جیسے: اِنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اگر مَا، اِن کے بعد موجود ہو، تو یہ حروف افعال کے شروع میں بھی آسکتے ہیں، جیسے: اِنَّمَا جَاءَ غُلَامِيْ، كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ۔ (گویا وہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں)

۲۴۵۔ اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ اور لٰكِنَّ کے نون کو اگر مخفف (یعنی بجائے تشدید کے سکون کے ساتھ) بولا جائے، تو ان چاروں کا عمل زائل ہو جاتا ہے، جیسے: اِنْ كُنْتُ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، عَلِمْتُ اَنْ يَّجِيْءُ اِلَيَّ، لٰكِنْ لَا يَعْلَمُوْنَ، كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ يَذْهَبُ اِلٰى بَيْتِهٖ

(۶) كَانَ اور اس کے اخوات

۲۴۶۔ كَانَ اور اس کے اخوات کا اسم مرفوع ہوتا ہے تفصیل کے لئے دیکھو سبق ۲۵۔

(۷) مَا اور لَا مشابہ بِلَيْسَ

۲۴۷۔ مَا اور لَا حروف نفی ہیں، اور چوں کہ جملہ اسمیہ پر ان کا عمل لَيْسَ کے عمل سے مشابہ ہے، اس لئے ان کو مُشَابِهٌ بِلَيْسَ کہتے ہیں۔ ان کا اسم مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب ہوتی ہے۔

۲۴۸۔ مَا معرفہ اور نکرہ، دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا، مَا الْحَسَنُ غَافِلًا۔

لَا ہمیشہ نکرہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ۔

جب مَا کی خبر اپنے اسم سے متقدم ہو، یا خبر پر اِلَّا کا لفظ آئے تو مَا کا عمل زائل ہو جاتا ہے، جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ : مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔

(۸) لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ

۲۴۹ - جو حرف لا نفی جنس کے لئے آتا ہے، اُس کی خبر مرفوع ہوتی ہے، اور اسم منصوب ہوتا ہے، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ (کسی آدمی کا کوئی غلام ظریف نہیں ہے)

اگر لا کے بعد نکرہ مُفرد ہو، تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے، جیسے: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لا کا عمل کچھ نہیں رہتا اور معرفہ مرفوع ہو جاتا ہے جیسے: لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔

اگر لا کے بعد نکرہ مُفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرّر ہو، تو پھر خواہ نصب بلا تنوین دیں، خواہ رفع مع تنوین کے، جیسے: لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ، یَوْمٌ لَا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ۔ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی نہ دوستی)

۲۵۰ - منادیٰ مرفوع ہوتا ہے بشرطیکہ وہ مضاف نہ ہو، جیسے: یَا وَلَدُ

۲۔ منصوبات

۲۵۱ - منصوبات تعداد میں بارہ ہیں:

مَفَاعِیل خمسۃ (پانچ مفعول)، یعنی (۱) مفعول مُطْلَق (۲) مفعول بِهٖ (۳) مفعول لَهٗ (۴) مفعول مَعَهٗ اور (۵) مفعول فِیْهِ۔ ان کے علاوہ (۶) حال، (۷) تمییز، (۸) مُسْتَثْنٰی، (۹) إِنَّ اور اُس کے اخوات کا اسم، (۱۰) کَانَ اور اُس کے اخوات کی خبر، (۱۱) اسم منصوب، جو لائے نفی جنس کے ساتھ آتا ہے، اور (۱۲) مَا اور لا مشابہ بِلَیْسَ کی خبر۔

(۱) مفعول مُطْلَق

مفعول مطلق وہ اسم (مصدر) ہے، جو فعل کے بعد آتا ہے اور اس کا مادّہ اس فعل کا ہم معنی ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا (زید نے ایک مار ماری)

۲۵۲۔ اس مفعول کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے:

۱۔ تاکید کے اظہار کے لئے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں ہے۔

۲۔ نوع کے بیان کرنے کے لئے، جیسے: جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیِ (میں قاری کی نشست بیٹھا)

۳۔ عدد کے بیان کے واسطے، جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً، جَلْسَتَیْنِ، جَلَسَاتٍ (میں ایک، دو، کئی نشست بیٹھا)

اگر قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق سے پہلے آنے والے فعل کو محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے کسی باہر سے آنے والے کو مخاطب کر کے کہیں: خَیْرَ مَقْدَمٍ۔ اس میں قَدِمْتَ (تو آیا) محذوف ہے۔ یا کسی شخص سے کوئی چیز ملنے پر کہا جائے: شُکْرًا۔ اس میں شَکَرْتُكَ (میں نے تیرا شکر ادا کیا) محذوف ہے۔

(۲) مفعول بہٖ

مفعول بہٖ وہ اسم ہے، جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے، جیسے: قَتَلْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو قتل کیا)۔ کبھی یہ مفعول اپنے فاعل سے پہلے بھی آجاتا ہے جیسے: زَیْدًا قَتَلْتُ (میں نے زید کو قتل کیا)

۲۵۳۔ اگر قرینہ پایا جائے، تو اس مفعول کے فاعل کا حذف کر دینا لازمی ہوتا ہے۔ اس حذف کی صورتیں یہ ہیں:

۱۔ مُنادیٰ (اسم) سے پہلے، جیسے: یَا زَیْدُ۔ یہ اصل میں اَدْعُوْ زَیْدًا۔ (میں زید کو بلاتا ہوں) تھا، اس میں حرفِ ندا (یَا) فعل اَدْعُوْ کا قائم مقام ہے۔ مُنادیٰ کا مفصل ذکر آئندہ سبق ۲۸۴ میں دیکھو۔

۲۔ تحذیر (ڈرانے) کے موقع پر، جیسے: اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ (شیر سے بچو، دُور رہو)۔ اس مفعول سے پہلے اِتَّقِ (بچ!) یا بَعِّدْ (دُور رہ!)

وغیرہ افعال کو محذوف مانا جاتا ہے۔

کبھی ایسا بھی کرتے ہیں کہ جس چیز سے ڈرایا جائے، تاکید کے لئے اُس کا دوبارہ نام لیتے ہیں، جیسے: اَلْجِدَارَ! اَلْجِدَارَ! یہ اصل میں اِتَّقِ الْجِدَارَ اَنْ یَسْقُطَ عَلَیْکَ ہے۔ (یعنی دیوار سے بچ کہیں وہ تجھ پر گر نہ پڑے)

۳۔ ہر وہ اسم جس کے بعد کوئی فعل بطور تفسیر کے واقع ہو، اور اُس میں ضمیر مفعول ہو، جو اُس اسم کی طرف راجع ہو، تو وہ اسم منصوب ہوگا اور فعل مفسّر اس سے پہلے محذوف سمجھا جائے گا، جیسے: زَیْدًا ضَرَبْتُہٗ۔ زَیْدًا سے پہلے ضَرَبْتُ محذوف ہے، کیوں کہ اُس کی تفسیر وہ فعل کرتا ہے جو اُس کے بعد واقع ہے اور وہ ضَرَبْتُہٗ ہے۔

(۳) مفعول لَہٗ

۲۵۴ ۔ مفعول لہٗ اُس اسم کو کہتے ہیں، جس کی غرض سے فعل واقع ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَنِیْ تَاْدِیْبًا (اُس نے مجھے تادیب کی غرض سے مارا)، حَارَبْتُھُمْ شُجَاعَۃً (میں اُن سے شجاعت کے سبب سے لڑا)، میں تَاْدِیْب اور شُجَاعَۃ مفعول لہٗ ہیں۔

(۴) مفعول مَعَہٗ

۲۵۵ ۔ مفعول معہٗ وہ اسم ہے، جو لفظ وَ (= مَعَ) کے بعد فاعل، یا مفعول کی مصاحبت کے لئے آئے، جیسے: ذَھَبْتُ اَنَا وَزَیْدًا (= مَعَ زَیْدٍ) (میں زید کے ساتھ گیا)

۲۵۶ ۔ اگر جملے میں فعل لفظاً موجود ہو اور عطف جائز ہو، تو مفعول معہٗ کو منصوب اور مرفوع دونوں طرح بولا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اوپر کی مثال میں ذَھَبْتُ اَنَا وَزَیْدٌ کہنا بھی درست ہے۔

لیکن اگر عطف جائز ہو اور فعل مذکور نہ ہو، تو عطف اپنے اصلی حال پر رہے گا، جیسے: مَا لِزَیْدٍ وَبَکْرٍ، اور اگر عطف جائز نہ ہو، تو مفعول مَعَہٗ منصوب ہی بولا جائے گا، جیسے: مَالَکَ وَبَکْرًا

(۵) مفعول فِیہِ

۲۵۷ - مفعول فیہ وہ اسم ہے، جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ یہ عموماً زمان، یا مکان ہوتا ہے اور ظرف کہلاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ظرفِ زمان۔ جس میں وقت کے معنی ہوں، خواہ وہ محدود ہو، جیسے: یَوْمٌ۔ شَھْرٌ، سَنَۃٌ وغیرہ، خواہ غیر محدود، جیسے: حِیْنٌ اور دَھْرٌ وغیرہ۔

(۲) ظرفِ مکان، جس میں مکان (جگہ) کے معنی پائے جائیں۔ یہ بھی محدود اور غیر محدود ہو سکتا ہے، جیسے: اَلدَّارُ، اَلسُّوْقُ محدود ہیں اور خَلْفَ (پیچھے) أَمَامَ (آگے)، غیر محدود۔

۲۵۸ - ظروف میں حرف جرّ (فِیْ) مقدر سمجھا جاتا ہے، مثلاً:

صُمْتُ دَھْرًا، سَافَرْتُ شَھْرًا، نَظَرْتُ یَمِیْنًا، سِرْتُ لَیْلًا میں، فِیْ دَھْرٍ، فِیْ شَھْرٍ، فِیْ لَیْلٍ، فرض کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ظروفِ مکان میں غیر محدود صورت میں، جیسے: جَلَسْتُ خَلْفَکَ، اَلْقَلَمُ أَمَامَکَ وغیرہ، میں بھی فِیْ مقدّر خیال کیا جاتا ہے، مگر محدود حالت میں اس فِیْ کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے، جیسے: جَلَسْتُ فِی الدَّارِ، فِی الْمَدْرَسَۃِ وغیرہ۔

(۶) حَال

۲۵۹ - حال وہ لفظ (اسم) ہے جو فاعل، یا مفعول، یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرتا ہے، جیسے: جَاءَ بَکْرٌ رَاکِبًا (فاعل کا حال)، ضَرَبْتُہٗ مَشْدُوْدًا (مفعول کا حال) اور لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا، ایسے حال میں کہ ہم

اور وہ دونوں سوار تھے۔ فاعل اور مفعول دونوں کا حال)۔ جس (فاعل یا مفعول یا دونوں) کا حال بیان کیا جائے اُسے ذُوالحَالُ کہتے ہیں۔

۲۶۰ - (۱) حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ذوالحال نکرہ ہو، تو حال کو اُس سے پہلے بیان کرتے ہیں، جیسے: جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک آدمی سوار ہو کر آیا)

(۲) کبھی حال جُملۂ اسمیہ ہوتا ہے۔ اس حالت میں واو اور ضمیر، یا صِرف واو کا اُس میں ہونا ضروری ہے، جیسے: لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی یا کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔

(۳) جب قرینہ ہو، تو عامل محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: سَالِمًا غَانِمًا یعنی تَرْجِعُ سَالِمًا غَانِمًا (تو ایسی حالت میں واپس ہو کہ تو سلامت ہو اور لُوٹ کا مال لئے ہوئے ہو)

(۷) تمیز

۲۶۱ - تمیز وہ اسم نکرہ ہے، جو کسی مُبہم شے کے ذکر کے بعد آکر اُس کے عدد، پیمانہ، وزن وغیرہ کے اِبہام کو دُور کرتا ہے، جیسے: ھُنَا عِشْرُوْنَ رَجُلًا (یہاں بیس آدمی ہیں) عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس گیہوں کے دو پیمانے ہیں)

۲۶۲ - تمیز کبھی مُفرد مقدار سے آتی ہے، جیسے اُوپر کی مثالوں میں ہے، اور کبھی مُفرد، مگر غیر مقدار سے آتی ہے، جیسے: ھٰذَا خَاتَمٌ حَدِیْدًا (یہ لوہے کی انگوٹھی ہے)

فَائدہ۔ مقدار سے مُراد عدد، پیمانہ، وزن اور مساحت ہے۔

۲۶۳ - اسم تام [یعنی وہ اسم جو تنوین (حقیقی یا تقدیری)، یا نون تثنیہ

یا نونِ جمع، یا اضافت میں سے کسی ایک سے تمام ہو جائے] کے آنے سے تمیز منصوب ہو جاتی ہے، جیسے: مَا فِی السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان پر ہتھیلی برابر بھی ابر نہیں ہے)، رَأَیْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (میں نے گیارہ ستارے دیکھے) لَهٗ صَاعَانِ تَمْرًا (اُس کے پاس کھجور کے دو صاع ہیں)، هٰؤُلَاءِ عِشْرُوْنَ رَجُلًا (یہ بیس مرد ہیں)

۲۶۴۔ کبھی تمیز جملے کے بعد کا اِبہام دُور کرنے کے لئے بھی آتی ہے، جیسے: طَابَ بَكْرٌ نَفْسًا وَعِلْمًا (بکر شخصیت اور علم کی رُو سے اچھا ہوا)

کَمْ اور کَذَا

۲۶۵۔ عدد کے اسمائِ کِنایہ دو ہیں: کَمْ اور کَذَا

کَمْ کا استعمال دو طرح پر ہوتا ہے: استفہام کے لئے اور خبر کے لئے۔ استفہامیہ کَمْ کے عمل سے تمیز پر نصب آتا ہے، جیسے: کَمْ كِتَابًا عِنْدَهٗ (اُس کے پاس کتنی کتابیں ہیں)، یہی حال کَذَا کا بھی ہے، جیسے: عِنْدَهٗ كَذَا كِتَابًا (اس کے پاس کتنی کتابیں ہیں)۔ خبریہ کَمْ کے آنے سے تمیز پر جرّ آتا ہے، جیسے: کَمْ رَجُلٍ رَأَيْتُ (میں نے بہت سے آدمی دیکھے ہیں)۔ کبھی خبریہ کَمْ کے ساتھ حرفِ جرّ مِنْ بھی آتا ہے جیسے: کَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمَاءِ (آسمان میں بہت سے فرشتے رہتے ہیں)۔

(۴) مُسْتَثْنٰی

۲۶۶۔ مُسْتَثْنٰی وہ اسم ہے، جو اِلَّا یا اس معنی کے کسی اور لفظ کے آنے سے اپنے ماقبل کے حکم سے خارج ہو جائے، جیسے: جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَيْدًا (میرے پاس زید کے سوا سب لوگ آئے)۔ یہاں زید مُستثنٰی ہے۔

فائدہ۔ اِلَّا کے اخوات (ہم معنی الفاظ) یہ ہیں: سِوٰی، غَيْرُ، حَاشَا،

خَلَا ، مَا خَلَا ، عَدَا ، مَا عَدَا ، لَيْسَ ، لَا يَكُوْنُ ۔

۲۶۷ ۔ مُسْتَثْنٰی کی دو قسمیں ہیں: متّصل اور مُنقطع ۔

(۱) متصل مُستثنیٰ مِنہُ کی جنس سے ہونا چاہیئے، جیسا کہ اُوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا ۔

(۲) مُستثنیٰ مُنقطع وہ ہے جو مستثنیٰ مِنہُ کی جنس سے نہ ہو، جیسے : جَاءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا ۔ اس میں حِمَار مُستثنیٰ ہے، جو قوم کی جنس سے نہیں ہے۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

مُستثنیٰ متّصل جب اِلَّا کے بعد آئے اور کلام مُثبت تام ہو، تو منصوب ہوگا ، جیسے: فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا ۔ (سوائے چند کے سب نے اس میں سے پیا)

فائدہ :- کلام مُثبت تام وہ ہے کہ جس میں نفی ، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو۔

اگر کلام غیر مُثبت تام ہو، تو اُس کے اِعراب کی دو صورتیں ہیں :

(الف) اگر مُستثنیٰ مِنہُ مذکور اور متصل ہو، تو اُس کو منصوب پڑھنا اور مُستثنیٰ مِنہُ کے موافق اعراب دینا، دونوں جائز ہیں، جیسے: وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ ۔ یہاں شہداء کی وجہ سے اِلَّا اَنْفُسَهُمْ بھی پڑھ سکتے ہیں

(ب) اگر مُستثنیٰ مِنہُ مذکور ہو، تو پھر مُستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہوگا ، لَا يَهْلِكُ اِلَّا الْفَاسِقُ ، لَا تَقُوْلُوْا اِلَّا الْحَقَّ ۔ پہلی مثال میں اَحَدٌ مستثنیٰ مِنہُ محذوف ہے، جو فاعل واقع ہوا ہے۔ اس لئے الفاسقُ مرفوع ہے۔ دوسری مثال میں شَيْئًا مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور مفعول ہے ، اس لئے اَلْحَقَّ منصوب ہے۔

۲۶۸ ۔ اگر مستثنیٰ لفظ خَلَا اور عَدَا کے بعد آئے ، تو اکثر منصوب

ہوتا ہے، جیسے: اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ اگر غَیْر اور سِوَا کے بعد آئے، تو ہمیشہ مجرور ہوگا، جیسے: غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ۔

(۹) إِنَّ اور اُس کے اخوات کا اسم

۲۶۹۔ إِنَّ اور اُس کے اخوات (أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ) کا اسم منصوب ہوتا ہے، جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ۔

(إِنَّ وغیرہ کی تفصیل کے لئے اوپر دیکھو)

(۱۰) كَانَ اور اُس کے اخوات کی خبر

۲۷۰۔ كَانَ اور اُس کے اخوات [صَارَ، أَصْبَحَ وغیرہ۔ دیکھو سبق ۲۵، ط] کی خبر مرفوع ہوتی ہے، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا۔ كَانَ کی خبر کو، باوجود معرفہ ہونے کے، اُس کے اسم پر مقدم کیا جاسکتا ہے، جیسے: كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ۔

(۱۱) اسم منصوب بہ لاءِ نَفْيِ الْجِنْسِ

۲۷۱۔ اسم منصوب جو نفی جنس کے لَا کے ساتھ آتا ہے، اور لَا داخل ہونے کے بعد مُسند الیہ ہوتا ہے، اُس کے ساتھ ایک اسم نکرہ مضاف ہوتا ہے، جیسے: لَا غُلَامَ رَجُلٍ فِي الدَّارِ، یا مُشابہ نکرہ مضاف ہوتا ہے، جیسے: لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ۔ (تھیلی میں بیس درہم نہیں ہیں)

کبھی لَا کا اسم کسی قرینے سے محذوف بھی ہوتا ہے، جیسے: لَا عَلَيْكَ یعنی لَا بَأْسَ عَلَيْكَ (تجھ پر کوئی خوف نہیں)

(۱۲) مَا و لَا مشابہ بِلَيْسَ کی خبر

۲۷۲۔ مَا اور لَا، جو لَيْسَ کے مشابہ ہوں، اُن کی خبر بھی منصوب ہوتی ہے اور مَا اور لَا کے داخل ہونے کے بعد وہ غیر مسند ہوتی ہے، جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا

اگر خبر کے بعد اِلَّا واقع ہو، یا اسم پر مقدم ہو، یا مَا کے بعد اِنْ زیادہ کیا جائے، تو ان صورتوں میں مَا کا عمل باقی نہیں رہتا۔ تینوں کی مثالیں یہ ہیں:

مَا زَیْدٌ اِلَّا قَائِمٌ: نہیں ہے زید، مگر کھڑا۔

مَا قَائِمٌ زَیْدٌ: زید نہیں کھڑا ہے۔

مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ: نہیں ہے زید کھڑا

ج۔ مَجْرُوْرَات

۲۷۳۔ اسم مَجْرُوْر وہ ہے، جو جرّ کے اثر اور عمل میں ہو اور اس سبب سے اُس پر کسرہ پڑھا جائے۔

اگر حرف جرّ لفظاً موجود ہو، تو ایسے مرکّب کو جار اور مجرور کہتے ہیں، جیسے: ذَهَبْتُ اِلَی الدَّارِ، میں اِلٰی حرف جرّ اور الدَّار مجرور ہے لیکن اگر لفظاً موجود نہ ہو، تو اُسے مُضاف اور مُضاف اِلَیہ کہتے ہیں، جیسے: کِتَابُ غُلَامٍ، میں کتاب مضاف ہے اور غُلَام مضاف الیہ۔ غُلَام سے پہلے حرف جرّ لِ پوشیدہ ہے، اور اصلی صورت یوں ہے کہ کِتَابٌ لِغُلَامٍ (کتاب لڑکے کے لئے، یعنی لڑکے کی کتاب)۔

۲۷۴۔ مُضاف پر نہ تنوین آتی ہے، اور نہ وہ تنوین کے قائم مقام (یعنی نون تثنیہ اور نون جمع) سے متاثر ہوتا ہے، جیسے: (۱) جَاءَنِیْ غُلَامُ زَیْدٍ، (۲) هٰذَانِ کِتَابَا بَکْرٍ، (۳) جَاءُوْا مُسْلِمُوْ مَکَّۃَ۔ ان مثالوں میں (۱) میں غلام پر تنوین نہیں ہے، اور (۲) اور (۳) میں کِتَابَانِ اور مُسْلِمُوْنَ کی جگہ کِتَابَا اور مُسْلِمُوْ کہا گیا ہے، یعنی دونوں جگہ سے نون گر گیا ہے۔

۲۷۵ ۔ اضافت دو طرح کی ہوتی ہے: معنویہ اور لفظیہ۔

(۱) اضافت معنویہ وہ ہے، جس میں مضاف الیہ پر جرّ (مثلاً: ل، فِیْ یا مِنْ) محذوف ہو، جیسے: کِتَابُ غُلَامٍ = کِتَابٌ لِغُلَامٍ اور خَاتَمُ ذَهَبٍ = خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ اور صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ = صَلٰوةٌ فِی الْمَغْرِبِ۔

(۲) اضافت لفظیہ اس کے برعکس ہے۔ اس میں حرف جر کا محذوف ہونا نہیں پایا جاتا، بلکہ صفت کی کیفیت پائی جاتی ہے، جیسے: ضَارِبُ رَجُلٍ، حَسَنُ الْوَجْهِ۔

۲۷۶ ۔ اضافت معنویہ میں اگر اسم نکرہ، معرفہ کی طرف مضاف ہو تو معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے، اور اگر وہ کسی اور نکرہ اسم کی طرف مضاف ہو، تو اُس میں تخصیص پیدا ہوجاتی ہے۔ البتہ الفاظ غَیْرُ، سِوَا وغیرہ کے مضاف ہونے سے یہ تخصیص نہیں پیدا ہوتی، جیسے: مَرَرْتُ بِغُلَامٍ غَیْرَ زَیْدٍ۔

اضافت لفظیہ میں صرف لفظی تخصیص پیدا ہوتی ہے، یعنی تنوین وغیرہ گر جاتی ہے، جیساکہ ابھی بیان ہوا۔

۲۷۷ ۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، مگر مضاف کی حرکت اُس کے عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے، جیسے: جَاءَ صَاحِبُ الْبَیْتِ، قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰهِ اور جِئْتُ بِقَلَمِ الرَّشِیْدِ، میں، صاحب، کتاب اور قلم مضاف ہیں اور بالترتیب فاعل، مفعول اور مجرور ہونے کے سبب سے مرفوع، منصوب اور مجرور ہیں۔ مگر اَلْبَیْتُ، اَللّٰهُ اور اَلرَّشِیْدُ، جو مضاف الیہ ہیں، ہر صورت میں مجرور ہی ہیں۔

اسی طرح مضاف پر ال تعریفی کبھی نہیں آتا، جیساکہ اوپر کی مثالوں

سے واضح ہے۔

فائدہ:- کُلٌّ، جَمِیْعٌ، بَعْضٌ، فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، مِثْلٌ، شِبْہٌ، نَظِیْرٌ، سِوٰی، غَیْرٌ، قَبْلَ، بَعْدَ، دُوْنَ، کِلَا، کِلْتَا، نَحْوَ، رُبَّ میں سے بعض اکثر اور بعض ہمیشہ کسی اسم کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔

د۔ توابع

۲۷۸۔ تابع اُس لفظ کو کہتے ہیں، جو اپنے اعراب کے لحاظ سے صِرف ایک ہی سبب سے اپنے ماتحت لفظ کا تابع رہتا ہے، یعنی یہ کہ اگر پہلا لفظ مرفوع ہے، تو یہ (تابع) بھی مرفوع ہوگا، اور اگر وہ منصوب یا مجرور ہے، تو یہ بھی منصوب یا مجرور ہوگا۔

۲۷۹۔ توابع تعداد میں پانچ ہیں: (۱) نعت (یا صفت)، (۲) عطف، (۳) تاکید (۴) بدل اور (۵) عطفِ بیان۔

(۱) نعت یا صِفَة

۲۸۰۔ نعت (صفت) وہ تابع ہے، جو ایسے معنی پر دلالت کرتا ہے، جو اُس کے متبوع (موصوف) میں موجود ہوتے ہیں، خواہ وہ بھلائی ہو یا بُرائی، جیسے: اَتَانِیْ رَجُلٌ فَاضِلٌ، یا وہ معنی متبوع کے متعلق میں موجود ہوتے ہیں، جیسے: اَتَانِیْ رَجُلٌ فَاضِلٌ اَبُوْہُ (میرے پاس آیا ایسا شخص آیا جس کا باپ فاضل ہے)۔

۲۸۱۔ اگر نعت اور منعوت (صفت اور موصوف) دونوں نکرہ ہوں، تو اُس سے تخصیص کا فائدہ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ عَاقِلٌ فَاضِلٌ اور اگر دونوں معرفہ ہوں، تو اُس سے توضیح ہوتی ہے، جیسے، جَاءَنِیْ زَیْدُ الْفَاضِلُ اور کبھی محض تاکید مقصود ہوتی ہے، جیسے: ھِیَ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

۲۸۲۔ ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت (صفت) ہو سکتا ہے۔ اس لئے اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبّہ، مبالغہ سب صفت کے طور پر استعمال میں آسکتے ہیں، جیساکہ اوپر کی مثالوں سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر اسم جامد بھی نعت بن سکتا ہے، اگر اُس میں وصفی معنی پائے جاتے ہوں، جیسے: شَهْرٌ قَمَرِيٌّ۔

۲۸۳۔ نعت دس امور میں منعوت کی تابع ہوتی ہے: رَفع، نصب، جرّ، تعریف، تنکیر، وحدت، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث۔ ان مثالوں پر غور کرو: رَجُلٌ عَالِمٌ۔ رَجُلَانِ عَالِمَانِ۔ رِجَالٌ عَالِمُونَ۔ إِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ۔ اَلْإِمْرَأَتَانِ الْعَالِمَتَانِ۔ اَلنِّسَاءُ الْعَالِمَاتُ۔

۲۸۴۔ نکرہ کی صفت ایک جُملہ (خبریہ) کی صورت میں بھی آسکتی ہے، جیسے: رَأَيْتُ غُلَامًا اَبُوْهُ مُعَلِّمٌ میں غُلَام کی صفت میں اَبُوْهُ مُعَلِّمٌ کا جملہ آیا ہے۔ اس جملے میں ایک ضمیر ہوتی ہے، جو اُس موصوف نکرہ کی طرف راجع ہوتی ہے۔

تنبیہ۔ ضمیر نہ موصوف ہو سکتی ہے نہ صفت۔

(۲) عطف

۲۸۵۔ عطف وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع کے بعد آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں واو حرفِ عطف ہوتا ہے، اور اس میں تابع اور متبوع دونوں ایک ہی شے، یا ایک ہی امر سے منسوب ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَ بَكْرٌ۔ رَأَيْتُ زَيْدًا وَ بَكْرًا۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَ بَكْرٍ۔

حرف عطف سے پہلے جو اسم ہوتا ہے اُسے مَعْطُوْفٌ عَلَيْهِ اور اُس کے بعد کے اسم کو مَعْطُوْف کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں زید معطوف علیہ

اور بکر معطوف ہے۔

۲۸۶ - اگر عطف کسی ضمیر مرفوع متصل پر واقع ہے، تو ضروری ہے کہ اُس کی تاکید کے لئے ایک ضمیر منفصل بھی لائی جائے، جیسے: فَعَلْتُ اَنَا وَ زَیْدٌ۔ لیکن اگر عطف میں فاصلہ ہو، تو اس ضمیر منفصل کی ضرورت نہیں ہوتی، جیسے: فَعَلْتُ الْیَوْمَ وَزَیْدٌ۔ چوں کہ اس جملے میں الیوم کی وجہ سے فاصلہ ہو گیا ہے، اس لئے فَعَلْتُ کی ضمیر متصل کے مقابلے میں اَنَا نہیں لایا گیا۔

اسی طرح اگر عطف ضمیر مجرور پر ہو، تو حرف جرّ کو دوبارہ لانا چاہئے، جیسے: مَرَرْتُ بِہٖ وَبِزَیْدٍ۔

۲۸۷ - معطوف اور معطوف علیہ دونوں ایک ہی حکم میں ہوتے ہیں۔ اگر معطوف علیہ صفت، یا حال، یا خبر، یا صِلہ ہے تو معطوف بھی ان ہی حالتوں میں سمجھا جائے گا۔

۲۸۸ - دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف جائز ہے، جیسے: فِی الدَّارِ بَکْرٌ وَالْحُجْرَۃِ زَیْدٌ میں الحجرۃ کا عطف الدّار پر ہے۔

(۳) تاکید

۲۸۹ - تاکید وہ تابع ہے جو سُننے والے کے شک کو رفع کرنے کی غرض سے اُن اُمور کو پختہ کر دیتا ہے جو اس کے متبوع سے منسوب یا متعلق ہیں، جیسے: زَیْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ۔ جَاءَ رَاکِبًا رَاکِبًا

۲۹۰ - تاکید کی دو قسمیں ہیں: لفظی اور معنوی۔

(۱) تاکید لفظی وہ ہے، جس میں پہلے لفظ کو دوبارہ لاتے ہیں، جیسے: زَیْدٌ زَیْدٌ عَالِمٌ۔ جَاءَ جَاءَ زَیْدٌ۔ اِنَّ اِنَّ زَیْدًا عَالِمٌ۔

(۲) تاکید معنوی وہ ہے جو الفاظ نَفْسٌ، عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلٌّ

أَجْمَعُ، أَبْتَعُ، أَكْتَعُ، أَبْصَعُ میں سے کسی ایک لفظ کے ساتھ آئے۔

نَفْسٌ اور عَیْنٌ واحد، مثنیٰ اور جمع کے لئے ان ہی صیغوں کی صورتوں میں آتے ہیں، جیسے: جَاءَ زیدٌ نفسہُ، جاءا زیدان انفسھما (یانفساھما) جاءُوا زیدون انفسھم (اعینُھُم)، جاءت ھندٌ نفسھا (عینھا) جاءتا الامرأتان انفسھما (اعینھما)، جئن النّساء انفسھنّ (اعینھنّ)

کِلَا (مذکر) اور کِلْتَا مثنیٰ کے لئے آتے ہیں، جیسے: قامَ الغلامانِ کِلاھما، قامت المرأتان کلتاھما۔

کُلّ سے لے کر أبصع تک، سب غیر مثنیٰ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ کُلّ سے کُلُّہٗ، کُلُّھَا، کُلُّھُمْ اور کُلُّھُنَّ مستعمل ہیں۔ أجْمَعُ، أبْتَعُ، أکْتَعُ اور أبْصَعُ میں آخری تینوں أجمعُ کے تابع ہیں اور أجمعُ کے ساتھ ہی اور صرف اُس کے بعد ہیں آتے ہیں، جیسے: جاءُوا أجمعونَ وغیرہ۔

۲۹۱۔ اگر نَفْسٌ اور عَیْنٌ کو ضمیر مرفوع متصل کی تاکید کے لئے لایا جائے، تو ایک ضمیر منفصل ضرور لانی چاہئے، جیسے: قَتَلْتَ اَنْتَ نَفْسَکَ (تو نے خود ہی اپنے آپ کو مارا)

(۴) بَدَل

۲۹۲۔ بَدَل وہ تابع ہے جسے اُسی شے کی طرف نسبت دی جاتی ہے جس کی کی طرف متبوع کو منسوب کیا گیا ہو۔ بَدَل کی صورت میں اصل مقصود تابع ہوتا ہے نہ کہ متبوع، جیسے: جاءَ بَکْرٌ آخُوکَ (تیرا بھائی بکر آیا)۔ اصطلاح میں بکر کو مبدّل منہ اور اخوکَ کو بَدَل کہتے ہیں۔

۲۹۳۔ بَدَل کی چار قسمیں ہیں: (۱) بَدَلُ الْکُلِّ مِنَ الْکُلِّ (۲) بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْکُلِّ (۳) بَدَلُ الِاشْتِمَالِ اور (۴) بَدَلُ الْغَلَطِ۔

(۱) بَدَلُ الْکُلِّ مِنَ الْکُلِّ میں تابع اور متبوع دونوں ایک ہی شے پر دلالت کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بَدَل اور مبدَل مِنہ دونوں ایک ہی شے ہوتے ہیں، جیساکہ اوپر کی مثال میں ہے۔

(۲) بَدَلُ الْبَعْضِ مِنَ الْکُلِّ میں بَدَل کا مدلول، مبدل منہ کے مدلول کا ایک جزو ہوتا ہے، جیسے: ضَرَبَ زَیْدًا یَدَہٗ (اُس نے زید کے ہاتھ پر مارا) میں یَدَہٗ (بَدَل) زید (مبدل منہ) کا ایک جزو ہے۔

(۳) بَدَلُ الْاِشْتِمَال میں بَدَل کا مدلول، مبدل منہ سے تعلق رکھتا ہے، جیسے: سُرِقَ زَیْدٌ کِتَابُہٗ (زید کی کتاب چرائی گئی)

(۴) بَدَلُ الْغَلَط وہ ہے، جو ایک بات غلط کہہ دینے کے بعد کہا جائے، جیسے: ضَرَبَہٗ زَیْدٌ، بَکْرٌ (زید، نہیں، بلکہ بکر نے مارا)۔ بولنے والے کا اصل مقصود یہ ہے کہ بکر نے مارا ہے، نہ کہ زید نے۔

۲۹۴ ۔ بدل اور مبدل منہ کبھی (۱) دونوں معرفہ ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ۔ اور کبھی (۲) دونوں نکرہ، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ غُلَامٌ، اور کبھی (۳) بدل نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منہ معرفہ۔ تیسری صورت میں نکرہ کے ساتھ صفت (نعت) کا لانا ضروری ہے، جیسے: لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِیَۃِ نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ، خَاطِئَۃٍ۔ اس میں ناصیۃ بدل اور نکرہ ہے، اور اس لئے اس کے بعد کاذبۃٍ، خاطِئَۃٍ کی صفات (نعوت) لائی گئی ہیں۔

(۵) عطف بیان

۲۹۵ ۔ عطف بیان وہ تابع ہے، جو اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے مگر اس کی صفت (نعت) نہیں ہوتا۔ عموماً یہ کسی شے کے دو ناموں میں سے زیادہ مشہور نام ہوتا ہے، جیسے: رَأَیْتُ زَیْدًا اَبَا حَفْصٍ۔ اس میں

ابو حفص زیادہ مشہور نام فرض کیا گیا ہے۔ اسی طرح اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ موسٰی وھارون میں رَبِّ موسٰی وھارون عطف بیان ہے اور اس سے مقصود صرف ازالۂ وہم ہے۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

رکبت قاصدا جبل الشیخ۔ سرنا قاصدین الشام۔ مساء اتی اقارب صاحب المحل لیسلموا علی۔ فصرفنا ھا لیلۃ جمیلۃ۔ فجلست برھۃ معھم، ثم استاذنت بالذھاب ولم یسمحوا لی بذلک۔ ولما تیقنت انہ لا بد من تنفیذ مرغوبھم، اجبت سوالھم۔ لا بدّ دون الشھد من ابر النحل رأیت ظبیًا راکضًا راکضًا کانّہ طایر۔ کان دمہ یجری جریا قویا۔ ھذا الجبل لا یخلو من الثلج طول مدۃ السنۃ۔ سقطت الابنۃ علی وجھھا مغشیا علیھا۔ لابد من الذھب الان باسرع وقت۔ الظبی کلما اقتربنا الیہ کان یزید نفورا و ابتعادا۔ فلم نزل سایرین وراءہ مدۃ طویلۃ، ثم غاب عن نظرنا۔ اذ کان قلبی غائصا فی بحار الھموم، رایت سعدی جادۃ المسیر نحوی۔ فقلت لھا: "این کنت، یا مھجۃ الفواد ویا قرۃ العین! فان غیابک قد رمانی فی بحار من الاخوف والقلق"۔ ان اللصوص ھجموا علی جمیعا ظانین انّنی اولی ھاربًا لیت کل الصعوبات کھذہ، فانّہ امر سھل۔ لا شئ عندی احب من ذلک۔ قلبی کان مملوء اضطرابا وحزنا علی فراق سعدی۔ زاد عند العرب اعتباری اضعاف ما کان علیہ "حبیبی! لم یفارق افکاری، لا لیلًا ولا نھارًا" کان سیر المرکب یحاکی ھبوب الریح، لان الھواء کان موافقًا لہ۔

مشق (۲)

ترجمہ کرو

چلا جانا ضروری ہے۔ یہ ضروری ہے کہ جو کچھ تو طلب کرتا ہے وہ مَیں تجھے دے دوں۔ جو کچھ میرے ساتھ حادثہ ہوا اُس کو سُن کر کپتان کو سخت تعجّب ہوا۔ سمندر ساکن تھا، فضا صاف تھی اور موسم اچّھا تھا۔ میرا قصد مصر کی طرف جانے کا تھا اور تمہارا شام جانے کا۔ مَیں اللہ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تم کو اپنے مُلک میں خیریت کے ساتھ پہنچا دے۔ ہم بہت روئے اور وہ وقت بہت سخت تھا۔ وہ شخص ذہین، مُتّقی اور اچھے چال چلن کا تھا، اُس کی روح بہت پاکیزہ تھی۔ جب سے مَیں اس شہر سے رخصت ہوا، یقیناً مصیبتوں نے میرا پیچھا نہیں چھوڑا۔ اُس عورت نے مایوسی کے سانس کھینچے، اُس کے ٹھنڈے سانسوں نے میری تکلیف اور رنج کو اور بڑھا دیا۔ مجھے مصیبت اُٹھانے کی طاقت نہیں۔ ہمارے سامنے موت کھڑی تھی (ہمارے سامنے کچھ نہ تھا مگر موت) خواہ ہم دونوں کو سمندر میں پھینک دو خواہ دونوں کو زندہ رکھو۔

سبق ۳۷۔ ضمیر

ضمیر کے متعلق سبق ۳ (پارہ ۳۶) اور سبق ۸ میں جو کچھ بتایا جا چکا ہے اُس کی مزید تفصیل اس سبق میں دی جاتی ہے۔

۲۹۶۔ ضمیر وہ ہے، جو غائب، یا مخاطب، یا متکلّم اسم پر دلالت کرے اس کی دو قسمیں ہیں: منفصل اور متصل۔

(۱) ضمیر منفصل بذاتِ خود ایک مستقل کلمہ ہے اور اسم ظاہر کی طرح استعمال ہوتی ہے، جیسے: هُوَ، هِیَ، هُمْ، أَنَا وغیرہ۔

فائدہ:۔ بعض اوقات (خصوصاً شعر میں) جب وَ (= اور، درانحالیکہ)

فَ (= پس) اور لَ (= البتہ، ضرور) ھُوَ اور ھِیَ سے پہلے آتے ہیں، تو ان دونوں ضمیروں کی ہ ساکن ہوکر وَھْیَ، وَھْوَ، فَھْوَ، لَھْوَ اور لَھْیَ رہ جاتا ہے۔

(۲) ضمیر متّصل اپنے ماقبل کا جزو بن کر استعمال میں آتی ہے، جیسے: ضَرَبْتُ کی ت۔

۲۹۷۔ ضمیر منفصل کی گردان سبق ۳ میں دی جا چکی ہے۔ تخصیص کی حالت میں ہٗ، ھُمَا، ھُمْ، ھَا، ھُمَا، ھُنَّ، لَکَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُمَا، کُنَّ، نِیْ، نَا سے پہلے اِیَّا کُمْ لگا کر اِیَّاہُ، اِیَّاھُمَا، اِیَّاھُمْ وغیرہ وغیرہ بنا لیتے ہیں۔

ضمیر متّصل کی تین قسمیں ہیں: (۱) مَرْفُوْع (۲) منصوب اور (۳) مجرور

(۱) ضمیر مرفوع متصل دو طرح پر آسکتی ہے: بَارِز (یعنی ظاہر) اور مُسْتَتَر (یعنی پوشیدہ)

ضمائر بارز گیارہ ہیں: ا، و، ن، تَ، تِ، تُمَا، تُمْ، تُنَّ، ی اور نَا اور ی، جو مضارع اور امر کے ساتھ خاص ہے۔ ضمائر مستترہ لفظوں میں نہیں ہوتی، بلکہ ذہن میں فرض کرلی جاتی ہے، جیسے: ضَرَبَ میں ھُوَ اور ضَرَبَتْ میں ھِیَ۔

(۲) ضمیر منصوب متصل فعل کے ساتھ آتی اور مفعول کا کام دیتی ہے، جیسے: ضَرَبَهٗ، ضَرَبَنِیْ، ضَرَبَكَ میں ہٗ، نِیْ اور كَ۔

(۳) ضمیر مجرور متصل، اسم اور حرف کے ساتھ استعمال ہوتی ہے، اور ہٗ، ھُمَا، ھُمْ وغیرہ کی صورت میں آتی ہے، جیسے: لَهٗ، لَهُنَّ، لَكَ، كِتَابُهٗ، كِتَابُهُمْ، وغیرہ۔

ضمیر مرفوع، فاعل یا مبتدا کے موقعے پر آتی ہے، ضمیر منصوب، مفعول کے موقعے پر، اور ضمیر مجرور، مضاف الیہ کے موقعے پر آتی ہے۔ تمام

ضمیریں وحدت، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مرجع کے مطابق ہوتی ہیں۔

۲۹۸۔ جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں، یا خبر اسم تفضیل مِنْ سے آئی ہو، تو مبتدا اور خبر کے درمیان ضمیر مرفوع منفصل مبتدا کے موافق لاتے ہیں، اور اُس کو ضمیر فصل کہتے ہیں (یعنی وہ ضمیر خبر اور صفت کے درمیان فاصلہ ڈال دیتی ہے) جیسے: أُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، زَيْدٌ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ۔

۲۹۹۔ ایک اور ضمیر ہے، جو جملے سے پہلے مبہم طریقے پر آتی ہے اور اُس جُملے کی تفسیر کرتی ہے۔ وہ مذکّر ہو تو اُس کو ضَمِيْرُ الشَّان کہتے ہیں، اور مؤنّث ہو تو ضَمِيْرُ القصّہ، جیسے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔ إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ۔ هُوَ زَيْدٌ قَائِمٌ۔ كَانَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ۔

۳۰۰۔ ضمیر منفصل مرفوع کے استعمال کے اور طریقے یہ ہیں:

(ا) کسی فعل کے ساتھ بہ طور تاکید کے لاتے ہیں، جیسے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)

(ب) اگر دو ضمیروں کا مفعول ایک ہی ہو، تو یہ ضمیر لائی جاتی ہے، جیسے: أَعْطَانِيْ إِيَّاهُ (اُس نے مجھے عطا کیا) اس کو صرف أَعْطَانِيْهِ بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ ایک مصدر کے بعد بہ طور مفعول بھی آتی ہے، جیسے: إِعْطَائِيْ إِيَّاهُ (میرا اُس کو دینا)

(ج) کسی کو ڈرانے یا آگاہ کرنے کے لئے مبہم طور پر بغیر کسی فعل کے بھی آتی ہے، جیسے: إِيَّاكَ! (خبردار!)

فائدہ:۔ دُعا اور استعانت کے موقعے پر متکلم کی ی گرا دی جاتی ہے

جیسے: رَبِّیْ کی جگہ صرف رَبِّ کہتے ہیں۔ اسی طرح افعال کے بعد نِیْ کی جگہ صرف نِ بولتے ہیں، جیسے: اِتَّقُوْنِیْ کی جگہ اِتَّقُوْنِ۔

۳۰۱۔ اگر ضمیر متصل متکلم پر زور ڈالنا، یا مؤکّد کرنا ہو، تو اس ضمیر کے ساتھ ایک ضمیر منفصل لاتے ہیں، خواہ وہ فعل کے ساتھ آچکی ہو، یا صراحتہً، جیسے: ضَرَبْتُ اَنَا (مَیں نے ہی مارا)، ضَرَبَنِیْ اَنَا (اُس نے مجھے ہی مارا)۔

۳۰۲۔ جب "خود ہیں" یا "خود وہ" کہنا مقصود ہو، تو ایک تاکیدی ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے لئے نَفْسٌ (جمع اَنْفُسٌ) یا عَیْنٌ (جمع اَعْیُنٌ) یا ذَاتٌ (جمع ذواتٌ) لاتے ہیں، جیسے: زَیْدٌ نَفْسَہٗ یا بِنَفْسِہٖ (خود زید)۔ اسی طرح عَیْنُ الشَّیْءِ (یہی خاص معاملہ)۔

نصبی حالت میں بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے، مثلاً: قَتَلَ نَفْسَہٗ (اُس نے اپنے آپ کو مار ڈالا)۔

اگر ضمیر کا مرجع کوئی مضاف الیہ ہو، تو ضمیر متصل لانا کافی ہے، جیسے: اَخَذْتُ لِیْ شَیْئًا (میں نے اپنے واسطے کچھ لیا)

۳۰۳۔ افعال باہمی وغیرہ کے موقعے پر جو ضمیر منفصل استعمال کی جاتی ہے، وہ بَعْضٌ ہے، جیسے: سَاعَدْنَا بَعْضُنَا بَعْضًا (ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی)۔ حرف جر کے بعد بَعْضٌ کے لانے کی ضرورت نہیں ہے، جیسے: دَنَا الْعَسَاکِرُ مِنْ بَعْضِہِمْ (سپاہی ایک دوسرے کے قریب پہنچے)۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

اِیَّاكَ نعبد و اِیَّاكَ نستعین۔ جمعوا ابلا کثیرۃ واعطوہ ایاھا

ودعنی اصدقائی قبل مبارحتی ایاھم لھذا قد ران امنع نفسی عن ان

الومهم سأكابد اشد المشقات وساخاطر بنفسي حبًا بصديقي ان اللصوص طلبوا منا اسلحتنا ، فسلمناهم ايّاها رمى الفارس بذاته علي ليأخذني من ايديهم كنّا ننظر الى بعضنا من بعد رايت ذاتي مبتعدا عن الاوطان و وحيدا بين اولئك العرب لم يعلم العربي اني انا الرجل الذي يطلبه ۔ اخذ بعض افكاري يقاوم البعض بعد ان كدت اتجرع كاس المنون فزت بنفسي اخذت في تعزية نفسي وتسلية همومي بالالعاب اين محبوبتي الآن ومن يريها اياي بين هذه الامواج ماالعمل، االقي بنفسي الى البحر؟ قلت لها "قومي واستفيقي الآن لنتزود من بعضنا نظرة اخيرة"

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

تُو نے ہم کو مارا۔ ہم نے خود یہ حکم دیا تھا۔ بھکاریوں نے ہم سے خیرات مانگی اور ہم نے اُن کو دی۔ میرا اُن کو دینا اچھا ہوا۔ تم اپنے آپ کو تباہی کے لئے پیش کرو گے۔ تم نے وہی چیز مانگی ہے، جو ہم نے مانگی تھی۔ دونوں فریق ایک دوسرے سے لڑائی میں گتھ گئے۔ چرواہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں ہی وہ شخص ہوں جس کی تلاش تھی؟ میں نے اطمینان کیا اور اپنے دل کو غلط اُمّید سے تسلّی دی۔ یقیناً جو کچھ مصیبت مجھ پر پڑی وہ اس لئے تھی کہ میں نے تجھے دھوکا دیا۔ ہم دونوں کو سمندر میں کُود پڑنا چاہئے اور فوراً مرجانا چاہئے۔ کپتان نے ایک ملّاح کو حکم دیا کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دے۔

سبق ۳۸

حروف جرّ اور ظروف

۱۔ حروفِ جرّ

۳۰۴۔ حروفِ جرّ، جو تعداد میں سترہ ۱۷ ہیں اور اسم سے پہلے آکر اس کو جرّ دیتے ہیں، یہ ہیں: بِ، تَ، کَ، لِ، وَ، اِلٰی، حَاشَا، حَتّٰی، خَلَا، رُبَّ، عَدَا، عَلٰی، عَنْ، فِیْ، مُذْ، مِنْ اور مُنْذُ۔ ان میں سے پہلے پانچ مفرد حروف ہیں اور باقی سب کلمات ہیں۔

۳۰۵۔ ان حروف کے خواص اور وجوہ استعمال یہ ہیں:۔

۱۔ بِ

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱	اِسْتِعَانَتْ: مدد چاہنے کے لئے۔	عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔
۲	اِسْتِعْطَاف: مہر و کرم طلب کرنے کے لئے۔	اِرْحَمْ بِزَيْدٍ۔
۳	اِسْتِعْلَاء: عَلٰی کے معنی ہیں۔	مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ (= عَلٰی دِيْنَارٍ)
۴	اِلْصَاق: کسی امر کو کسی دوسرے امر سے متصل کر دینے کے لئے، خواہ وہ اتصال (۱) حقیقی ہو، یا (۲) مجازی	(۱) بِهٖ دَاءٌ۔ (۲) مَرَرْتُ بِهٖ۔
۵	اِنتہاء: انتہاء کے اظہار کے لئے	قَدْ اَحْسَنَ بِیْ (= اِلَیَّ) اِذْ اَخْرَجَنِیْ

عدد	وجہ استعمال	مثال
	اِلیٰ کے معنی میں	مِنْ ھُنَا۔
۶	تعدِیۃ: لازم فعل کو متعدّی بنانے کے لئے۔	جَاءَ بِالْکِتَابِ۔
۷	تَعْلِیل: سبب کے اظہار کے لئے۔	ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ
۸	تَفْدِیۃ: فدا کرنے کے معنی ظاہر کرنے کے لئے۔	بِأَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔
۹	زائدۃ: زائد طور پر	
	(۱) لَیْسَ اور مَا کی خبر میں، اور	(۱) مَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ۔
	(۲) استفہام میں	(۲) ھَلْ زَیْدٌ بِجَائِعٍ ؟
۱۰	ظرفیت: ظرف کی طرف اشارہ کرنے کے لئے	لَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ
۱۱	قَسَم: قسم کے معنوں میں۔	بِاللّٰہِ، لَاَ فْعَلَنَّ کَذَا۔
۱۲	مُجَاوَرَت: عَنْ کے معنی میں۔	سَئَلَ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ۔
۱۳	مُصَاحبت: ایک دوسرے کے ساتھ ہونے کے معنی میں۔	یَا نُوْحُ اھْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا
۱۴	مُقَابَلۃ: عوض اور مقابلے کے معنی میں۔	ادخلوا الجنّۃ بما کنتم تعملون

۲۔ تَ

۳۰۶۔ تَ قسم کے لئے آتا ہے، اور سوائے لفظ اَللّٰہ کے اور کسی پر داخل

نہیں ہوتا، جیسے: تَاللّٰهِ لَاَکِیْدَنَّ۔ قسم کا اصلی حرف بِ ہے (جیسا کہ اوپر معلوم ہوا)، واو بدل ہے بِ کا اور تَ بدل ہے واو کا، تَ میں تعجب کے معنی کی زیادتی بھی پائی جاتی ہے۔

۳۔ کَ

مثال	وجہ استعمال	عدد
زَیْدٌ کَالْاَسَدِ	تشبیہ: تشبیہ اور مماثلت کے اظہار کے لئے۔	۱
کما ارسلنا فیکم رسولًا منکم	تعلیل: سبب کے اظہار کے لئے۔	۲
لیس کمثلہٖ شیءٌ	توکید: کسی بات پر زور دینے کے لئے	۳
یضحکن عَن کَالْبَرَدِ۔	مثل کے معنی میں، اسم کی طرح۔	۴

۴۔ لِ

۳۰۷۔ یہ حرف اسم ظاہر پر آئے تو مکسور ہوتا ہے، اور ضمیر کے ساتھ آئے تو مفتوح۔

لیکن ضمیر متکلّم ی کے شروع میں مکسور ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر یہ مستغاث اسم پر داخل ہو، تب بھی مفتوح ہوتا ہے، لیکن ایسی صورت میں اس سے پہلے حرف ندا یَا، کا آنا ضروری ہے، جیسے: یَا لَبَکْرٍ! (اے بنو بکر میری مدد کو پہنچو!)

اس کے وجوہ استعمال یہ ہیں:-

عدد	وجہِ استعمال	مثال
١	اختصاص: کسی شے یا امر کے ساتھ مخصوص ہونا۔	الجُلُّ لِلفرسِ، إن کان لہٗ إخوۃٌ۔
٢	استحقاق، حق جتانے یا ظاہر کرنے کے لئے۔	الحمد لِلّٰہِ
٣	استعلاء، عَلٰی کے معنی ہیں۔	إِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا
٤	انتہاء: إلٰی کے معنی اور موافقت ہیں۔	بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحٰى لَهَا۔
٥	بُعد: بُعد کے معنی ہیں۔	أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ
٦	تاریخ ظاہر کرنے کے لئے۔	کتبتُ هٰذَا لِثَلاثٍ مِنْ رمضان
٧	تاکید کے لئے۔	مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ
٨	تصنیف: مصنّف کا نام ظاہر کرنے کے لئے۔	الصحاح لِلبخاری۔
٩	تعجّب کے اظہار کے لئے۔	لِلّٰہِ دَرُّہٗ!
١٠	تعلیل، سبب یا علّت بتانے کے لئے۔	اِنّہ لِحُبِّ الخیرِ لَشدید۔
١١	تملیک، مِلکیت جتانے کے لئے	لَہٗ ما فی السمٰوات والارض۔
١٢	توقیت: وقت بتانے کے لئے عِندَ کے معنی ہیں۔	الوضوء واجب لِکل صلوٰۃٍ۔
١٣	ظرفیت، ظرف کے اظہار کے لئے فِی کے معنی ہیں۔	ونضع الموازینَ القسطَ لِیومِ القیامۃ۔

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱۴	عاقبت: انجام اور مآل کے اظہار کے لئے۔	فالتقطه آلُ فرعونَ لِيكونَ لهم عَدُوًّا
۱۵	قسم: قسم کھانے کے لئے (مگر شاذ ہے)	لِلّٰهِ، لا يُؤَخَّرُ الأَجَلُ
۱۶	مُصاحبت: مَعَ کے معنی ہیں۔	(مصرع) لِطول اجْتِماعٍ لم نَبِتْ ليلةً مَعًا۔

۵۔ وَ

۳۰۸۔ یہ حرف صرف اسم ظاہر کے شروع میں آتا ہے، جیسے: وَاللهِ، لَأَفْعَلَنَّ كَذَا۔ اسم ضمیر پر نہیں آتا۔

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱	ابتداء: کلام کے شروع میں آتا ہے۔	وَأَسْئَلُكَ لِي خَيْرًا۔
۲	تفسیر: معنی بتانے اور سمجھانے کے لئے، یعنی کے طور پر	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔
۳	مُصاحبت: مَعَ کے معنی ہیں۔	فَاجمعوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ۔
۴	رُبَّ کے معنی میں	وَعَالِمٍ رَأَيْتُ فِي عُمْرِي

۳۰۹۔ حرف واو کے استعمال میں ذیل کے اُمور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:-

(۱) اگر واو قسمیہ کے جواب میں جملہ آیا ہے، اور وہ جملہ اسمیہ اور مُثبت ہو، تو جملے کے شروع میں إِنَّ، یا لام ابتدا ضرور ہونا چاہئے، جیسے: وَاللہِ إِنِّی لَقَائِمٌ، اور اگر جملہ منفی ہے، تو اُس کے شروع میں مَا، یا لَا، یا إِنْ (نافیہ) آنا چاہئے، جیسے: وَاللہِ لَا رَجُلٌ فِی الدَّارِ وَلَا امْرَأَۃٌ۔

(۲) اگر جوابی جملہ، فعلیہ اور مُثبت ہے، تو شروع میں لَ اور قَدْ، یا محض لَ آنا چاہئے، جیسے: وَاللہِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا۔ لیکن اگر وہ جملہ فعلیہ منفی ہے، تو شروع میں مَا آنا ضروری ہے، جیسے: وَاللہِ، مَا فَعَلَ ذٰلِكَ۔

۶۔ إِلٰی

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱	انتہاء کے معنی کے اظہار کے لئے	ذھبتُ الی المدرسۃ
۲	مَعِیّت: مَعَ کے معنی میں	لَا تأکلوا اموالھم اِلٰی اموالکم
۳	عِنْدَ کے معنی میں	رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ
۴	فِیْ کے معنی میں۔	لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یومِ القیامۃ

۷۔ حاشا

۳۱۰۔ یہ حرف دو معنوں کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے: (۱) استثناء جیسے: جاءنی القومُ حاشا زیدٍ، (۲) تنزیہ، یعنی بُرائی یا پلیدی سے دُوری کا اظہار کرنے کے لئے، اور اس صورت میں یہ مضاف ہوتا ہے، جیسے: حَاشَا لِلّٰہِ۔ کبھی اس کے مضاف الیہ کے شروع میں لِ (حرفِ جرّ) بھی آجاتا ہے، جیسے: حَاشَ لِلّٰہِ مَا ھٰذَا بَشَرًا۔

۸۔ حتّٰی

مثال	وجہِ استعمال	عدد
حتّٰی اِذا فشِلتم وتنازعتم۔	ابتداء: کلام کے ابتداء میں آتا ہے۔	۱
ما یعلّمانِ من احدٍ حتّٰی یقولا...	استثناء: اِلّا کے معنی ہیں۔	۲
ھِیَ حتّٰی مطلعِ الفجر	انتہاء: وقت کی انتہاء کے اظہار کے لئے۔	۳
یُقاتلونکم حتّٰی یردُّوکُم۔	تعلیل: علت اور سبب ظاہر کرنے کے لئے	۴
قرأتُ ھٰذا الکتاب حتّٰی التقریظ	معیت: مَعَ کے معنی ہیں۔	۵

۹۔ خلا

۳۱۱۔ خلا: استثناء کے معنی ظاہر کرتا ہے، جیسے: جاء القوم خلا زیدٍ (زید کے سوا سب لوگ آئے)

۱۰۔ رُبَّ

۳۱۲۔ رُبَّ: تقلیل کے لئے آتا ہے، یعنی کمی کے معنی ظاہر کرتا ہے، جیسے: رُبَّ رجلٍ جوادٍ جاء الحَیّ (میرے پاس بہت کم سخی آدمی آتے)۔ اس میں کثرت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں۔ اصل یہ ہے کہ رُبَّ کے بارے میں اہلِ نحو میں بہت اختلاف ہے۔ بعض نحوی اسے تقلیل اور تکثیر دونوں معنوں کا حامل سمجھتے ہیں۔

۳۱۳۔ رُبَّ کے بعد جب مَا آتا ہے، تو رُبَّ کا جرّی عمل زائل ہوجاتا ہے، جیسے: رُبَّمَا قَامَ زَیدٌ (بہت زیادہ، یا بہت کم، کھڑا ہوا زید)

۳۱۴۔ یہ فعلیہ اور اسمیہ، دونوں قسم کے، جملوں کے شروع میں آتا ہے، جیسے: رُبَّ رَجُلٍ کَرِیمٍ لَقِیتُہٗ اور رُبَّمَا ذھبتُ اِلیٰ دارِہٖ۔

۳۱۵۔ جملۂ فعلیہ میں فعل کا ماضی ہونا ضروری ہے، جیساکہ اوپر (پارہ ۳۱۳) کی مثال سے واضح ہے کبھی یہ فعل مستقبل پر داخل ہوتا ہے، جیسے: رُبَّمَا یودُّ الَّذین کفروا لو کانوا مُسلِمِین۔

۱۱۔ عَدَا

۳۱۶۔ حاشا اور خلا کی طرح عَدَا بھی استثنار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: قُتِلَ الْقَوْمُ عدا زیدٍ (زید کے سوا سب لوگ مارے گئے)

۱۲۔ علیٰ

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱	اِستعلاء: بلندی کے معنی کے اظہار کے لئے۔ (۱) حقیقت میں۔	کانوا عَلَے الجبلِ
	(۲) مجازی طور پر	عَلَیْہِ دَیْنٌ
۲	بِ کے معنی میں	مررتُ علیہ (= بِہ)
۳	تعلیل: علت اور سبب کے اظہار کے لئے۔	لتکبّروا اللہ علےٰ ما ھداکم
۴	شرط کے قیام کے لئے۔	اصفح عن ذلک علےٰ ان تعطینی دراھم کثیرۃ

مثال	وجہ استعمال	عدد
عَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ	ضرر: سزا، پاداش کے اظہار کے واسطے۔	۵
اِنْ کنتم علیٰ سَفَرٍ۔	ظرفیت: فِیْ کے معنی ہیں۔	۶
واٰتی المالَ علیٰ حُبّہٖ	معیّت: مَعَ کے معنی ہیں۔	۷
اِذا اکتالُوا علی النّاسِ یستوفون۔	مِنْ کے معنی ہیں۔	۸

۱۳۔ عَنْ

مثال	وجہ استعمال	عدد
لا تجزِیْ نفسٌ عَنْ نفسٍ شَیْئًا۔	بدل: بدلے کے معنی ہیں۔	۱
رمیتُ السّھمَ عَنِ القوسِ	تجاوز: گزر جانے، دُور ہو جانے، کے معنی ہیں۔	۲
ما ینطق عنِ الھویٰ۔	تعلیل: سبب اور علّت کے اظہار کے لئے۔	۳
ومن یبخلُ، فانما یبخل عَنْ نفسِہٖ۔	استعلاء: عَلیٰ کے معنی ہیں۔	۴
اِنّہ یقبل التّوبۃ عن عبادِہٖ۔	مِنْ کے معنی ہیں۔	۵
یحرّفون الکلم عن مواضعہ۔	بَعْد کے معنی ہیں۔	۶

۱۴- فِی

مثال	وجہ استعمال	عدد
لَاُصَلِّبَنَّکُمْ فِی جذوعِ النَّخْلِ	استعلاء: عَلٰی کے معنی ہیں۔	۱
رَدُّوا اَیْدِیَھُمْ فِی افواھِھِم	الٰی کے معنی ہیں۔	۲
ھُوَ یَذْرَءُکُمْ فِیہِ	بِ کے معنی ہیں، سبب کے اظہار کے لئے۔	۳
ذالِکُنَّ الَّذِی لُمْتُنَّنِی فیہ	تعلیل، علّت کے بیان کے لئے	۴
قالَ ارْکبوا فیھا۔	زائِدۃ: زائد طور پر	۵
قَرأتُ فی الکتاب۔	ظرفیت: ظرف کے اظہار کے لئے	۶
خَرَجَ عَلٰی قومہ فی زینتہ	مُصاحَبت کے لئے۔	۷
اُدْخلوا فی اُمَمٍ	معیّت: مَعَ کے معنی ہیں۔	۸
ما متاع الحیاۃ الدّنیا فِی الآخرۃ الّا قلیلٌ	مقابلۃ: مقابلے کے لئے	۹
یومَ نبعثُ فی کلِّ اُمّۃٍ شھیدًا	مِن کے معنی ہیں۔	۱۰

۱۵ و ۱۷- مُذْ اور مُنْذُ

۳۱۷- یہ دونوں حروف زمانہ ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ کبھی یہ (۱) اوّل مدّت کے معنی میں آتے ہیں، اور اس صورت میں ان کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے، جیسے: ما رأیتُہٗ مذ (منذ) یومِ الجمعۃ، کبھی (۲) پوری مدّت کے لئے، اور ایسی صورت میں اُن کے بعد مقصود بالعدد آتا ہے (خواہ

وہ مفرد ہو، یا مثنیٰ، یا جمع)، جیسے: ما رأیتہ مذ (منذ) یومٍ (یا یومینِ، یا ایامٍ)، اور کبھی (۳) زمانۂ حال میں ظرفیت کے اظہار کا فائدہ دیتے ہیں، جیسے: ما رأیتہٗ مذ (منذ) یومِنا (یا شھرِنا) ھذا۔

۳۱۸۔ یہ دونوں حروف عموماً اسم ظاہر پر داخل ہوتے ہیں، مگر بعض نحوی ان کا ضمیر پر داخل ہونا بھی جائز قرار دیتے ہیں۔

۱۶۔ مِنْ

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱	ابتداء: اُس شے یا امر کی ابتداء کے اظہار کے لئے جس کی انتہا بھی ہو۔	سِرتُ مِن بغداد الیٰ دمشقَ۔
۲	استعلاء: عَلیٰ کے معنی ہیں۔	ونصرناہ مِن القومِ الذی کذّبوا بِاٰیاتنا
۳	استغراق: عمومیت ظاہر کرنے کے لئے۔	وما مِن اِلٰہٍ اِلّا اللہ۔
۴	بِ کے معنی ہیں۔	ینظرون من طرفٍ خفی
۵	بَدَل: بدل کے معنی ہیں۔	أرضِیتُم بِالحیاۃ الدنیا من الاٰخِرۃ؟
۶	تبعیض: بعض کے معنی ہیں (ایسے موقع پر بجائے مِن کے لفظ بعض رکھ دیا جائے تو معنی واضح ہوں گے)۔	لَن تنالوا البرّ حتّٰی تنفقوا مِمّا تُحبّونَ۔
۷	بیان: کسی امر کی وضاحت کے لئے۔ (ایسی صورت میں بجائے مِنْ کے اسم موصول (اَلّذِیْ، اَلّتِیْ) پڑھا جائے تو معنی واضح ہو جائیں گے)	فَاجتنبوا الرِّجسَ مِنَ الاَوْثانِ

مثال	وجہ استعمال	عدد
ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوۃ۔	تاکید: زائد طور پر تاکید کی غرض سے۔	۸
یجعلون اصابعہم فی اٰذانہم من الصواعق	تعلیل: سبب کے اظہار کے لئے۔	۹
اذا نُودیَ للصّلوٰۃِ من یوم الجمعۃ۔	ظرفیت: فی کے معنی ہیں۔	۱۰
یا ویلنا، قد کنّا فی غفلۃ من ھذا؟	عَنْ کے معنی ہیں۔	۱۱
لن تغنی عنہم اموالھم واولادھم من اللہِ۔	عِنْدَ کے معنی ہیں۔	۱۲
لیمیز اللہ الخبیث من الطیب، اللہ یعلم المفسد من المصلح۔	فصل: دو متضاد اُمور میں فاصلہ ظاہر کرنے کے لئے۔	۱۳

۳۱۹۔ جب اِلیٰ، عَلیٰ اور عَنْ کے شروع میں مِنْ آتا ہے، تو ان تینوں حروفِ جرّ کو بہ طور اسم کے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اِنصرفتُ مِن اِلَیكَ (..... تیری طرف سے)، نزلتُ من علےٰ المنزلِ (..... مکان پر سے)، نظرتُ من عن شمالِہٖ (...... بائیں جانب سے)

۳۲۰۔ جب بِ، لِ، مِنْ، عَنْ، عَلیٰ، فِیْ، حتّٰی، اِلیٰ اور مُذْ کے بعد مَا آتا ہے، تو یہ حروف جر اُس کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ عموماً ایسی صورت میں مَا کا الف حذف کرکے بولتے ہیں، جیسے: بِمَ، لِمَ، مِمَّ، عَلَامَ، حَتَّامَ، عَمَّ، فِیْمَ، اِلَامَ، مُذْمَ۔

۳۲۱۔ بعض اوقات حرف جرّ کو حذف کر دیتے ہیں، اور اُس کے

مجرور کو منصوب استعمال کرتے ہیں، جیسے: واختار موسٰی قومَہٗ سبعین رجلًا میں قومَہٗ اصل میں مِنْ قومِہٖ (مجرور) تھا، مِنْ کے حذف ہونے کی وجہ سے منصوب ہو گیا۔

اکثر اَنْ اور اَنَّ سے پہلے حرف جرّ محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: یَمُنُّوْن علیك اَنْ (= بِاَنْ) اَسْلَمُوا، اَیَعِدُکم اَنَّکُم (= بِاَنَّکُمْ)۔

۳۲۲۔ افعال کے ساتھ اکثر حروف جرّ کے صلے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس غرض سے اِلٰی، بِ، عَلٰی، عَنْ، مِنْ اکثر استعمال ہوتے ہیں۔ ایک ہی فعل کے ساتھ ان میں سے مختلف حروف (جارّہ) کے استعمال سے اُس فعل کے معنی میں تغیّر پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے: ذَھَبَ، وہ گیا اور ذَھَبَ بِ، وہ لایا، رَغِبَ بِ، وہ راغب ہوا، اور رَغِبَ عَنْ، اُس نے رُوگردانی کی، وہ پھر گیا۔

یہ امر کہ کن کن افعال کے ساتھ کیا کیا حروف جرّ استعمال کئے جاتے ہیں اور اُن کے سبب سے معنی میں کیا فرق آجاتا ہے، لُغات کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

ب۔ ظُرُوف

۳۲۳۔ ظروف وہ کلمات ہیں، جن میں ظرف (مکان اور زمان) کے معنی پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مَبنی ہیں اور کم تر مُعرب۔ ظروف مبنیہ میں سے بعض ضمّہ کے ساتھ مبنی ہیں، بعض فتحہ کے ساتھ اور بعض سکون کے ساتھ جیسا کہ آئندہ مثالوں سے واضح ہوگا۔

۳۲۴۔ عربی زبان میں یہ ظروف مستعمل ہیں:

إِذْ، إِذَا، أَمَامَ، أَمْسِ، أَنّٰی، أَیَّانَ، أَیْنَ، بَعْدُ، بَیْنَ

تُجَاہَ، تَحْتَ، تِلْقَاءَ، حِذَاءَ، حَوْلَ، حَیْثُ، خَلْفَ، دُوْنَ، عِنْدَ، عَوْضُ، فَوْقَ، قَبْلُ، قِبَلَ، قُدَّامَ، قَطُّ، کَیْفَ، لَدُنْ، لَدَیٰ، مَتیٰ، مُذْ، مُنْذُ، نَحْوَ اور وَرَاءَ۔

۳۲۵۔ إِذْ، ماضی کے واسطے آتا ہے، عام اس سے کہ وہ ماضی پر داخل ہوتا ہو، یا مضارع پر، جیسے: واذکروا اذ انتم قلیلٌ (یاد کرو اُس وقت کو جب تم تعداد میں کم تھے)، واذ یرفع ابراھیم القواعِدَ من البیتِ (جب ابراہیمؑ نے گھر کی بنیادیں بلند کیں)

إِذْ کے بعد کبھی جملۂ اسمیہ ہوتا ہے، کبھی جملۂ فعلیہ۔ اوپر کی مثالوں میں پہلی مثال جملۂ اسمیہ کی ہے اور دوسری جملۂ فعلیہ کی۔ کبھی علم کے قرینے کے سبب سے یہ جملہ محذوف بھی کر دیا جاتا ہے، اور ایسی صورت میں اس ظرف کو تنوین کے ساتھ مکسور ادا کیا جاتا ہے، جیسے: یَوْمَئِذٍ یَصْدُرُ النَّاسُ۔

کبھی اِذْ کی طرف دوسرا ظرف بھی مضاف ہوجاتا ہے، جیسے: لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا۔

۳۲۶۔ إِذَا ماضی پر داخل ہوکر مستقبل کے معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ۔

إِذَا میں شرط کے معنی پائے جاتے ہیں، اور اس کے بعد جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ دونوں آسکتے ہیں، جیسے: اٰتِی اٰتِیكَ إِذَا الشَّمْسُ طَالِعَۃٌ (جملۂ اسمیہ) اور انا اٰتیكَ اذا طلعت الشَّمسُ (جملۂ فعلیہ)۔ جب شرط کے جواب میں جملۂ اسمیہ آتا ہے تو اُس پر فَ کا آنا ضروری ہوتا ہے، جیسے: خرجت من البیت فَإِذا السَّبُعُ واقفٌ۔

إِذاء مفاجات (ناگہاں، اچانک) کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: واذا السبع واقفٌ میں ہے، اور کبھی اس میں استمرار یعنی ہمیشگی اور عادت کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، جیسے: واذا قیل لھم لا تفسدوا فِی الارض قالوا انما نحن مصلحون۔

۳۲۷۔ أَمَامَ (سامنے) مُعرب ہے اور مضاف ہوکر استعمال میں آتا ہے، جیسے: أَمَامَ القَصْرِ (قصر کے سامنے)، اَمَامَ الْقَاضِی (قاضی کے سامنے)۔

۳۲۸۔ اَمْسِ (کل کا دن، گزرا ہوا)، جیسے: ذھبتُ اِلَی السکۃِ امسِ۔

۳۲۹۔ أَنّٰی (کہاں) جگہ اور اُس کے ساتھ ہی استفہام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، جیسے: أَنّٰی تقعُد؟ (تو کہاں بیٹھے گا؟)

یہ ظرف ذیل کے معنوں میں بھی آتا ہے:

(۱) مِنْ أَیْنَ؟ (کہاں سے؟)، جیسے: أَنّٰی لَکَ ھٰذَا؟ (یہ تجھے کہاں سے ملا؟)

(۲) شرط، جیسے: اَنّٰی تَقعدْ، اَقعدْ، (جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا)

(۳) کیفَ (کیسے، کس طرح؟)، أَنّٰی یُحْیِیْ؟ (کیسے زندہ کرے گا؟)

(۴) مَتٰی (جب، جس وقت)، جیسے: فأتوا حرثکم انّٰی شِئتُم۔

۳۳۰۔ أَیَّانَ؟ (کب؟) استفہام کے ساتھ زمانے کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: یسئلونک ایّان مُرسٰھا؟ ایّان یوم الدّین؟

۳۳۱۔ أَیْنَ (کہاں؟) مقام کے لئے استفہام کے معنی میں آتا ہے، جیسے: این تذھبون؟ (تم سب کہاں جاتے ہو؟) اس کے علاوہ شرط کے معنی دیتا ہے، جیسے: اَیْنَ تَذْھَبْ اَذْھَبْ، (جہاں تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)۔

اسی طرح اس کے بعد مَا بھی لاتے ہیں، اور شرط کے موقع پر عموماً ایسا کرتے ہیں، جیسے: اینما تکونوا یُدرکْکُمُ الموتُ (تم جہاں کہیں ہوگے موت تمہیں پالے گی)

۳۳۲۔ بَعْدُ (پیچھے، بعد کو) مضاف ہوکر آتا ہے، جیسے: بعد المیلاد۔ کبھی اس کا مضاف الیہ محذوف بھی ہوتا ہے، جیسے: لِلّٰہِ الامر من بعدُ (= بعد کُلِّ شیءٍ)۔ لیکن اگر متکلم کے ذہن میں محذوف موجود نہیں ہے، تو بعدُ بجائے مبنی کے مُعرب ہوجاتا ہے، جیسے اسی مثال میں مِنْ بَعْدٍ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

۳۳۳۔ بَیْنَ (درمیان، بیچ میں) بھی مُعرب ہے، اور بہ طور مضاف کے استعمال ہوتا ہے، جیسے: بین زیدٍ و بکرٍ۔ اگر بَیْنَ کے دونوں متعلقات اسم ہوں، تو اس کو صرف ایک مرتبہ استعمال کرتے ہیں، اور اگر دونوں ضمیر ہیں تو اس کا دُہرانا ضروری ہے، جیسے: بَیْنِی وَ بَیْنَكَ، بَیْنِی و بین أَخِیكَ۔

۳۳۴۔ تُجَاهُ، حِذَاءَ (بالمقابل، سامنے) اور تِلْقَاءَ (بالمقابل کی طرف) بھی ظروفِ مُعربات میں سے ہیں اور مضاف کے طور پر مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: تُجَاهُ المَکْتَبَةِ (کتب خانے کے بالمقابل)، حِذَاءَ سَرِیرِ المَلِكِ (بادشاہ کے تخت کے سامنے)، تِلقاءَ بَصْرَةِ (بصرے کی طرف)

۳۳۵۔ تَحْتَ (نیچے) ظرف مُعرب ہے۔ عموماً اس کا مضاف الیہ مذکور ہوتا ہے، جیسے: تَحْتَ الشَّجَرَةِ، مگر کبھی کبھی مضاف الیہ محذوف بھی ہوتا ہے۔

۳۳۶۔ حَوْلَ (گرد) بھی ظرف مُعرب ہے، جیسے: حَوْلَ الْکَعْبَةِ،

(کعبے کے گرد)، حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ (شہر کے گرد)۔

۳۳۷۔ حَیْثُ (جہاں سے) ظرف مکان ہے اور عموماً ایک جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: قُمْ حَیْثُ قُمْتُ، (جہاں میں کھڑا ہوں تو بھی کھڑا ہو)، سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ، (ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑیں گے، جہاں سے وہ نہ جانیں گے)۔ ایسی صورت میں یہ مبنی اور اور مرفوع ہوتا ہے۔

کبھی یہ مکان کی بجائے آکر مفرد کا مضاف بھی بن جاتا ہے، اور ایسی حالت میں مُعرب ہو جاتا ہے، جیسے: اما تریٰ حیث سهیلٍ طالِعًا؟ (کیا تو سہیل کے نکلنے کی جگہ (مکان) نہیں دیکھتا؟)

۳۳۸۔ خَلْفَ اور وَرَاءَ (پیچھے، پسِ پُشت) بھی مُعربات میں سے ہیں، جیسے: خَلْفَ، ظَهری، خَلْفَهم، مِنْ خَلْفِہِم۔

۳۳۹۔ دُوْنَ (اس طرف، نیچے، بغیر) ظرفِ معرب ہے، جیسے: دُوْنَ ذٰلک (اُس کے نیچے، قریب، اِدھر)۔ اسی طرح بِدُوْنَ ذٰلکَ، (بغیر اُس کے) اور مِنْ دُوْنِ ذٰلک (سوائے اس کے) اور دُوْنَکَ برانگیختہ کرنے، یا تنبیہ کے لئے آتا ہے، بمعنی خبردار!، ہاں! رُک جانا!

۳۴۰۔ عِنْدَ (پاس، قریب کو، ساتھ) ظرف مُعرب ہے۔ یہ ظرفِ مکان کے طور پر آتا ہے، جیسے: عِنْدِیْ (میرے پاس)، اور ظرفِ زمان کے طور پر بھی، جیسے: عِنْدَ الْمَغْرِبِ (غروب آفتاب کے وقت) کبھی قبضے اور ملکیت کے معنی بھی دیتا ہے، جیسے: عِنْدِیْ مَالٌ، (میرے پاس مال ہے)، مَا عِنْدِیْ شَیْئٌ (میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے)

۳۴۱۔ عَوْضُ (کبھی) مبنی بر رفع ہوتا ہے اور مستقبل منفی کی تاکید

کے لئے آتا ہے، جیسے: لا اضربُہ عَوَضُ، (میں اُسے کبھی نہ ماروں گا)۔

۳۴۲۔ فَوْقَ (اُوپر، پَر، اُوپر کی طرف) مُعرب ہے اور مقام، درجے اور رُتبے کے لئے مستعمل ہے، جیسے: فوق الشجرۃ، (درخت کے اُوپر) فوق الرجالۃ، (پیدل سپاہیوں سے اُوپر کے رُتبے ہیں)۔

۳۴۳۔ قَبْلُ (پہلے) ظرف زمان کے معنی دیتا ہے، جیسے: قَبْلُ المیلادِ، (ولادت سے پہلے)، مِنْ قَبْلِہٖ، (اُس سے پہلے)

۳۴۴۔ قِبَلَ (طرف، سمت، کی جانب) مُعرب ہے، جیسے: قِبَلَ المَشْرِقِ والمغرِبِ، (مشرق اور مغرب کی طرف کو)

۳۴۵۔ قُدّامَ (سامنے، بالمقابل) اَمَامَ کے معنی میں آتا ہے، اور مُعرب ہے، جیسے: قُمْتُ قُدّامَ الامیرِ (مَیں امیر کے سامنے، یا بالمقابل، کھڑا ہوا)، قدّام الدّارِ (مکان کے سامنے)

۳۴۶۔ قَطُّ (کبھی) مبنی اور مرفوع ہے اور ماضی منفی کی تاکید کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے: ماذھبت الیہ قطُّ (مَیں اُس کے پاس کبھی نہیں گیا)۔ مگر جملۂ استفہامیہ میں تاکید منظور نہیں ہوتی، جیسے: ھل ذھبت الی بصرۃ قطّ؟ (کیا تو کبھی بصرے گیا ہے؟)

۳۴۷۔ کَیْفَ (کیسے، کیونکر؟) مبنی اور منصوب ہے اور استفہام حال کے لئے آتا ہے، جیسے: کَیْفَ حَالُکَ؟ (تیرا حال کیسا ہے؟) اس کے علاوہ شرط کے طور پر بھی آتا ہے، جیسے: فَافْعَلْ کَیْفَ تَشَاءُ (جیسا تو چاہے کر) اور تنبیہ کے لئے بھی بولا جاتا ہے، جیسے: کَیْفَ یَھدِی اللّٰہُ قومًا کفروا بعد ایمانھم اور کَیْفَ تکفرون بِاللّٰہِ!

۳۴۸۔ لَدُنْ اور لَدَیْ (پاس، قریب) عِنْدَ کے معنی میں آتے

ہیں، اور مضاف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ لَدُنْ پر مِنْ داخل ہوتا ہے
اور لَدَیْ ضمیروں پر بھی آتا ہے، جیسے: علّمناہُ مِنْ لَدُنّا علمًا، ما کُنتَ لَدَیْھِم۔
ان دونوں اور عِنْدَ میں فرق یہ ہے کہ عِنْدَ میں پاس موجود ہونا شرط
نہیں ہے، مگر لَدَیْ اور لَدُنْ میں یہ شرط ہے۔ البتّہ یہ جائز ہے کہ لَدُنْ
کو عِنْدَ کی جگہ استعمال کر لیا جائے۔

۳۴۹۔ مَتٰی (کب؟) ظرف زمان کے لئے آتا ہے، جیسے: مَتٰی تذھبُ؟
(توکب جائے گا؟) بغیر استفہام کے بھی آتا ہے، جیسے: مَتی تذھبْ اذھبْ
(جب تو جائے گا مَیں بھی جاؤں گا)۔ مَتٰی اور اَیّانَ میں فرق یہ ہے کہ مَتٰی عام
ہے اور اَیّانَ زمانۂ مستقبل کے ساتھ خاص ہے۔

۳۵۰۔ مُذْ اور مُنْذُ (فلاں وقت یا مدّت سے) کبھی اوّل مدّت
کے معنی میں آتے ہیں (اور اس حال میں اُن کے بعد مفرد معرفہ آتا ہے)،
جیسے: ما لقیته مذ (منذ) یوم الجمعۃِ (مَیں اُس سے جمعہ کے دن
سے نہیں ملا) اور کبھی تمام مدّت کے اظہار کے لئے آتے ہیں، جیسے: ما لقیتُه
مذ (منذ) ثلاثۃ ایّامٍ (مَیں اُس سے تین دن سے نہیں ملا)

۳۵۱۔ نَحْوَ (کی طرف، جانب، تقریبًا) مُعرب بھی استعمال ہوتا ہے،
جیسے: نَحْوَہُ، (اُس کی طرف)، بِنحوِ مأۃ رجلٍ (تقریبًا ایک سَو آدمی)

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

قیل ان رجلا من التجار فقد منه کیس، فیه مائۃ دینار فارسل
دلالا ینادی علیه فی الاسواق، واتفق ان رجلا کان قد وجده
فاخذه الی بیته ووضعه فی صندوق۔ ثم خرج الی السوق

یتجسس خبره، لعل احداً یسأل عنه۔ فلما سمع المنادی، تقدم الیه وقال "اننی وجدت کیسا فاذکر لی علامته، لعله هو"۔ فذکر له الدلال علامته، فوجدها مطابقة له۔ فقال الرجل "نعم هو، فاذهب معی الی داری، لاعطیك ایاه"۔ فذهب معه وفتح الرجل الصندوق وسلمه الکیس۔ فاعجبت الدلال امانته، مع کونه فقیرا وغیر متهم به۔ فقال له "یا رجل! اذهب معی وسلمه الی صاحبه وانا اسعی لك عنده بحلوان جزیل"۔ فمضی مع الدلال حتی اوصله الی صاحب الکیس واثنی بکل جمیل علی هذا الرجل، وقال انه یستحق حلوانا جزیلا۔ فاخذ الکیس وافتقد ما فیه من الدنانیر۔ وکان بخیلا جدا۔ فشق علیه الحلوان، واراد ان یحتال فی التخلص منه۔ فادعی علی الرجل انه قد اخذ منه جانبا ویکفیه ان یسامحه بما اخذ منه وجعل یشتمه امام الناس۔ فغضب الرجل واسمعه کلاما جافیا۔ فساقه صاحب الکیس الی دار الحکومة وشکاه الی الحاکم واعلمه بواقعة الحال وطلب منه ان یحصل له ما اخذه الرجل من الکیس۔ فاستنطق الحاکم الرجل فحدثه بالقضیة کما جری۔ وکان الحاکم رجلا زکیا۔ فعلم ان صاحب الکیس یرید ان یتجنی علیه ظلما۔ فقال له "یا فلان! اننی اعلم انك من اکابر الناس، ولا شك فی صدق کلامك، لانك لا تدعی زورا ......"

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو
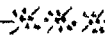
مجھے آج کے دن ناقابلِ بیان خوشی سے واسطہ پڑا (شَاھَدَ) میں تجھ سے اس معاملے کے متعلق (شَأْن) ذکر کروں گا۔ مجھے تمہارا خط دیکھ کر بہت فکر ہوا، جو تم نے ہمارے حاکم و مالک کو بھیجا تھا۔ اللہ اُس کا محافظ ہو۔ اگرچہ میں نے حضور ممدوح کے دل سے وہ باتیں نکال دیں، جو اُن کو گھبراہٹ میں ڈالے ہوئے تھیں، مگر پھر بھی بہت سی باتوں سے مجھے فکر ہے۔ اُمید ہے کہ تم مجھے خبریں (اِفَادَۃٌ) دے کر میری عزت افزائی (تُکْرِمُ) کرو گے۔ ہم تمہاری صحت و سلامتی اور خیریت کی برابر دُعا کر رہے ہیں۔ مجھے تیری علالت کی خبر معلوم کر کے تکلیف ہوئی۔ میں نے دُعا کی ہے کہ اللہ تجھے لباسِ صحت عطا فرمائے، کیوں کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ شاید ہمارا مالک تجھے ایسی چیز دے، جو تجھے خوش کر دے۔ ہمارا جواب سُن کر شیخ کو بہت تعجب ہوا۔

سبق ۳۹۔ متعلقاتِ فعل

۳۵۲۔ متعلقات فعل دو قسم کے ہیں: (۱) حروف اور (۲) اسماء، جو فاعلی اور مفعولی حالت میں بہ طور حروف کے استعمال ہوتے ہیں۔

(۱) حروف: حروف استفہام

۳۵۳۔ حروفی متعلقات میں حروف استفہام ہیں، اور وہ یہ ہیں:

ہمزۂ استفہامیہ (أَ)، أَنّٰی، اَیُّ، أَیَّۃُ، أَیَّانَ، أَیْنَ، کَمْ، کَیْفَ، ما، ماذا، مَتٰی، مَنْ، هَلْ۔

ان میں سے چند حروف کا حال پہلے سبقوں میں بیان ہو چکا ہے۔

۳۵۴۔ ہمزۂ استفہامیہ (أَ) تصوّر اور تصدیق کے طلب کے لئے استعمال ہوتا ہے، هَلْ صِرف طلب تصدیق کی غرض سے آتا ہے، اور باقی تمام حروف استفہام طلب تصوّر کے لئے مستعمل ہیں۔

۳۵۵۔ أَ مثبت اور منفی دونوں قسم کے جملوں پر آتا ہے، جیسے: أَكانَ ذٰلكَ عجبًا؟ اور أَلم نشرح لكَ صدرك؟

أَ کے وجوہ استعمال یہ ہیں:-

عدد	وجہ استعمال	مثال
۱	تنبیہ کے لئے	أَلم نشرح لكَ صدرك؟
۲	اظہار تعجب کے لئے۔	أَلم تر الیهم!
۳	سائل کی طرف سے انکار کے اظہار کے لئے۔	أَتقتلنی، وانا اخوك؟
۴	شرط کے شروع میں۔	أَفَإِن قُتِلَ انقلبتم؟
۵	رأی کے شروع میں آکر خبر کے معنی دیتا ہے۔	أَرایت الّذی صلّٰی؟
۶	محض انکار کے معنی میں۔	أَنؤمنُ لكَ؟
۷	انکار کو باطل کر دینے کے لئے۔	أَفأصفٰکم ربّکم بالبنین (=لم یصفکم)

مثال	وجہ استعمال	عدد
أَفَعَصَيْتُمْ أَمْرِي؟	توبیخ اور زجر کے لئے۔	۸
أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَى؟	مخاطب کو قائل کرانے کی غرض سے۔	۹
أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنْكُمْ؟	یاددہانی کے لئے۔	۱۰
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ۔	تسویت، یعنی برابری، کے اظہار کے لئے۔	۱۱
أَتَأْكُلُونَ (= كُلُوا)!	حکم کرنے کے لئے۔	۱۲
أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ؟	ترغیب کے لئے۔	۱۳
أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ؟	دانستہ ناواقفیت ظاہر کرنے کی غرض سے۔	۱۴
أَهَذَا الَّذِي يَذْكُرُ آلِهَتَكُمْ؟	تحقیر کے اظہار کے لئے۔	۱۵
أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ تَفْعَلَ كَذَا؟	تکبّر اور استہزاء کے لئے۔	۱۶
أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا؟	ہدایت کی طلب کے لئے۔	۱۷

۳۵۶۔ هَلْ اور أَ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آتے ہیں، مگر هَلْ جملہ منفیہ، شرط، إِنَّ اور ایسے اسم پر، جس کے بعد فعل ہو، اکثر نہیں داخل ہوتا۔ بعض مقامات میں جہاں أَ آسکتا ہے هَلْ نہیں آسکتا، جیسے: أَزَيْدًا ضَرَبْتَ، أَتَضْرِبُنِي وَأَنَا أَخُوكَ؟

۳۵۷۔ هَلْ کے وجوہ استعمال اور اُن کی مثالیں یہ ہیں:

مثال	وجہ استعمال	عدد
هل أتى على الانسان حين من الدهر؟	قَدْ کے معنی ہیں۔	۱
هل جزاء الاحسان الّا الاحسان!	مَا نافیہ کے طور پر، اِلّا سے پہلے	۲
هل زيدٌ بقائمٍ؟	ایسے مبتدا پر، جس کی خبر ہیں بِ ہو۔	۳
هل يسمعونكم اذ تدعون؟	انکار کے معنی ہیں۔	۴
هل في ذلك قَسَمٌ لذي حِجْرٍ؟	اثبات کے اظہار کے لئے۔	۵
هل علمتم ما فعلتم بيوسف؟	یاد دہانی کے لئے۔	۶
هل انتم مُنتهونَ (=اِنْتَهُوْا)؟	حکم کرنے کے لئے۔	۷
هل لنا من شُفَعاء!	تمنّا کے اظہار کے لئے۔	۸
هل ادُلّكم على تجارةٍ تُنْجيكم من العذاب؟	ترغیب کے لئے۔	۹

۳۵۸۔ مَا استفہامیہ کے وجوہ استعمال یہ ہیں:

مثال	وجہ استعمال	عدد
ما لهذا الرجل لا يترك شيئًا!	کسی امر کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے۔	۱
القارعة، ما القارعة!	ڈرانے کے لئے۔	۲
ما تلك بيمينك يا موسى؟	اُنس پیدا کرنے کے لئے۔	۳
ما لكم لا تنطقون؟	استہزاء کے لئے۔	۴
مَا غَرّكَ بربك الكريم؟	نہی کے معنی کے اظہار کے لئے۔	۵

۳۵۹۔ مَنْ (کون) بزرگی کے اظہار کے لئے آتا ہے، جیسے: مَن ذاالذی یشفع عندہ، اور گمراہی پر تنبیہ اور توبیخ کی غرض سے استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَن یرغبُ عن ملۃ ابراھیم الا من سَفِہَ نفسَہٗ!

۳۶۰۔ اَنّٰی دُوری ظاہر کرتا ہے، جیسے: اَنّٰی لھم الذِّکریٰ!

ان حروف کے علاوہ کچھ اور بھی متعلقات فعل ہیں، جن کو ہم مختصرًا ذیل میں بیان کرتے ہیں:

(۱) سَ اور سَوْفَ مضارع پر داخل ہو کر اُس کو مستقبل کے معنی میں خاص کر دیتے ہیں۔ سَ مستقبل قریب کے لئے اور سَوْفَ مستقبل بعید کے لئے آتا ہے، جیسے: سَیَضْرِبُ، (ابھی مارے گا)۔ سَوْفَ یَضْرِبُ (پھر (بعدکو) مارے گا)

(۲) لَ تاکید، یہ "تحقیق" یا "یقینًا" کے معنی دیتا ہے، جیسے: لَفَعَلْتُہٗ، (یقینًا میں نے کیا ہے) دیکھو سبق ۱۵ (پارہ ۹۲)۔

قسم کے بھی معنی دیتا ہے، جیسے: لَعَمرُكَ، (تیری جان کی قسم)۔

جو جملہ اسمیہ اِنَّ سے شروع ہو، اُس میں بہ طور خبر کے مستعمل ہوتا ہے (اس کا حال نیچے آتا ہے)

جو جملہ اسمیہ لَوْ سے شروع ہو اُس میں بھی بہ طور خبر کے آتا ہے۔

(۳) اِذًا یا اِذَنْ (مشتقات اِذا) اس کے معنی "اس صورت میں" اور "تب" کے ہوتے ہیں۔ جیسے: نَرُوْحُ اِذًا (تب ہم چلیں)

(۴) اَلَا، جو اَ اور لَا سے مرکّب ہے، جملۂ استفہامیہ منفیہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَلَا اَفعَلُہٗ؟ (کیا میں نہ کروں؟) یہی حالت اَلَمْ کی ہے، جو اَ اور لَمْ سے مرکّب ہے۔

(۵) اَمَا، اَ اور مَا سے مرکّب ہے، اور اس کے معنی "نہیں" کے ہیں۔ جملۂ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَمَا فَعَلْتَہٗ، (کیا تو نے یہ نہیں کیا؟)

(۶) اِنَّ کے معنی "تحقیق" یا "یقیناً" کے ہیں۔ (دیکھو سبق ۱۷، پارہ ۱۰۲)
یہ اکثر جملۂ اسمیہ سے پہلے آتا ہے اور مفعول اس کی خبر ہوتی ہے۔ خبر کو زیادہ مؤکّد کرنے کے لئے لَ اُس پر بڑھایا جاتا ہے، جیسے: اِنَّ زَیْدًا عَاقِلٌ۔ اِنَّ زَیْدًا لَعَاقِلٌ۔

اِنَّ ضمائر پر بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں ضمیر مبتدا بن جاتی ہے، جیسے: اِنَّہٗ (تحقیق وہ)۔ اِنِّیْ یا اِنَّنِیْ (تحقیق میں)۔ اِنَّا یا اِنَّنَا (تحقیق ہم)

(۷) اِنَّمَا، اِنَّ اور مَا سے مرکّب ہے۔ یہ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور لفظ یا جملۂ مابعد کی ایک حد قائم کر دیتا ہے۔ اس کے معنی "صِرف" کے ہوتے ہیں، جیسے: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ، (صدقے صرف غریبوں کے لئے ہوتے ہیں)

(۸) اَیْنَ، کہاں۔ مِنْ اَیْنَ، کہاں سے۔ اِلٰی اَیْنَ، کدھر کو۔ اَیْنَمَا، جہاں کہیں۔
ثُمَّ، پھر، وہاں۔

(۹) قَدْ ماضی پر داخل ہوکر کسی کام کی تکمیل، یا کسی فعل کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ نیز ماضی کو ماضی قریب کے معنی میں خاص کر دیتا ہے۔

(۱۰) کَلَّا کے معنی ہیں، "بالکل نہیں، ہرگز نہیں"۔

(۱۱) مَا اور لَا دونوں نفی کے معنی میں آتے ہیں۔ مَا تنہا آتا ہے اور لَا

کے واسطے مکرّر آنا لازمی ہے، جیسے: لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (نہ تصدیق کی نہ نماز پڑھی)۔ مضارع پر آکر اُس کو نفی حال یا نفی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: لَا اَفْعَلُہٗ (مَیں اس کو نہیں کرتا، یا نہیں کروں گا) امر پر لَا داخل کرنے سے اس کو نہی کے معنی میں خاص کر دیتا ہے، جیسے: لَا تَفْعَلْہُ (اُس کو نہ کر)

لَا نفی جنس، (دیکھو سبق ۳۷، پارہ ۲۴۷) جس چیز کی نفی کی جارہی ہے اُس کی جنس سے ہر چیز کو احاطہ کر کے اُس پر نفی کا حکم لگاتا ہے، جیسے: لَا مَفَرَّ (اس سے بچنے کی کوئی بھی صورت نہیں)، یعنی بچنے کی ہر چیز کو دیکھ بھال لینے کے بعد کہا گیا ہے کہ "بچنے کی کوئی بھی صورت نہیں" حالت مفعولی میں اس کے بعد اسم کا آنا ضروری ہے۔

(۱۲) لَمْ مضارع کو جزم دے کر اُس کو ماضی کے معنی میں خاص کر دیتا ہے، جیسے: لَمْ یَفْعَلْ (اُس نے نہیں کیا)

(۱۳) لَمَّا، اگر مضارع مجزوم سے پہلے آئے، تو اُس کے معنی "ابھی نہیں" کے ہوتے ہیں۔

(۱۴) لَنْ، مضارع پر آکر اُس کے لام کلمہ کو فتح دیتا ہے اور اُس کو مستقبل کے زمانے کے لئے مخصوص کر دیتا ہے، جیسے: لَنْ اَفْعَلَہٗ (میں اُسے نہیں کروں گا) (دیکھو سبق ۱۴، پارہ ۸۸، فائدہ)

(۱۵) مَتٰی، بمعنی کب، بہ طور صلہ استعمال ہوتا ہے۔

(۱۶) ھَلَّا (= ھَلْ اور لَا) "نہیں" کے معنی میں، بہ طور حرف استفہام استعمال ہوتا ہے۔

(۱۷) ھُنَا، بمعنی "یہاں"۔ اس کو مؤکد کرنے کے لئے ھَاھُنَا (یا ھٰھُنَا)

کہتے ہیں۔

(۱۸) هُنَاكَ اور هُنَالِكَ کے معنی "وہاں" کے ہیں۔

(۲) اسما، جو بہ طور حروف استعمال ہوتے ہیں۔

۳۶۱ ۔بہت سے اسما، جن کے مفعول بہ طور مضاف مستعمل ہیں، متعلقات فعل ہوتے ہیں۔ اس صورت میں وہ مبنی ہوتے ہیں اور اُن کے ل کلمے پر ہمیشہ ضمہ آتا ہے۔

ان میں سے اسما، جہات ستّہ، مثل قَبْلُ، بَعْدُ، تَحْتُ، فَوْقُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، حَيْثُ، حَيْثُمَا، غَيْرُ وغیرہ، جب ان کا مضاف الیہ محذوف اور معہودِ ذہنی ہو تو یہ سب مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں، جیسے: سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ، یعنی مِنْ قَبْلِ هٰذَا الزَّمَانِ۔ اس صورت میں قَبْلُ کا مضاف الیہ "هٰذَا الزَّمَانِ" تھا، جو یہاں محذوف ہے۔
ان میں سے اکثر کا ذکر اس سے پہلے ہو چکا ہے۔

۳۶۲ - بہت سے اسما، ایسے ہیں جو حالت مفعولی میں بہ طور متعلقاتِ فعل مستعمل ہیں، جیسے:

قَلِيلًا: تھوڑا۔	جَمِيْعًا: سب ملا کر، تمام۔	لَيْلًا: رات کو
قَلِيلًا مَا: بہت کم	أَبَدًا: ہمیشہ (منفی صورت میں "کبھی نہیں")	نَهَارًا: دن کو
ثِيْرًا: بہت زیادہ	يَمِيْنًا: داہنی طرف	كَثِيْرًا مَّا: بعض دفعہ
وْمًا } ایک دن	شِمَالًا: بائیں طرف	سَوْفَ: علامت مستقبل "عنقریب"
مًا مَّا } ایک دن، ایک مرتبہ	جِدًّا: بہت	كَيْفَ: کِس طرح
اتَ يَوْمٍ } ایک مرتبہ	دَاخِلًا: اندر کی طرف	اَلْيَوْمَ: آج
بَمَا: کبھی کبھی، پھر کبھی شاید	خَارِجًا: باہر کی طرف	غَدًا: (آنے والی) کل۔

لَا سِیَّمَا (= لَا سِیَّ مَا، ایسا نہیں)، مَعًا: ساتھ ہی۔ دَائِمًا: ہمیشہ
خاص کر، خصوصًا حِیْنَ: (اسم حین، وقت سے مشتق ہے) } تب، اُس وقت
حِیْنَئِذٍ ا، وَقْتَئِذٍ

اَلْبَتَّۃَ: ضرور، تمام، یقینًا تَارَۃً ۔ وتَارَۃً
وَحْدَہٗ، اکیلا (اس کے ساتھ ضمیر بھی آتی ہے) ایک موقعے پر } تَارَۃً ۔ وطَوْرًا
جیسے: وَحْدِیْ، میں اکیلا، وَحْدَہٗ اور وقت پر | تَارَۃً ۔ واَحْیَانًا
وہ اکیلا، وغیرہ)

لَعَلَّ اکثر ضمیروں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: لَعَلَّہٗ (شاید وہ)
لَعَلِّیْ (شاذ طور پر لَعَلَّنِیْ) (شاید میں)، لَیْتَ (کاش) بہ شرح صدر۔

(۳) حروف ایجاب

۳۷۴۔ جملۂ استفہامیہ کے جواب اثبات میں جو حروف استعمال ہوتے ہیں وہ تعداد میں چھ ہیں:

نَعَمْ^۱، بَلٰی^۲، اَجَلْ^۳، جَیْرِ^۴، اِنَّ^۵ اور اِیْ^۶۔ یہ حروفِ تصدیق بھی کہلاتے ہیں۔ ان کا طریقِ استعمال وغیرہ حسبِ ذیل ہے:

(۱) نَعَمْ، کسی جملۂ سوالیہ کو متحقق اور ثابت کرنے کے لئے آتا ہے، خواہ وہ جملۂ مُثْبِتَہ ہو یا منفیہ، مثلاً اگر کوئی پوچھے کہ اَجَاءَ زَیْدٌ؟ (کیا زید آیا؟) تو تم جواب دو گے نَعَمْ (ہاں آیا)، یا کوئی پوچھے اَمَا جَاءَ زَیْدٌ؟ (کیا زید نہیں آیا؟) تمہارا جواب ہوگا: نَعَمْ (ہاں نہیں آیا)

(۲) بَلٰی۔ اگر کسی جملۂ سوالیہ منفیہ میں کسی چیز کی نفی کی جائے، تو اُس کو اثبات بنانے کے لئے بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) بولا جاتا ہے، جیسے: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کا جواب بَلٰی ہے۔ اگر نَعَمْ کہو، تو گویا تم یہ کہہ رہے ہو کہ "تو سچ کہہ رہا

ہے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے" نیز کسی جملہ سوالیہ مثبتہ کا جواب اثبات میں دینے کے لئے بھی بَلٰی استعمال ہوتا ہے، جیسے کوئی پوچھے، اَجَاءَ زَیْدٌ؟ (کیا زید آیا؟) تو اس کے جواب میں بَلٰی (ہاں کیوں نہیں) کا مطلب یہ ہے کہ ہاں آیا۔ الغرض بَلٰی صرف اثبات میں جواب دینے کے لئے آتا ہے، خواہ سوال منفی ہو یا مُثبت۔ اس کے بالعکس نَعَمْ کا جواب سوال کے مطابق ہوتا ہے، اگر سوال منفی تو جواب بھی منفی، اور اگر سوال مثبت تو جواب بھی مثبت۔

(۳) اِیْ، استفہام کے بعد اثبات کے لئے آتا ہے، اور اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے، جیسے کوئی پوچھے: هَلْ كَانَ كَذَا؟ (کیا یہ ایسا ہوا؟) تمہارا جواب ہوگا، اِیْ، وَاللّٰهِ، (ہاں، خدا کی قسم)

(۴) اَجَلْ، جَیْرِ اور اِنَّ، کسی خبر کی تصدیق کے لئے آتے ہیں مثلاً جب یہ کہا جائے کہ اَجَاءَ زَیْدٌ؟ (زید آگیا؟) تو اس کا جواب ہوگا: اَجَلْ، یا جَیْرِ، یا اِنَّ، اور اُصَدِّقُكَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ۔

(۴) حروف تفسیر

۳۶۴۔ حروف تفسیر دو ہیں: اَیْ اور اَنْ۔ یہ کسی لفظ، یا جملے کی تفسیر کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ اَیْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ۔ (بستی سے پوچھ یعنی بستی والوں سے پوچھ)۔

اَنْ، ایسے فعل کی تفسیر کرتا ہے، جو بمعنی قول ہو، جیسے: وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ۔ اگر یہ کہا جائے کہ قُلْتُ لَهٗ اَنِ اكْتُبْ، تو یہ غلط ہوگا کیوں کہ تفسیر اُكْتُبْ ہوسکتی ہے۔

اَنْ کسی کام کی غرض اور اس کا مقصود ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے، جیسے: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ۔

اِنْ شرطیہ کی بھی موافقت کرتا ہے، جیسے: اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ

صَفْحًا اِنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ۔ یہاں اِنْ اور اَنْ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔ (ترجمہ: کیا ہم تمہیں نصیحت کرنا محض اس لئے چھوڑ دیں گے کہ تم حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو؟)

(۵) حروف مَصْدَر

۳۶۵۔ حروف مصدر تین ہیں، مَا، اَنْ اور اَنَّ۔

مَا اور اَنْ جملۂ فعلیہ میں مستعمل ہوتے ہیں، جیسے: وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا۔

اِنَّ جملۂ اسمیہ میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَعْلَمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ۔ یعنی قِيَامَكَ۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

يقال انه انقطع رجل من قافلة الحاج، وغلط الطريق ووقع في الرمل. فجعل يسير الى ان وصل الى خيمة. فرای في الخيمة امراة عجوزا وعلى باب الخيمة كلبا نائما. فسلم الحاج على العجوز وطلب منها طعاما. فقالت العجوز "امض الى ذلك الوادى واصطد من الحيات بقدر كفايتك لاشوى لك منها واطعمك" فقال الرجل "انا لا اجسر ان اصطاد الحيات" فقالت العجوز "انا اصطاد معك، فلا تخف" فمضيا وتبعها الكلب. فاخذا من الحيات بقدر حاجتهما. فأتت العجوز وجعلت تشوى الحيات. فلم ير الحاج بدا من الاكل وخاف ان يموت من الجوع والهزال. فاكل ثم انه عطش. فطلب منها الماء. فقالت "دونك العين فاشرب" فمضى الى العين، فوجد الماء مرا مالحا ولم يجد من شربه بدا. فشرب وعاد الى العجوز وقال "أعجب منك، ايتها العجوز! ومن

مقامك فی ھذا المكان واغتذائك بھذا الطعام"۔ فقالت العجوز "كيف تكون بلادكم؟" فقال "يكون فی بلادنا الدور والرحبة الواسعة والفواكه اليانعة والمياه العذبة والاطعمة الطيبة واللحوم السمينة والنعم الكثيرة والعيون الغزيرة"۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

یقیناً وہ عربی زبان بول سکتا ہے اور لکھ سکتا ہے۔ مجھے اجازت دو کہ میں وقتاً فوقتاً اُس معتبر غلام، بلکہ سچے دوست، سعید سے ملتا رہوں۔ میرے دوست! تم کو صبر کرنا چاہیئے۔ جمیلہ نے کہا کہ "او سعید! کیا تو اس کا اعتبار کر رہا ہے؟" اور اُس نے کہا کہ "ہاں"۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ سفر خوش آئند ہوگا، کیوں کہ مصر کی زمین خوش کُن ہے، خاص کر سردی کے موسم میں۔ میں تجھے تیرے باپ کے سر کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے اس تکلیف سے نکال اور اپنے آدمیوں کو حُکم دے کہ وہ مجھے اس جگہ سے نکال کر جہاں تو چاہے لے جائیں۔ اُس نے ہمیں اجازت دی کہ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ ہم میں سے ایک گروہ شمال کی طرف گیا اور دوسرا گروہ جنوب کی طرف گیا۔ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے؟ شاہزادے نے کہا کہ "کیا یہ شاہزادی سلمہ ہے؟" اُس نے کہا کہ "ہاں، اے شاہزادے!" پھر شاہزادے کا رنگ زرد پڑ گیا (زردی شاہزادے کے چہرے پر (عَلٰی) آگئی)۔ سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ہم جہاں تھے وہیں لوٹ جائیں۔ سعد مصر سے خفیہ طور پر اپنے وطن کو ۱۷۹۹ء میلادی میں واپس چلا آیا۔ پھر مملوک اور مصر کے باشندے فرانسیسیوں سے لڑنے پر تیار ہو گئے۔

اُن دونوں نے اس مقام تک سفر کیا جہاں اُس نے تمام ضروریات کا انتظام کر رکھا تھا۔ گاؤں کے چند آدمی ہمارے پاس آئے اور ہم سے پوچھنے لگے کہ کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاؤ گے؟

سبق ۴۰۔ دیگر حروف

(۱) حروف عطف

۳۶۶ ۔ حروف عطف تعداد میں دس ہیں، اور وہ یہ ہیں:

وَ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، لٰکِنْ اور بَلْ۔

۳۶۷۔ جملے میں جو کلمہ حرف عطف سے پہلے ہوتا ہے، اُسے معطوف علیہ کہتے ہیں، اور جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اُسے معطوف، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ میں زید معطوف علیہ ہے اور بکر معطوف۔

۳۶۸۔ ان حروف کے خواص اور وجوہِ استعمال یہ ہیں:

وَ، فَ، ثُمَّ اور حَتّٰی جمع کرنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ بالخصوص وَ محض جمع کرنے کے لئے آتا ہے، جیسا کہ اُوپر کی مثال سے واضح ہے۔

(۱) وَ کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے: جرّ کے لئے، نصب کے لئے اور بلا عمل کے۔ واوِ جارّہ[1] کا ذکر حروفِ جرّ میں ہو چکا ہے۔ واوِ ناصبہ[2]، مَعَ کے معنی میں آتا ہے اور مفعول معہٗ کو نصب دیتا ہے، جیسے: اجمعوا امرکم وشُرَکَاءَکُمْ (= مَعَ شُرَکَائِکُمْ)۔ واوِ[3] غیر عاملہ کا استعمال مختلف طریق سے ہوتا ہے، مثلاً:

(۱) حال کے لئے، جملۂ اسمیہ سے پہلے، جیسے: لَئِنْ أَکَلَہُ

الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ، (اگر اُسے بھیڑیے نے کھالیا، حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں)

(ب) نئے مضمون یا نئی بات کے شروع کرنے کے لئے جیسے: ثُمَّ قَضٰی أَجَلًا وَ أَجَلٌ مُّسَمًّى عِنْدَہٗ (پھر ایک وقت معین کیا اور دوسرا معین وقت تو اسی کے پاس ہے)

(ج) حرفِ عطف کے طور پر۔ اس حیثیت میں معطوف علیہ اور معطوف دونوں کا اعراب ایک ہی ہوتا ہے، جیسے: فِیْہِ نُوْرٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ، أنجیناہُ وَ أَصْحَابَ السفینہ، اٰمِنُوا بِاللّٰہِ وَ بِرَسُوْلِہٖ۔

(۲) فَ میں یہ معنی پیدا ہوتے ہیں:

(أ) ترتیب ذکری، اور ایسی صورت میں مفصل کا مجمل پر عطف ہوتا ہے، جیسے: سألوا موسٰے اکبرَ مِن ذٰلکَ، فقالوا أرنا اللّٰہَ جَھرۃً۔

(ب) ترتیب معنوی، جیسے: وکزہٗ موسٰی فقضٰی علیہِ، یعنی موسٰی نے پہلے گھونسا مارا پھر اُسے مار ڈالا۔

(ج و د) تعقیب اور سبب، جیساکہ (ب) کی مثال سے واضح ہے۔

(ہ) استیناف، یعنی کسی کام کا نئے سرے سے شروع کرنا، خواہ وہ کتنے ہی عرصے کے بعد ہو، جیسے: قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

(و) زائد طور پر بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: بَلِ اللّٰہَ فَاعْبُدْ۔

(۳) ثُمَّ مہلت کے ساتھ، ترتیب کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: جَاءَ زَیْدٌ، ثُمَّ بَکْرٌ، یعنی پہلے زید آیا، پھر بکر۔

(۴) حتّٰی میں بھی ثُمَّ کی طرح مہلت کا خیال موجود ہوتا ہے،

لیکن حَتّٰی میں یہ مہلت کم تر ہوتی ہے۔ یہ ضروری ہے کہ حَتّٰی کا معطوف علیہ اور معطوف دونوں ایک ہی حکم میں شامل ہوں، جیسے: مَاتَ النَّاسُ، حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ (لوگ مرے اور پیغمبر بھی)

(۵) إِمَّا، أَوْ اور أَمْ (= یا) اُس حالت میں استعمال ہوتے ہیں جب کہ دو مذکور چیزوں میں سے ایک کو مبہم حالت میں ثابت کرنا مقصود ہو، اور خود متکلم کو اُس کا یقینی علم نہ ہو، جیسے: جَاءَنِیْ رَجُلٌ أَوْ إِمْرَأَةٌ۔ (میرے پاس کوئی مرد آیا یا عورت آئی)

إِمَّا کے بعد ایک اور إِمَّا بھی آتا ہے، جیسے: الحروفُ إِمَّا مُفردۃٌ إِمَّا مُرکّبۃٌ۔ یہ بھی جائز ہے کہ دوسرے إِمَّا کی جگہ أَوْ لے آئیں، جیسے: اَلْحَسَنُ إِمَّا کَاتِبٌ أَوْ قَارِیءٌ۔ (حسن یا تو لکھ رہا ہے یا پڑھ رہا ہے)

أَمْ (یا) دو قسم کا ہوتا ہے: متّصلہ اور منقطعہ۔

(۱) أَمْ مُتّصلہ وہ ہے جس سے دو میں سے ایک چیز کی تعیین کی غرض سے سوال کیا جائے۔ گو یہی صورت إِمَّا اور أَوْ میں بھی ہوتی ہے لیکن إِمَّا اور أَوْ کے استعمال کے وقت سوال کرنے والے کو دونوں مُبہم امور میں سے ایک کی صحت کا بھی یقین نہیں ہوتا، مگر أَمْ کے استعمال سے ثابت ہوتا ہے کہ اُسے دونوں میں سے ایک امر کے صحیح ثابت ہونے کا علم ضرور ہے۔ أَمْ متّصلہ کے استعمال کی صورت یہ ہے کہ یا تو (۱) اس سے پہلے ہمزۂ استفہامیہ آتا ہے، جیسے: أَزَیْدٌ فِی الدَّارِ، أَمْ بَکْرٌ؟ یا (۲) اُس کے بعد ایسا ہی کوئی کلمہ آئے، جیسا کہ ہمزہ کے بعد آیا ہے، اسم ہے تو اسم، اور فعل ہے تو فعل، جیسے: أَقَامَ زَیْدٌ، أَمْ قَعَدَ (آیا زید کھڑا ہوا یا بیٹھا؟)

(ب) أَمْ منقطعہ وہ ہے جس کے ذریعے پہلی بات سے اعراض کیا جائے۔ ایسی صورت میں اس کے معنی بَلْ کے ہو جاتے ہیں، جیسے: هِیَ بَقَرَةٌ اَمْ هِیَ شَاةٌ۔ جس سے مُراد یہ ہے کہ کہنے والے نے جو جانور دیکھا اُسے وہ پہلے گائے بتاتا ہے، پھر اُس خیال کی تردید کرکے اُسے بکری قرار دیتا ہے۔ اس کا استعمال تین طرح پر ہوتا ہے: یا تو (۱) اُس سے پہلے محض خبر واقع ہو، جیسے: تنزیلُ الکِتابِ لا ریب فیہ من ربِّ العٰلمین، أَمْ یقولون افتریٰهُ یا (۲) اُس سے پہلے ہمزۂ غیر استفہامیہ آیا ہو، جیسے: أَ لَهُمْ اَرْجُلٌ يَمْشُوْنَ بِهَا، أَمْ لهم أَیدٍ یبطِشون بِها، یا (۳) بجائے ہمزہ کے کوئی حرف استفہام اس سے پہلے آیا ہو، جیسے: هل یستوِی الأعمیٰ والبصیرُ أَمْ هل تستوِی الظُّلُمٰتُ والنُّور۔ (ایک اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتا ہے یا کہیں تاریکی اور روشنی برابر ہو سکتی ہے)

(۶) لَا، لٰکِن اور بَلْ کے استعمال سے دو میں سے ایک امر کا وجود قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ لَا کے عمل سے پہلے امر کی نفی اور دوسرے کا ثبوت ہو جاتا ہے، جیسے: جاءَنِی بکرٌ لا زیدٌ (بکر نہیں زید آیا)

لٰکِنْ کا اثر یہ ہے کہ ایک کلام سے جو وہم پیدا ہو جاتا ہے وہ لٰکِنْ کے آنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اس سبب سے اس سے قبل یا بعد میں نفی کا ہونا ضروری ہوتا ہے، جیسے: ما رأیتُ زیدًا، لٰکِنْ رأیتُ بکرًا، قرأ بکرٌ ولٰکِنَّ زیدٌ لم یقرأ۔

اگر کسی جملے میں وَ اور لٰکِنْ، دونوں ساتھ ساتھ جمع ہو جائیں، تو واو حرف عطف ہوگا اور لٰکِنْ حرف استدراک، جیسا کہ اُوپر

کی مثال ہیں ہے، لیکن اگر لٰکِنْ تنہا ہو، تو وہ حرف عطف ہوگا، جیسے: لٰکِنِ اللّٰہ یشھدُ۔ (لیکن اللہ گواہی دیتا ہے ......)

بَلْ، سے پہلی بات سے اعراض اور دوسری کا ثبوت حاصل ہوتا ہے، جیسے: مَارَأَیتُ زَیدًا بَلْ خَالِدًا، لم یقرأ زیدٌ بَلْ قرأ بکرٌ۔ کبھی بَلْ سے یہ کام لیا جاتا ہے کہ سننے والے کے ذہن کو ایک امر سے بالکل دوسرے امر کی طرف راجع کر دیا جائے، جیسے: لَدَیْنَا کِتَابٌ یَنْطِقُ بالحقّ وھم لا یُظلمون، بَلْ قلوبھم فی غمرۃٍ من ھذا۔

(۲) حروف تنبیہ

۳۶۹۔ حروف تنبیہ تین ہیں: ھَا، أَلَا اور أَمَا۔ ان کے ذریعے سے مخاطب کو خبردار کر دیا جاتا ہے، تاکہ وہ کلام کرتے ہوئے کوئی بات چھوٹ نہ جائے۔

(۱) ھَا۔ اسم اشارہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے: ھٰذا، ھاھُنا، ھاؤلاءِ وغیرہ۔ یہ بھی جائز ہے کہ ھا اور اس کے بعد کے اسم اشارہ کے مابین ایک ضمیر مرفوع منفصل سے فاصلہ کر دیا جائے، جیسے: ھا انتم أولاءِ۔ تاکید کی غرض سے ھا کو دوبارہ بھی لاتے ہیں، جیسے: ھا انتم ھاؤلاءِ۔ ھا کو اسم فعل کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس کے معنی خُذْ کے ہو جاتے ہیں۔ أیُّ کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے: یا ایُّھا الرجال! أیُّ کے بعد ھَا کا الف حذف بھی کیا جا سکتا ہے، جیسے: أیُّہَ الثّقلان!

(۱) أَلَا اور أَمَا جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں، جیسے: أَلَا إنّھم ھم المفسدون (جملۂ اسمیہ) اور ألا یوم

يأتيهم ليس مصروفًا عنهم (جملۂ فعلیہ)، أَمَا إِنّهُ قاهرٌ فوق عبادہ (جملۂ اسمیہ) اور أَمَا قد مضت سنّةُ الأوّلين (جملۂ فعلیہ)

(۳) حروف زیادۃ

۳۷۰۔ حروفِ زیادہ یہ ہیں: إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، بِ اور لِ۔ ان کو اس نام سے اس لئے موسوم کیا گیا ہے کہ یہ بعض اوقات زائد طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ ان میں سے بِ اور لِ کے لئے حروف جرّ کا بیان دیکھو۔

(۱) إِنْ ذیل کی حالتوں میں زائد ہوتا ہے:

(أ) مَا مصدریہ کے ساتھ، جیسے: أنتظرُ ما إن تجلسُ

(ب) ما نافیہ کے ساتھ، جیسے: ما إن بكرٌ ذاهبٌ۔

(ج) لمّا کے ساتھ، جیسے: لمّا إن ذهبتَ ذهبتُ۔

(۲) أَنْ دو حالتوں میں زائد ہوتا ہے: (أ) قسم اور لَوْ کے درمیان میں آکر جیسے: واللهِ لَوْ أَنْ ذهبتَ ذهبتُ اور (ب) لمّا کے ساتھ جیسے: لمّا أَنْ جاءَني هُدًى۔

(۳) ما، جب إِذَا، إِنْ، أَيٌّ، أَيْنَ اور مَتٰى کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو زائد ہوتا ہے، جیسے: إذا ما نمتَ نمتُ۔ إِمّا (= إِنْ ما) ترى بيدًا، فَقُلْ لَهٗ۔ أيًّا مّا تدعوا، فله الاسماء الحُسنٰى۔ أينما تولّوا ثَمّ وجه الله۔ مَتٰى ما تكتب، أكتب۔ اسی طرح یہ بعض حروفِ جرّ کے بعد بھی زائد شمار ہوتا ہے، جیسے: فبما رحمة من اللهِ لِنتَ لهم۔ هو صديقي، كما انت أخي۔

(۴) لَا، نفی کے بعد وَ کے ساتھ مل کر زائد ہوتا ہے، جیسے: مَا رأيتُ

زیدًا وَلا بکرًا۔ اسی طرح یہ أَنْ مصدریہ کے بعد بھی زائد ہوتا ہے۔
جیسے: ما مَنَعَكَ أن لا تسجُدَ لِلّٰہِ؟

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

وصل بعض المسافرين لقصد الحج مدينة ونزل عند صاحب له۔ فلما تمت مدة الاقامة وعزم على الرحيل، أخبر صاحبه انّ عنده أمانة وهي جملة من النقود والجواهر ويريد ان يودعها عند موتمن، الى ان يرجع۔ فلما سمع منه صاحبه ذلك، استحى أن يقول له ضعها عندى، خوفا من أن يظنّ انه طامع فيها۔ فاشار عليه أن يضعها عند القاضى۔ فأخذها وذهب الى القاضى وقال له: "إنى رجل غريب وأريد الحج وعندى أمانة قدرها كذا من النقود والجواهر وأريد أن أسلمها لحضرة مولانا القاضى ليحفظها الى أن أعود من الحج" وأستلمها، فقال له القاضى "نعم خذ هذا المفتاح وافتح هذا الصندوق وضعها فيه وأغلق الصندوق جيدا" ففعل وسلم المفتاح الى القاضى وسلم عليه وتوجه۔ فلما قضى حجه ورجع، ذهب الى القاضى ليطلب الامانة۔ فقال له "إنى لا اعرفك وأنا عندى أمانات كثيرة فمن أين أعرفك أن لك أمانة عندى؟"

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

جمیلہ کا یہ ہوا (رآمّا جمِيلَةُ) کہ وہ کمرے سے نکل کر اندر کے

صحن میں چلی گئی، دیکھا تو (اِذَا) کمرے کے دروازے کے برابر ایک بڑا دروازہ ہے۔ کوئی شخص اُس کو نہیں دیکھتا کہ اُس کی طرف مائل نہ ہو جائے۔ سعید کا یہ حال ہوا کہ وہ شاہزادے کو دیکھ کر متعجّب ہو گیا، کیونکہ اُس نے اپنی زندگی میں ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا۔ اور جب شاہزادے نے مصر کی طرف سفر کرنے کا پکا ارادہ کر لیا، تو اس نے اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے جانے کے لئے بُلایا۔ وہ یوں مشغول تھے کہ یکایک کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور دیکھا کہ نوکر موجود ہے۔ میں نے اپنے آنے میں کچھ فائدہ نہیں دیکھا کہ (فَ) میں واپس آؤں۔ وہ دونوں اور جو لوگ اُن کے ساتھ تھے برابر سفر کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ ازبکیہ کے تالاب تک پہنچ گئے دیکھا تو ایک راستہ تھا جس کے گرد ایک نہر بہتی تھی۔ یہ ہوا کہ جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اور اُس کا چارجامہ گویا ایک ہی چیز تھی۔ جب کتابوں میں سے ایک کتاب میں دیکھ رہا تھا تو مجھے ذیل کا فقرہ ملا۔ جب سب چلے گئے تو میں اپنے کمرے میں گیا۔ میں نے ابھی اپنی تقریر نہیں ختم کی تھی کہ میں نے بندوق چلنے کی آواز سُنی۔ مَیں نے اپنی حفاظت کی اس طرح تیّاری کی کہ جیسے ہی میں اُن میں سے پہلا آدمی دیکھوں اُس کو ماروں، کیونکہ مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ سوائے اس کے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

سبق ۴۱۔ کچھ اور حروف

(۱) حروفِ شرط

۳۷۱۔ جملۂ شرطیہ کے دو اجزاء ہوتے ہیں، اور یہ دونوں جملے ہوتے ہیں۔ پہلا جملہ شَرْط اور دوسرا جَزَاء، یا جَوَابُ الشَّرط کہلاتا

ہے۔ ان جملوں میں سے پہلا، دوسرے کا سبب ہوتا ہے۔

۳۷۲۔ حروفِ شرط، جن کے ذریعے سے شرط بیان کی جاتی ہے، إِنْ (یا إِذَا) لَوْ اور لَمَّا ہیں۔

۳۷۳۔ إِنْ سے مستقبل کے معنوں کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: إِنْ ذَهَبَ زَيْدٌ، ذهبتُ معهٗ اور إِنْ يذهب زيدٌ، اذهبْ معه۔

(۱) اگر شرط اور جزاء دونوں میں فعل مضارع ہے، تو إِنْ کے عمل سے اُس مضارع کا آخری حرف لازمی طور پر ساکن ہو جاتا ہے، جیساکہ اُوپر کی مثال میں ہے، لیکن اگر مضارع صرف جزا میں استعمال ہوا ہو، تو اُس کو ساکن اور متحرک دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، جیسے: إِنْ ذهب زيد، أذهبُ معهٗ۔

فائدہ:۔ کبھی إِنْ نافیہ ہوتا ہے، اور ایسی صورت میں وہ مضارع کے آخر کو جزم نہیں دیتا۔ إِن نافیہ اسم پر بھی آتا ہے، جیسے: إِنِ الْكَافِرُوْنَ إِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ۔

(۲) اگر جزاء میں (۱) ماضی قریب (قَدْ کے ساتھ) ہو، یا (ب) مضارع منفی بغیر لا کے ہو، یا (ج) جملۂ اسمیہ ہو، یا (د) جملۂ انشائیہ ہو، تو ان حالتوں میں جزاء سے پہلے فَ کا آنا لازمی ہے، جیسے: إِنْ يسرقْ فقد سرق اخٌ له من قبل، ومن يبتغِ غيرَ الاسلام ديناً، فلن يُّقبلَ منه، من جاء بالحسنة، فله عشر أمثالها، إِنْ كنتم تحبُّون الله فاتّبعوني۔ برخلاف اس کے اگر جزاء میں ماضی قریب (قَدْ کے ساتھ) نہ ہو تو فَ نہیں لانا چاہئے، جیسے: ومن دخلهٗ كان

امنًا، اور اگر مضارع منفی لا کے ساتھ ہو، یا مثبت ہو، تو فَ کا استعمال اور عدم استعمال دونوں جائز ہیں، جیسے: إن یضربنی، أضربه، یا فأضربه۔

کبھی فَ کی جگہ إذا بھی آتا ہے، جیسے: إن تصبهم سیئةٌ، إذا هم یقنطون (جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بس وہ لوگ ناامید ہوجاتے ہیں)

(۳) مندرجۂ ذیل افعال کے بعد إنْ کو مقدر مانا جاتا ہے:

(ا) امر کے بعد، جیسے: عِشْ قنعًا، تکُن مَلِکًا۔

(ب) نہی کے بعد، جیسے: لا تکذبْ، یکُن خیرًا لکَ۔

(ج) استفہام کے بعد، جیسے: هل تجیئُ الینا، نُطعمكَ؟

(د) تمنّی کے بعد، جیسے: لیتنا عنده، یجُد مُنا۔

(ہ) عرض کے بعد، جیسے: الا تنزلُ بنا، تُصِب خیرًا۔

۳۷۴۔ لَوْ ماضی کے معنی ظاہر کرتا ہے، گو وہ مضارع ہی پر داخل ہو، جیسے: لَوْ تأتینی، أکرمتُكَ اس کے ساتھ فعل کا ہونا لازمی ہے۔

(۱) اگر شرط میں لَوْ آئے تو جزاء کو لَ سے شروع کیا جاسکتا ہے، جیسے: لوکان فیهما آلهةٌ، إلّا الله، لَفَسَدَتا۔

(۲) لَوْ کو إنْ کی جگہ مستقبل کے معنوں میں بھی استعمال کرسکتے ہیں، جیسے: لَو کرِهَ المشرکون۔ اسی طرح یہ أنْ مصدریہ کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: یودُّ احدُهم، لو یُعمّر ألفَ سَنَةٍ۔

(۳) لَوْ میں (لَیْتَ کی طرح) تمنّا کے معنی بھی پائے جاتے ہیں، جیسے: لَوْ أنَّ لَنَا کَرّةً۔ (کاش ہمیں دوبارہ دنیا میں جانا مل جائے)

(۴) لَوْ کی جزاء میں یا تو (ا) مضارع منفی بـلَمْ ہوتا ہے، جیسے:

لَوْ کُنْتُ مسافرًا، لمْ أکن صائِمًا ، یا (ب) ماضی مثبت مع لامِ تاکید (لَ) کے، جیسے: لَوْشاءَ لَھدٰکُم، یا (ج) ما کے ساتھ ماضی منفی ہوتا ہے، جیسے: لوشاء ربُّك ما فعلوہ۔

(۵) لَوْ، لا کے ساتھ مل کر نافیہ ہو جاتا ہے۔ لَوْلا (ورنہ، وگرنہ) سے دوسرے جملے کا عدمِ امکان ظاہر ہوتا ہے، اور جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ اس کے جواب میں یا تو فعل مثبت لامِ تاکید کے ساتھ آتا ہے، یا فعل منفی بغیر لامِ تاکید کے، جیسے: لولا أنّہ کان من المسبّحین، لَلَبِث فی بطنِہٖ، لولا فضل اللہ علیکم، ما زکٰی منکم من احدٍ

اگر لولا کے بعد کوئی ضمیر آئے تو وہ مرفوع ہوگی، جیسے: لولا انتم لَکُنَّا مؤمنین۔

(۶) إِلَّا، إِنْ لمْ اور لَو لمْ بھی لَو لا کے معنی میں آتے ہیں۔

۳۷۵۔ لمّا اُس بات کی تفصیل کرتا ہے، جس کا ذکر پہلے اجمال کے ساتھ ہوا ہو۔ اس کے جواب میں فَ کا ہونا لازمی ہے، جیسے: النّاسُ شَقِیٌّ وَسَعِیدٌ، اَمَّا الّذِین سُعِدُوا ففی الجنّۃِ واما الّذین شَقُوا ففی النّار۔

(۱) تفصیل کی غرض سے اَمّا کو دوبارہ لانا، یا صرف ایک مرتبہ لانا، دونوں جائز ہیں۔

اَمّا اور فَ کے درمیان میں یا تو (ا) مبتدا کے ذریعے سے فصل کرتے ہیں (جیسا کہ اُوپر کی مثال میں ہے)، یا (ب) خبر سے، جیسے: اَمّا فی الدّار، فَزَیدٌ، یا (ج) جملۂ شرطیہ سے، جیسے: فَاَمّا إن کان من المقرّبین، فَرَوحٌ وَرَیحَانٌ وَجَنّۃُ نَعِیمٍ، یا (د) اسم

منصوب سے، جیسے: أَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ۔

۳۷۶۔ بعض وقت جزاء کو محذوف کر دیا جاتا ہے، اور محض قرینے سے اس کا پتہ چلتا ہے، جیسے: إن رجعت عن قولك وإلا أمرتُ بقتلك (اگر تو اپنی بات سے باز آجائے (تو اچھا ہے) ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا)

۳۷۷۔ اگر کلام کے شروع میں حرف شرط سے پہلے قَسَم آئے، تو حرف شرط کے بعد فعل ماضی کا آنا لازمی ہے، خواہ لفظاً ہو، جیسے: واللهِ إن جئتني، لأكرمتُك، خواہ معنًی، جیسے: واللہ إن لم تأتِني، لأهجرتُك۔

قَسَم کے اس طرح آنے کی صورت میں دوسرے جملے کو اُس قَسَم کا جواب سمجھا جاتا ہے، نہ کہ شرط کا۔

البتہ اگر قَسَم کلام کے درمیان میں واقع ہو، تو دوسرے جملے کو قَسَم کے اعتبار سے قَسَم کا جواب سمجھ سکتے ہیں، یا قَسَم کا اعتبار نہ کر کے اُسے شرط کا جواب قرار دیا جاسکتا ہے۔

۳۷۸۔ مذکورہ حروف شرط کے علاوہ مَنْ، مَا، مَهْمَا، أَيٌّ، حَيْثُمَا، إِذْ مَا، مَتٰى، أَيْنَمَا اور أَنّٰى بھی إِنْ کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، اور یہ سب اپنے مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

فائدہ:۔ ان میں سے بعض کو مرکّب کر کے بھی استعمال کرتے ہیں، جیسے: أَيُّمَنْ، كُلَّمَنْ، كُلَّمَا، مَتٰى مَا۔ اور اسی طرح كَيْفَ سے كَيْفَمَا بھی آتا ہے۔

(۱) مَنْ خاص کر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: مَنْ يُكْرِمْنِي أُكْرِمْهُ

(۲) ما، زیادہ تر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: ماتَشْتَرِ أَشْتَرِ
(۳) مَهْمَا، بہ طور ظرف کے، زمانے کے لئے آتا ہے، جیسے: مهما تذهبْ، أذهبْ۔ (جب تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)

(۴) أيّ، اکثر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، اور مضاف ہوتا ہے، جیسے: أَيُّهم يضربني أضربه۔ کبھی کبھی غیر ذوی العقول کے لئے اور بغیر اضافت کے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَيًّا مَّا تدعوا، فله الاسماءُ الحسنٰی۔ (جس نام سے چاہو پکارو خدا کے نام اچھے ہیں)

(۵) حَيْثُمَا، ظرف ہے اور مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: حَيْثُمَا تذهب، أذهبْ۔ (جہاں تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)

(۶) إذْ مَا، غیر ذوی العقول کے لئے آتا ہے، جیسے: إذ ما تفعل، أفعلْ (جو کچھ تو کرے گا، میں بھی کروں گا)

(۷) مَتٰی، بھی ظرف ہے اور زمانے کے لئے آتا ہے، جیسے: مَتٰی تذهبْ، أذهبْ۔ (جب تو جائے گا میں بھی جاؤں گا)

(۸) أَيْنَمَا، مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: أَينما تجلسْ، أجلسْ۔
(۹) أَنّٰی بھی مکان کے لئے آتا ہے، جیسے: أَنّٰی تجلسْ، أَجلسْ۔

(۲) حروف تحضیض

۳۷۹ ۔ حروف تحضیض وہ ہیں، جو سامع کو کسی کام کے لئے برانگیختہ کرنے، ابھارنے، آمادہ کرنے، یا ترغیب دینے کی غرض سے استعمال کئے جاتے ہیں، اور وہ چار حروف ہیں: أَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا۔

۳۸۰ ۔ یہ حروف، فعل اور اسم دونوں پر داخل ہوتے ہیں۔

ماضی پر داخل ہوں، تو ملامت کے معنی پیدا کرتے ہیں، جیسے: هَلَّا ضَرَبْتَهٗ؟ (تو نے اُسے کیوں نہیں مارا؟!) اگر اسم پر داخل ہوں تو اُس اسم سے پہلے ایک فعل مقدّر مانا جاتا ہے، جیسے: هَلَّا زَيْدًا = هَلَّا ضَرَبْتَ (یا کوئی اور فعل) زَيْدًا۔

لولا اپنے بعد کے جملے کی نفی کرتا ہے (دیکھو اس سے قبل کا سبق)، جیسے: لولا زَيْدٌ لَهَلَكَ بَكْرٌ۔

(۳) حرف رَدْع

۱۸۳۔ حرف رَدْع وہ ہے جو کسی کو جھڑکنے یا تنبیہ کرنے کے معنی میں کام آتا ہے، اور وہ صرف ایک حرف، كَلَّا ہے۔

كَلَّا کبھی کبھی حَقًّا کے معنوں میں بھی آتا ہے، اور ایسی حالت میں ابتدائے کلام میں آتا ہے، جیسے: كَلَّا سوفَ تعلمون، اور کبھی أَلَا کے معنوں میں، جیسے: كَلَّا لا تخف۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

يجب ان اراعى الجار ولو جار۔ فاخبرتهم عن مرادى ولو كان ذلك رغبا عنى۔ قلت إن استظهرت على الاعداء كان خيرا، إلا فالموت أحلى من حياة مرة۔ دخولك فى باب الهوى ان اردته يسير ولكن الخروج عسير۔ ارسلت حسنا الى قمة الجبل ليراقب اللصوص، لانه لولا ذلك لربما كان داهمنا العدو بغتة، فتمكن من أسرنا وقتلنا۔ ماذا تفعلون اذا لم يند عكم تتمكنون من ذلك۔ لا تحزنى على

أيتها العزيزة ! اذا اسقاني هؤلاء الاشقياء كأس المنون، لانني إن مت، أمت شريفا امام عينيك وان قسم لي الله نصيبا حسنا، فأنا لك وانت لي۔ لولم نعد والدك الشيخ بانّنا لانوذيكم، لكنا أهلكناكم عن اخركم۔ فاذهبوا بسلام و يجب ان تتأكدوا انكم ان لم تجدوا السير تعرضوا انفسكم للوبال۔ إن عاهدتني عهدا صادقا، بانك تقترنين بي ارافقك حيث تشائين۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

اگر ایسا معاملہ ہے، تو میں تیری بہت عزّت کروں گا اور تجھے اپنے تمام آدمیوں کا افسر بنادوں گا۔ اگر کوئی آدمی تمہارے پاس سے گزرے، تو مجھے بتلا دینا اور اللہ تجھے اس کا نیک بدلہ دے گا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا کہ اگر اللہ میرے بھاگنے کے لئے آسانی پیدا کر دے، تو اچھا ہو، اور اگر نہیں، تو معاملہ اُس کے ہاتھ میں ہے، وہ جو کچھ چاہے گا کرے گا۔ جب صبح کی روشنی ہوگئی، تو میرے دل کو تقویت ہوئی، اگرچہ مجھے نکل بھاگنے سے بالکل مایوسی ہوچکی تھی۔ اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ میں اتفاقاً تجھ سے اس جگہ ملوں گا، تو میں اپنی تمام طاقتیں تیرے استقبال کے لئے ختم کر دیتا۔ اگر تُو میری ضرورت کو پورا کر دے گا، تو میں تیری عنایت سے اتنا خوش ہوں گا کہ زمین کے بادشاہ اگر چاہیں تو اس میں سے ایک ماشہ بھی نہیں دے سکتے، اور اگر تو میری درخواست کو نا منظور کرے تو مجھے اس سمندر میں پھینک دینا۔ اگر میں تیری، تیرے باپ سے خواہش کروں، تو

کوئی شک نہیں ہے کہ وہ مجھے مایوس پھیر دے گا۔ جب عمر ہم کو دھوکا دے جائے، تو ہمارے پاس سوائے اس کے چارہ نہیں ہے کہ ہم صبر کریں، اور اُس پر بھروسا کریں۔ جب وہ نافرمانی پر آجاتی ہے، تو تُو اپنی ضِد دکھلاتا ہے۔

سبق ۴۲۔ چند اور حروف

(۱) حرُوف ندا ء

۳۸۲۔ حروفِ ندا، وہ ہیں، جو کِسی کو بُلانے یا پُکارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جس کو پُکارا جائے اُسے مُنادیٰ کہتے ہیں۔ حرفِ ندا، گویا أدعو (میں پکارتا، بُلاتا ہوں) کا قائم مقام ہوتا ہے، اور اسمِ مُنادیٰ گویا مفعول ہوتا ہے، اور اس لئے منصوب ہوتا ہے۔ (دیکھو منصوبات کا بیان، سبق ۳۵، ۲)

۳۸۳۔ حروفِ ندا، یہ ہیں: یَا، ایّھا اور ان دونوں کو مِلا کر یَا أیّھا، اور مؤنث کے لئے أیّتُھا اور یا أیّتُھا بولتے ہیں، مگر اکثر مذکّر اور مؤنث کے لئے حرفِ نداء مذکّر ہی استعمال کرتے ہیں۔

۳۸۴۔ مُنادیٰ اگر مفرد اور معرفہ یا نکرہ معیّنہ ہو، تو مرفوع ہوتا ہے اور اُس پر ال تعریفی نہیں آتا، جیسے: یَا حامِدُ، یَا رَجُلُ، یا وَلَدُ!

۳۸۵۔ اگر مُنادیٰ غیر حاضر ہو، یا اسمِ مُنادیٰ کے بعد کچھ کلمات متعلقہ آئیں، (مثلاً یہ کہ مُنادیٰ مضاف ہو) تو مُنادیٰ منصوب ہوتا ہے، جیسے یا غافلاً! یا رسولَ اللہ!

فائدہ:۔ (۱) کبھی ایسا بھی کیا جاتا ہے کہ جب مُنادیٰ کے شروع

یں ہمزہ ہو، تو یا کے الف کو لکھنے میں ظاہر نہیں کرتے، جیسے: یَأَخی! یَأَھْلاً!
لیکن عموماً ایسا نہیں کرتے، بلکہ پورا ہی لکھتے ہیں، جیسے: یا أَبَتِ!

(۲) بعض وقت مُنادیٰ کے آخر میں اہ زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے: یا أُمُّ! کی جگہ یا أُمّاہُ!

۳۸۶۔ اگر مُنادیٰ لفظ اِبْن سے موصوف ہو، تو مُنادیٰ اور لفظ اِبْن دونوں منصوب ہوتے ہیں، جیسے: یا زَیدَ بْنَ بکرٍ!

۳۸۷۔ کبھی مُنادیٰ کے آخر کا حرف تخفیف کے لئے گرا دیا جاتا ہے، جیسے: یَا رَبِّ، یَا حارِث اور یَا عبّاسُ! کی جگہ یا رَبِّ، یا حارِ اور یا عَبَّ! اسی قبیل سے ہے یا أَبِی کی جگہ یا أَبتِ!

۳۸۸۔ کبھی حرفِ نِدا کو محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: یُوسُفُ (= یا یوسفُ) أَعْرِضْ عَنْ هٰذا۔

فائدہ: دُعا کے موقع پر لفظ اللہ کے آخر میں حرف ندا کی جگہ مّ لاتے ہیں، جیسے: اَللّٰھُمَّ اغفرلی۔

۳۸۹۔ کبھی یا کی جگہ وَا بھی بولتے ہیں۔ یہ حرف بالخصوص مُردے پر بَین کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں اس کو حرف نُدبہ اور اُس کے مُنادیٰ کو مندوب کہتے ہیں۔ وا صِرف مندوب کے لئے آتا ہے اور یا مُنادیٰ اور مندوب دونوں کے لئے۔

۳۹۰۔ جب مُنادیٰ پر لامِ استغاثہ (لِ) داخل ہوتا ہے، تو مُنادیٰ مجرور ہوتا ہے، جیسے: یا لِزَیدٍ!

۳۹۱۔ ان حروفِ نداء کے علاوہ أَ، آ، أَیْ، آیِ، اَیا،

آہِ اور أَوَّاہُ بھی استعمال میں آتے ہیں۔

۳۹۲۔ ڈرانے، دھمکانے اور بددُعا دینے کے لئے وَیْ اور اُس کے مُرکّبات استعمال میں آتے ہیں۔ اس کی صورتیں وَیْب، وَیْحَ اور وَیْلَ ہیں۔ یہ مُفرد اور ضمائر سے مل کر بھی آتے ہیں، جیسے: وَیبكَ، وَیحكَ، وَیلكَ اور وَیْبٌ لِزَیْدٍ، وَیْحٌ لِزَیْدٍ اور وَیْلٌ لِزَیْدٍ۔ دوسری حالت میں یہ مبتدا ہونے کے لحاظ سے مرفوع ہوتے ہیں۔ اسی طرح وَیْبًا (یا وَیحًا یا وَیلًا) لِزَیْدٍ بھی بولتے ہیں۔

اسی معنی میں تَعْسًا، بُعْدًا اور تَبًّا بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے: تَعْسًا (بُعْدًا، تَبًّا) لَكَ (یا لَهُمْ)!

۳۹۳۔ محبّت، پیار اور لُطف وکرم کے اظہار کے لئے، یا کِسی کے استقبال کی غرض سے بھی چند کلمات استعمال ہوتے ہیں، اور وہ یہ ہیں: طُوبَاكَ، طُوبٰی لَكَ، بُشْرَاكَ، بُشْرٰی لَكَ، مَرْحَبًا بِكَ، اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا۔

(۲) حرف تَوَقُّع

۳۹۴۔ حرف توقّع قَدْ ہے، اور یہ ماضی پر داخل ہو کر اُسے ماضی قریب کے معنی دیتا ہے اور مضارع پر داخل ہو کر تقلیل کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: قَدْ ذَهَبَ (وہ آیا ہے)، اور قَدْ یَذْهَبُ (وہ کبھی کبھی جاتا ہے)۔

(۳) کلماتِ تعجّب وحیرت

۳۹۵۔ تعجّب اور حیرت کے موقع پر کئی کلمات بولے جاتے ہیں، جن میں لفظ اَللّٰه داخل ہوتا ہے، مثلاً: اَللّٰه، یَا اَللّٰه، اَللّٰهُمَّ،

واللہِ، بِاللہ، واللہ بِاللہ، تاللہ، بِاللہ العظیم، الحمد لِلّٰہ، إن شاءَ اللہ، بِسمِ اللہِ، مَعاذَ اللہ، لا حولَ ولا قوۃَ إلّا بِاللہِ، ما شاءَ اللہُ، سُبحانَ اللہِ، سبحان ربّی، أستغفرُ اللہَ، وغیرہ۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

أملنا ببلوغ المقصود عن قریب، ولکن، وا أسفا! فان سهمنا وقع دون الغرض۔ حالما علم العرب بقدومنا۔ أسرعوا للقائنا فرحین، وهم یصرخون بأعلی أصواتهم: "یا أهلا بالضیف! یا أهلا بالضیف"! فقلت لهم: "إننی نزیلکم، أیها العرب"! فقالوا: "یا أهلا بکم! یا أهلا بکم!" أواه قد اقترب أجلی۔ یا للعجب! کیف قدر هذا الاسیر أن یفر من أمام خیمة الامیر۔ صرخت بأعلی صوتی قائلا "ویلاه! ما هذا المصاب"۔ سبحان العلی الجبار الذی فرقنا فی البوادی والقفار! قالت "آه ما حیلتی!" ویلاه ما العسل! لم ادعه یتمم کلامه وقلت "لا حول ولا قوة الا بالله العظیم!" تبا لها! من لیلة لم أذق فیها الکری دقیقة واحدة۔ یا لیتنی! مت لما کنت عائما فی البحر۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

اے عرب کے شریفو! یہاں آؤ اور اس بہادر آدمی کے ساتھ ساتھ جاؤ۔ آؤ! ہم سب باغ میں سیر کریں۔ یا الٰہی! یہ کیا موقع ہے کہ اس

جہاز میں مجھے اس شخص سے سابقہ پڑا ہے!۔آہ! مجھ پر یہ کیا کیا آفتیں آرہی ہیں۔ خبردار! تم مجھے اس طرح نہ دھمکاؤ۔ اے کاش! میں بھی اوروں کے ساتھ ہی قتل ہو جاتا! شکر ہے اُس اللہ کا جس نے مجھے ان آفتوں سے بچایا۔ ہم وہاں پہنچے، تو اُنھوں نے خوش آمدید کہا۔ ہائے افسوس! کیسی اچھی چیز میرے ہاتھ سے جاتی رہی۔ خدا کی پناہ ہے! یہاں کیسی کچھ گرمی ہے۔ اہا ہا ہا! کیسا خوش نُما منظر ہے۔ واہ واہ! اس باغ کی بہار آنکھوں کو کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ اے عورتو! جب تک تم تعلیم حاصل نہ کروگی، ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوگی۔ ہائے سلیم! کیسا اچّھا لڑکا تھا! موت نے اُسے اتنی جلدی ہم سے الگ کر دیا۔ خبردار! وہاں نہ جانا، ورنہ سوائے مصیبت کے اور کچھ نہ پاؤ گے۔

سبق ۴۳۔ چند افعال

(۱) افعالِ مَدح وذَمّ

۳۹۶۔ مَدح، یعنی تعریف وتوصیف، اور ذَمّ، یعنی بُرائی اور ہجو، کے لئے عربی میں عموماً چار افعال استعمال ہوتے ہیں: نِعْمَ، حَبَّذَا، بِئْسَ اور سَاءَ۔

ان میں سے پہلے دو، مَدح کے لئے آتے ہیں، اور دوسرے دونوں ذَمّ کے لئے۔

۳۹۷۔ نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کے فاعل پر یا تو ال تعریفی ہوتا ہے، یا کوئی ایسا اسم ہوتا ہے جو کسی معرف باللام اسم کی طرف

مضاف ہو، اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع حالت میں ہوتا ہے۔ یہی آخری اسم اُس مدح یا ذمّ کا مقصود ہوتا ہے، جیسے: نِعمَ الرجلُ زیدٌ۔ نِعمَ غلامُ زیدٍ۔ نعمَ غلامُ الرجلِ زیدٌ۔ اسی پر بِئسَ اور ساءَ کے استعمال کو بھی قیاس کر لینا چاہیے۔

۳۹۸۔ کبھی نِعْمَ کے بعد، مَا لگا کر نِعِمّا (= نِعْمَ مَا) بنا لیتے ہیں۔ یہ ما، نِعْمَ کا فاعل ہوتا ہے، اور اس کے بعد اسم مقصود بالمدح آتا ہے، جیسے: فَنِعِمّا هُوَ۔

۳۹۹۔ حَبَّذَا، حقیقت میں حَبَّ اور ذَا (اسم اشارہ) سے مرکّب ہے۔ یہ ذَا، فعل حَبَّ کا فاعل ہوتا ہے، اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے، جیسے: حَبَّذَا، نَفَحاتُ نَجْدٍ!

فائدہ:۔ جملے کی ترکیب میں مخصوص بالمدح، یا مخصوص بالذم، مبتدا متوخّر ہوتا ہے اور فعل، خبر مقدم، جیسے: نِعْمَ الرجلُ زیدٌ!

(۲) افعال قلوب

۴۰۰۔ افعال قلوب وہ ہیں، جن کو صرف دل، یعنی ذہن اور خیال سے تعلق ہوتا ہے۔ یہ تعداد میں سات ہیں: (ا) شک کے اظہار کے لئے حَسِبَ، ظَنَّ، خَالَ۔ (ب) شک اور یقین دونوں کے لئے، مشترکہ طور پر، زَعَمَ اور (ج) یقین کے لئے عَلِمَ، رَأَیٰ اور وَجَدَ۔

۴۰۱۔ مبتدا اور خبر، دونوں، ان افعال کے مفعول ہو سکتے ہیں، اور اسی سبب سے ان کے مبتدا اور خبر منصوب ہوتے ہیں، جیسے حسبتُهُ عالمًا، ظننتُ زیدًا کاملًا فی العلمِ، وجدتُ هذا الرجلَ

سارقًا، رحمتُ اللهَ غفورًا، خلتُ بكرًا أمينًا۔

۴۰۲۔ افعال قلوب کے دونوں مفعولوں کا جملے میں مذکور ہونا ضروری ہے، کیونکہ دونوں مل کر ایک مفعول بہٖ کے برابر ہوتے ہیں۔

فائدہ۔ اگر ظَنَّ، عَلِمَ، رَأیٰ اور وَجَدَ بالترتیب اِتَّهَمَ، عَرَفَ، أبْصَرَ اور أصَابَ کے معنی میں آئیں، تو یہ افعال قلوب نہ ہوں گے اور اُن کے صِرف ایک مفعول پر نصب آئے گا۔ جیسے: عَلِمتُ زَیدًا۔

۴۰۳۔ مندرجۂ ذیل حالتوں میں ان افعال کا عمل زائل ہوجاتا ہے:

(ا) اگر یہ مبتدا اور خبر کے درمیان میں، یا دونوں کے بعد، واقع ہوں، جیسے: بکرٌ ظننتُ نائمٌ یا بکرٌ نائمٌ ظننتُ۔

(ب) استفہام سے پہلے واقع ہوں، جیسے: علمتُ أزیدٌ عندكَ أم بكرٌ

(ج) اگر نفی سے پہلے آئیں، جیسے: ظننتُ ما زُهیرٌ فی الدّارِ۔

(د) اگر لامِ ابتداء سے پہلے ہوں، جیسے: حسبتُ لَبکرٌ ذاهبٌ۔

(۳) افعالِ تصییر

۴۰۴۔ افعالِ تصییر وہ ہیں، جن سے کسی شے، یا امر کا ایک حالت سے بدل کر دوسری حالت میں پہنچ جانا ظاہر ہو۔ یہ پانچ افعال ہیں: صَيَّرَ، اِتَّخَذَ، جَعَلَ، خَلَقَ اور تَرَكَ۔

۴۰۵۔ یہ دو اسموں پر داخل ہوکر دونوں کو نصب دیتے ہیں، جیسے: صَيَّرَ الطِّينَ خزفًا، اِتَّخَذَ اللهُ إبراهيمَ خَلِيلًا، جَعَلَ الأرضَ فِراشًا، خَلَقَ اللهُ الإنسانَ جَزُوعًا، تَرَكتُ زَيدًا عطشانَ۔

سبق ۴۴ - چند اسماء

(۱) اسماء الافعال

۴۰۶ - اسماء الافعال وہ اسماء ہیں، جو فعل کے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں - یہ دو قسم کے افعال کے معنی پیدا کرتے ہیں: فعل امر اور فعل ماضی -

۴۰۷ - فعل امر کے معنوں میں یہ اسماء آتے ہیں: اٰمِیْنَ، بَلْهَ، حَيَّهَلَ، دُوْنَكَ، رُوَيْدَ، صَهْ، عَلَيْكَ، مَهْ، هَا اور هَلُمَّ[1]-
یہ اسماء اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں -

فعل ماضی کے معنوں میں یہ اسماء آتے ہیں: سَرْعَانَ، شَتَّانَ، اور هَيْهَاتَ - یہ اسماء اپنے اسم کو رفع دیتے ہیں - اور ان میں مبالغہ بھی پایا جاتا ہے -

۴۰۸ - اسماء الافعال کے قواعد اور وجوہ استعمال یہ ہیں:

(۱) اٰمِیْنَ کے معنی "قبول کر، مان لے" کے ہوتے ہیں، اور یہ عموماً دعا کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: اٰمِیْن یَا رَبِّیْ -

(۲) بَلْهَ = دَعْ (چھوڑ دے)، جیسے: بَلْهَ بَكْرًا (بکر کو چھوڑ دے) بَلْهَ التَّفَكُّرُ (فکر کرنا چھوڑ دے) -

(۳) حَيَّهَلَ اصل میں حَيَّ اور هَلْ سے مرکب ہے، اور اِئْتِ (تو آ) کے معنی دیتا ہے - کبھی محض حَيَّ (اور جمع کے لئے حَيُّوْا) اس معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: حَيُّوْا یَا اَيُّهَا السُّكَارٰى! اسی طرح عَلٰى کے ساتھ مل کر بھی آتا ہے، جیسے: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ! اسی معنی میں کہتے ہیں حَيَّهَلَ الصَّلٰوةَ!

---

[1] ان کے علاوہ چند دیگر اسماء الافعال بھی ہیں مثلاً: تَعَالَ (آ)، اِلَيْكَ عَنِّيْ (دور ہو)، فَقَطْ (بس کر) اور فَعَالِ کے وزن پر حَذَارِ (بچ) اور نَزَالِ (اتر) وغیرہ ۱۲-

حَيَّهَلَ کی اور صورتیں یہ ہیں: حَيَّهَلْ، حَيَّهَلَ، حَيْهَلْ، حَيْهَلْ
اور حَيَّهَلاَ۔

(۴) دُوْنَكَ، نہ صِرف واحد مذکر حاضر کی ضمیر لَكَ کے، بلکہ حاضر کے اور تمام ضمائر کے ساتھ بھی آتا ہے: دُوْنَكَ، دُوْنَكُمَا، دُوْنَكُمْ، دُوْنَكِ، دُوْنَكُنَّ، اور اس کے معنی خُذْ (تُو لے، پکڑ) کے ہوتے ہیں، جیسے: دُوْنَكَ زَيْدًا (زید کو پکڑ لے)

(۵) رُوَيْدَ (= أَمْهِلْ: چھوڑ دے، مہلت دے) کلام کے شروع میں آتا ہے، جیسے: رُوَيْدَ حَارِثًا (حارث کو چھوڑ دے یا مُہلت دے)۔

اس اسم کا استعمال چار طرح پر ہوتا ہے: (ا) أَفْعِلْ کے معنی میں لَكَ کے ساتھ، جیسے: رُوَيْدَكَ حَارِثًا (حارث کو چھوڑ دے)۔ (ب) یہ اسم صفت کے طور پر واقع ہو، جیسے: سَارُوْا سَيْرًا رُوَيْدًا (وہ آہستہ آہستہ یا رُک رُک کر چلے)، (ج) یہ اسم حال واقع ہو، جیسے: سِرْنَا رُوَيْدًا (ہم سب آہستہ چال چلے)، اور (د) یہ اسم مصدر بہ اضافت ہو، جیسے: رُوَيْدَ بَكْرٍ (بکر کو مُہلت دے)

(۶) صَهْ اور صَهٍ (تنوین کے ساتھ) أُسْكُتْ (چُپ رہ) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۷) عَلَيْكَ سے بھی (دُوْنَكَ کی طرح) امر حاضر کے تمام صیغے آتے ہیں، اور اس کا مفہوم أَلْزِمْ (اپنے اوپر لازم کر لے) ہوتا ہے۔

کبھی اس کے بعد آنے والے اسم پر بِ بھی لگا دیتے ہیں، جیسے: عَلَيْكَ بِحُبِّ الْكِرَامِ (اپنے اوپر بزرگوں کی محبّت کو لازم کر لے)۔ سی طرح عَلَيَّ بِهٖ (اُسے میرے پاس لاؤ) کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

(۸) مَهْ ٹھیرنے، رُک جانے، یا باز رہنے کے معنوں میں اُکْفُفْ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔

(۹) ھَا بھی دُوْنَكَ کی طرح، خُذْ (لے، پکڑ) کے معنی میں آتا ہے، جیسے: ھا زیدًا (زید کو پکڑ لے)۔ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں: ھا، ھاءِ اور ھاءَ۔ اس سے واحد، مثنیٰ اور جمع کے صیغے بھی آتے ہیں اور گردان یوں ہوتی ہے:

ھاءِ، ھائِیا أنتما، ھاءُوا انتم (اور ھاءُمْ) ھائیَ، ھائِیا أنتما، ھَائِینَ أَنْتُنَّ۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے: ھاأنتم أُولاءِ اور ھاءُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ! (لو میری کتاب یعنی اعمالنامہ پڑھو!)

اس کی ایک اور صورت ھَاتِ ہے، جس میں تِ کو ہمزہ کا قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ اس سے ھاتِ، ھاتِیا اور ھاتُوا کے صیغے آتے ہیں، جیسے: ھاتوا برھانکم۔ (اپنی دلیل لاؤ)

اس کی گردان کی ایک اور صورت یوں بھی بیان کی جاتی ہے:

جمع	مثنیٰ	واحد	
ھاکُم، ھاءُم	ھاءُما، ھاکُما	ھاءَ، ھاكَ، ھاءَكَ	مذکّر
ھاکُنّ، ھاءُنّ	ھاءُما، ھاءُکما	ھاءِ، ھاكِ، ھاءِكِ	مؤنّث

ھا کے ذیل میں ھَیْتَ بھی آتا ہے۔ یہ لَ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کے معنی "جلدی کر" کے ہوتے ہیں، جیسے: ھَیْتَ لَكَ۔ (ہاں آجا)

(۱۰) ھَلُمَّ، بہ معنی اُتِ اور إِیْتِ آتا ہے، اور اس کی گردان

یوں کی جاتی ہے[1]:

هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوا، هَلُمِّی، هَلُمَّا، هَلْمُمْنَ۔

اور جب اس پر نون ثقیلہ کا اضافہ کرتے ہیں، تو گردان کی یہ صورت ہوتی ہے:

هَلُمَّنَّ، هَلُمَّانِّ، هَلُمُّنَّ، هَلُمِّنَّ، هَلُمَّانِّ، هَلْمُمْنَانِّ۔

کبھی اس کے صلے پر لام بھی آتا ہے، جیسے: هَلُمَّ لكَ (تو آ) هلمّا لکما (تم دونوں آؤ)

هَلُمَّ کے معنی هَاتِ کے بھی ہوتے ہیں، اور جب اس کے بعد عَنْ آتا ہے تو اس کا مفہوم اَبْعِدْ (دُور ہو، ہٹ جا) ہو جاتا ہے۔

(۱۱) سَرْعَانَ کے معنی "اُس نے جلدی کی" کے ہیں، جیسے: سرعانَ زیدٌ (زید نے جلدی کی)، سرعانَ ذا خروجاً (اُس نے باہر نکلنے میں جلدی کی)

(۱۲) شَتَّانَ کے معنی اِفْتَرَقَ (وہ دُور ہوا، جُدا ہوا) کے ہیں۔ یہ دو چیزوں میں فرق ظاہر کرنے کے لئے مستعمل ہے، جیسے: شتّانَ زیدٌ و بکرٌ (زید اور بکر جدا ہو گئے)، شتّانَ ما بینهما (ان دونوں میں کتنا فرق ہے!)

۱۳۔ هَيْهَاتَ (= بَعُدَ، دُور ہوا) عموماً افسوس اور نارضامندی کے معنی میں تنبیہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ بعض اوقات تاکید کے لئے دُہرا بھی دیتے ہیں، جیسے: هیهاتَ هیهاتَ لِما توعدون!

(۲) اسماء الکنایات

۴۰۹۔ اسماء الکنایات وہ اسماء ہیں، جو کسی مُبہم اور غیر معیّن

---

[1] یہ لفظ لغتِ حجاز میں غیر متصرف ہے یعنی اس کی گردان نہیں بنتی لیکن لغت بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے ۱۲۔

امر پر دلالت کرتے ہیں۔ کَمْ، کَذَا اور کَأَیِّنْ مبہم عدد پر اور کَیْتَ، ذَیْتَ مبہم بات پر دلالت کرتے ہیں۔

(۱) کَمْ دو طرح پر آتا ہے۔ استفہام کے لئے اور خبر کے لئے۔

(ا) کَمْ استفہامیہ کے بعد جو اسم ممیز آتا ہے وہ مفرد اور منصوب ہوتا ہے، جیسے: کَمْ رجلاً عندکَ (تیرے پاس کتنے آدمی ہیں؟)

(ب) کَمْ خبریہ کے بعد کا اسم ممیز، مفرد مجرور اور جمع مجرور دونوں طرح آتا ہے، جیسے: کَمْ مالٍ جمعتُہ (میں نے بہت سا مال جمع کیا)، اور کَمْ نفوسٍ اھلکتَھا (تو نے بہت سی جانوں کو ہلاک کیا ہے)۔

کم خبریہ زیادۃ کے معنی دیتا ہے اور اُس کے مجرور مِنْ کا داخل کرنا جائز ہے، جیسے: کم من رجلٍ (رجالٍ) لقیتُہ (لقیتھم)، اور اگر کَمْ اور اس کے اسم ممیّز کے درمیان میں کوئی فعل متعدّی ہو، تو مِنْ کا داخل کرنا لازمی ہے، جیسے: کم أھلکنا من قریۃٍ۔

کبھی قرینے کی موجودگی کی وجہ سے اسم ممیّز کو محذوف کر دیا جاتا ہے، جیسے: کم مَالُکَ، جس کا مفہوم ہے کم دیناراً۔ (تیرا مال کتنے دینار ہے)

(۲) کَذَا کے بعد کا اسم بھی ممیّز ہو کر منصوب ہوتا ہے، جیسے: عندی کذا دیناراً (میرے پاس اتنے دینار ہیں)۔ بعض کے نزدیک کذا کا اسم ممیّز، مفرد مجرور اور جمع مجرور دونوں طرح آسکتا ہے کذا ثوبٍ اور کذا أثوابٍ۔

کبھی کذا کو واو عاطفہ کے ساتھ مکرر بھی لاتے ہیں، جیسے: رأیتُ رجلاً کذا وکذا۔ (میں نے اتنے آدمی دیکھے)

(۳) کَأَیِّنْ (یا کَأَیٍّ) بھی کَمْ کے معنوں میں خبر کے لئے آتا ہے،

جیسے، كأيّن لنا فضلاً عليكم ومِنَّةً ۔ اس کے اسم ممیز پر مِنْ بھی آتا ہے، جیسے: كأيّن من اٰيةٍ في السماوات والارض يمرّون عليها۔ (آسمان وزمین میں بہت سی نشانیاں ہیں جن پر یہ گذرتے ہیں)

(۴) کَیْتَ اور ذَیْتَ واو عاطفہ کے ساتھ آتے ہیں، جیسے: قال زيدٌ كيتَ وكيتَ (كيت وذيتَ) (زید نے ایسا ایسا کہا)

(۵) فُلَانٌ بھی ایک اسم کنایہ ہے، لیکن مبنی نہیں ہے، بلکہ معرب ہے، اور اس کی مؤنث فُلَانَةٌ آتی ہے۔

(۳) اسماء الاصوات

۲۱۰۔ اسماء الاصوات وہ اسماء ہیں، جن سے کسی آواز کی نقل مقصود ہوتی ہے۔ ایسے اسماء میں سے چند ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں:

غَاقِ غَاقِ۔ کوّے کی آواز کی نقل ہے۔

نَخّ نَخّ: وہ آواز ہے جس سے اونٹ کو بٹھاتے، یا سلاتے ہیں۔

اُحْ اُحْ، کھانسی کی آواز کی نقل ہے۔

اُفّ اُفّ: وہ آواز ہے، جو درد اور کرب کے وقت منہ سے نکلتی ہے۔

عَوْ عَوْ: کتّے کی آواز کی تمثیل ہے۔

بَخْ بَخْ یا بَخًّ بَخًّ: وہ آواز ہے، جو خوشی اور مسرّت کے وقت انسان کے منہ سے نکلتی ہے۔

مشق (۱)

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

كأين من قرية اهلكناها وهي ظالمة فهي خاوية على

عروشها وكأين من نبی قاتل معه ربيون كثير وكأين من دابة لا تحمل رزقها، الله يرزقها واياكم قالوا بل انتم لا مرحبا بكم انتم قدمتموه لنا فبئس القرار وساءت مستقرا ومقاما نعم اجر العاملين لقد نادينا نوح فلنعم المجيبون ألا يا حبذا نفحات نجد فلما رأته حسبته لجة ما ظننتم ان يخرجوا وظنوا انهم ما نعتهم حصونهم من الله إنّي ظننت أنّي ملاق حسابيه افعل ماذا ترى هلم شهداءكم الذين يشهدون أن الله حرم هذا كم ارسلنا من نبی فی الاولین تعسا لهم وأضل اعمالهم ويل للمصلين الذين هم يراءون ألا بعدا لعاد قوم هود لا تقل لهما اف وقل لهما قولا كريما يا ويلنا انا كنا ظالمين ويلكم لا تفتروا على الله كذبا هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا؟ قالوا إتخذ الرحمان ولدا ما قطعتم من لينة او تركتموها قائمة على اصولها فباذن الله هيهات هيهات لما توعدون۔ أمهلهم رويدا۔

مشق (۲)

عربی میں ترجمہ کرو

آؤ میرے پاس آؤ، میں تم کو سیدھا راستہ بتاؤں گا۔ افسوس ہے کہ تم نے کبھی میری نصیحتوں کا خیال نہ کیا۔ میرے سامنے سے ہٹ جاؤ۔ تم میرے پاس رہنے کے قابل نہیں ہو۔ تم ہر روز کھیلتے ہو، یہ بہت ہی برا ڈھنگ ہے۔ جہاں تم رہتے ہو وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ کیا تم یہ

سمجھتے ہو کہ بغیر محنت کئے کامیاب ہو جاؤ گے؟ اگر وہ مجھے کافر سمجھتا ہے، تو مجھے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اُس سے باتیں کرو تو تمہیں یہی خیال ہو گا کہ وہ بہت بڑا عالم ہے۔ کیا تم نے اُسے اچھا آدمی نہیں پایا؟ یہ لڑکا دیکھتے دیکھتے فاضل ہو گیا۔ اُنھوں نے اُسے ذلیل کر کے چھوڑا۔ حارث نے بکر کو کاریگر بنا دیا۔ اللہ نے بجلی کو روشن بنایا ہے۔ ٹھیرو! ہرگز آگے نہ بڑھنا۔ ہاں ہاں! اُسے بڑھاپا جلدی ہی آگیا ہے۔ سچ اور جھوٹ میں بہت بڑا فرق ہے۔ تم کو سب سے نیک سلوک کرنا چاہیے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہمیشہ کی بھلائی مانگتا ہوں، میری یہ دُعا قبول کر بہت سے آدمی ایسے ہیں کہ اُنہوں نے سمندر کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے جو تصویر دیکھی تھی وہ ایسی اور ایسی تھی۔ بہت سے مصنّف ایسے گزرے ہیں، جن کا نام آج تک باقی ہے اور باقی رہے گا۔

سبق ۴۵

اشاراتِ اعجامیّہ

۴۱۱۔ اعجام سے مُراد یہ ہے کہ ایک لکھی ہوئی عبارت کے الفاظ اور جملوں کو چند مقررہ نشانات کے ذریعے سے اس طرح نمایاں طور پر تقسیم کر دیا جائے کہ پڑھنے والے کو اُس عبارت کا مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔ یہ نشانات مختلف وضع اور شکل کے ہوتے ہیں، اور اِشاراتِ اعجامیّہ کہلاتے ہیں۔ ان سے نہ صرف یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کی آنکھ پڑھتے کے وقت آسانی سے عبارت کے مختلف اجزاء کا احساس کر لیتی ہے، بلکہ یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والا ان اشارات کی بدولت جملوں اور الفاظ کے

آپس کے تعلق کو سمجھ کر عبارت کے صحیح مفہوم اور مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔
اس کے علاوہ ان اشارات سے بجا اور صحیح طور پر یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے
کہ اگر اس عبارت کو بلند آواز سے ادا کیا جائے تو آواز کا اُتار چڑھاؤ کس طرح
پر ہوگا، اور اس طرح پڑھنے والا لکھنے والے کے خیال اور اُس کے طرزِ گفتگو
تک پہنچ سکتا ہے، اور اُس کو بخوبی یہ اندازہ ہو سکتا ہے کہ لکھنے والا اپنے
خیالات کو نُطقاً کیوں کر ادا کر رہا ہے، یا کرنا چاہتا ہے۔

۴۱۲۔ اشارات اعجامیہ مختلف قسم کے نُقطوں اور چھوٹے چھوٹے
خطوں کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔ قرآن مجید کی عبارت کے لئے اہلِ علم
نے خاص خاص اشارات مقرر کئے ہیں، اور وہ قرآن مجید ہی کے لئے
وقف ہیں۔ لیکن عام طور پر عبارات کے لئے جو اشارات مقرر ہو گئے ہیں
وہ ذیل میں دیئے جاتے ہیں:۔

(۱) **نُقطہ**۔ ایک جملے، فقرے اور عبارت کے ختم پر دیا جاتا ہے،
اور اس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ متکلم ایک بات ختم کر چکا ہے، اب دوسری
بات کہنا چاہتا ہے، یا یہ کہ وہ اپنے تمام کلام کا ایک بڑا جزو ختم کر کے
اب اُس کے دوسرے جُزو کی طرف جا رہا ہے۔ نُقطے پر آ کر پڑھنے والا
بالکل رُک جاتا ہے، اور اس کے بعد نئے سرے سے دوسری بات کے
معلوم کرنے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اس کی شکل ایک نُقطے کی سی ہے
(۰)، مثلاً: قاتل عكاشة بن محصن بن حرثان الاسدی یوم
بدر بسیفه، حتی انقطع فی یده۔ فاتی رسول الله، صلی الله
علیه وسلم، فاعطاه جذلا من حطب۔ فقال "قاتل بهذا،
یا عكاشة!" فقاتل به، حتی فتح الله تعالیٰ علی المسلمین۔

(۲) مفرزہ، جس کی شکل ایک نُقطے اور ایک چھوٹے سے معکوس داو کی ہے (؛)، یہ ظاہر کرتا ہے کہ فقرے کے دو اجزاء میں تعلق ہے، اور بات ابھی پوری نہیں ہوئی ہے۔ اس کا درجہ نُقطہ کے بعد ہے۔ پڑھنے والا یہاں بھی زیادہ رُکتا ہے، مگر نہ اتنا جتنا کہ نقطے پر۔ مثال یہ ہے: قال "لا واللہ یا رسول اللہ (صلعم)! ما شککت فی أبی ولا فی مصرعہ؛ ولکنّنی کنت اعرف من أبی رأیا و حلما و فضلا، فکنت أرجو أن یھدیہ ذالك إلی الاسلام۔ فلما رأیت ما أصابہ، وذکرت ما مات علیہ من الکفر، بعد الذی کنت أرجولہ؛ أحزننی ذلك"۔

(۳) شارحہ کا نشان، اوپر نیچے دو نُقطے بنانے سے بنتا ہے (:) اور اس سے فقرے کے دو اجزاء کے مابین، بہ نسبت مفرزہ کے، زیادہ تعلق ثابت ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے بعد آنے والے الفاظ سے اس سے ماقبل کے قول کی تشریح اور تفسیر ہوتی ہے اور بیان کی وضاحت مقصود ہوتی ہے۔ مثلاً: قال حسان بن ثابت: "عرفت دیار زینب بالکثیب۔ کخط الوحی فی الورق القشیب"۔

(۴) سَکتَہ، کی صورت ایک چھوٹے سے معکوس واو کی ہے (،) جو مفرزہ کی طرح سطر سے اُوپر، تحریر کی بالائی سطح پر، بنایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال بہت سے موقعوں پر ہوتا ہے۔ اُوپر کی مثالوں پر غور کرو۔

(۵) فارقہ، عین سطر میں ایک چھوٹے سے مستطیل خط کی صورت میں بنایا جاتا ہے (ـــ) اور اس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے بعد کا جملہ اس کے ماقبل کی توضیح، یا اس کا بیان کرتا ہے۔ کبھی اس کو معترضہ کی جگہ بھی استعمال کرتے ہیں، اور اس وقت اس سے

ایک جملۂ معترضہ کا بیان کرنا منظور ہوتا ہے۔

فارقہ، کا نشان لیسے جملے کے شروع اور آخر میں دونوں طرف بنایا جاتا ہے، سوائے ایسی حالت میں جب کہ اُس جملے کے بعد فقرہ ہی ختم ہوجائے، مثلاً: فرکب هو ورجل من اصحابه۔ وهو ابوبکر الصدیق (رضی الله عنه) ـ حتی وقف علی شیخ من العرب۔

(۶) مُعْتَرِضَه، کی شکل دو قوسوں کی سی ہوتی ہے جو سطر پر عمود دار کھڑی ہوتی ہیں ( )۔ ان قوسوں کے درمیان جو الفاظ یا جملے ہوتے ہیں وہ گو باقی جملے سے براہِ راست متعلق نہیں ہوتے، مگر لکھنے والا اُن کو اس غرض سے معرضِ بیان میں لاتا ہے کہ اُن سے اُس کے مقصود کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہ الفاظ اور جملے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر اُن کو پڑھتے وقت ترک کر دیا جائے، تو اُس سے عبارت کے مفہوم میں کوئی خلل نہیں واقع ہوتا۔ کبھی اس کی جگہ محض فارقہ سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ معترضہ کی مثال یہ ہے:

کنت (وأنا فتی السن) اشدّ رحلی لکل عمایة وأرکض طرفی إلی کل غوایة۔ اس کی ایک اور مثال اُوپر فارقہ میں بھی موجود ہے۔

(۷) تَفْرِیْقِیَّه عمودی وضع میں زاویۂ قائمہ کے ساتھ، نصف مستطیل کی شکل میں بناتے ہیں [ ]۔ اس سے بھی معترضہ کا کام لیا جاتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ معترضہ کے اندر کے الفاظ کو جملے یا فقرے کے اور الفاظ سے زیادہ تعلق ہوتا ہے، اور تفریقیہ میں یہ علاقہ اور بھی کم ہوتا ہے، مثلاً: قال" وبما ذا أحزانی أعمد من رجل قتلتموه [قال ابن هشام، یقال أعار علی قوم قتلتموه] أخبرنی لمن الدائرة الیوم"

(۸) مُمَیّزہ، چھوٹے چھوٹے واو کی شکل میں ہوتا ہے، جو سطر کے اُوپر بنائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک عبارت، یا جملے، یا لفظ کے شروع میں ہوتا ہے، اور وہ سیدھے واو ہوتے ہیں، اور دو آخر میں آتے ہیں اور معکوس ہوتے ہیں (" ")۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ جو لفظ، یا الفاظ اُن کے درمیان میں محصور ہیں وہ یا تو کسی قائل کے الفاظ ہیں، (مثلاً: کسی کی تقریر کی نقل کرنے میں، یا کسی مصنّف یا شاعر وغیرہ کے قول کے نقل میں)، یا یہ کہ وہ الفاظ، یا جُملے، کسی حیثیت سے اہم اور ضروری ہیں اور لکھنے والا قاری کی توجّہ کا اُن کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے، مثلاً: فقال " إنّي غير غافل عن شئٍ " فقال أبو جهل " إنتفخ، والله، سحره! " فلما بلغ عتبة قول أبي جهل، قال " سيعلم من انتفخ سحره، أنا أم هو "

(۹) إستفهاميّه، کی شکل ایک آنکڑے کی سی ہوتی ہے (؟) اور اسے استفہامی جملوں کے بعد، یا معترضہ کے درمیان میں، رکھ کر کسی امر کے مشکوک اور غیر متیقّن ہونے کا اظہار کرنے کی غرض سے بنایا جاتا ہے۔ مثالیں: أأنتم أعلم أم الله؟ أما رضيتم أن يتنبّأ رجالكم حتى تتنبّأ نساءكم؟ هل انتم منتهونَ ؟ فمَرّ رسول الله، صلى الله عليه وسلم، بسوّاد بن غزيّة وهو مستنتل (او مستنصل؟) من الصفِ۔

(۱۰) ندائيّه، جس کی شکل (!) ہے، ایسے جملوں کے آخر میں بنایا جاتا ہے، جن میں ندا، تعجّب، حیرت، کمال، افسوس یا نُدبہ کا اظہار ہوتا ہے، جیسے: فوقف بالابطح وصرخ بأعلى صوته " ألا انفروا يا أل غدر لمصارعكم! يا ويلنا، انا كنّا خاطئين! يا أهل القليب!

بئس عشیرۃ النبی کنتم لنبیکم۔

(۱۱) نقاطِ انصرافیہ سطر پر تین چار اور زیادہ نقطے قریب قریب لگا دینے سے بنتا ہے (......) اور اس سے مُراد یہ ہوتی ہے کہ اس مقام پر کچھ عبارت حذف ہے، یا کسی مصلحت سے حذف کی گئی ہے، یا یہ کہ متکلّم بولتے بولتے خاموش ہو گیا ہے۔ اسے کسی مشہور و معروف قول، یا شعر، یا جملے کے اقتباس کے وقت بھی استعمال کرتے ہیں: چند ابتدائی الفاظ لکھ کر نقاطِ انصرافیہ بنا کر چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہ فرض کر لیا جاتا ہے کہ قاری باقی الفاظ کو خود ہی مہیّا کر لے گا، جیسے: اِذا جاء نصر اللہ .... ومثال قول اِمری القیس " قفا نبك ...." فاغرورقت عیناہ وقال ان کنتُ قد تجاوزت جدّی ...."۔

تمّ الکتاب

والحمد للہ رب العٰلمین

نوشتۂ محمد یامین دہلوی مرصّع رقم

عوامل النحو کا بیان

نحو میں سو عامل ہیں۔ ان میں سے بعض حرف ہیں، بعض فعل اور بعض اسم
ان سب کو طلباء کی آسانی کی خاطر اس طرح نظم کیا گیا ہے:-

عامل اندر نحو صد باشد چنین فرمودہ اند — شیخ عبد القاہر جرجانی بیرحمہ
معنوی از وے دو باشد جملہ دیگر لفظی اند — باز لفظی ہست سماعی و قیاسی اے فنا
زاں نود یک داں سماعی ہفت دیگر قیاس — آں سماعی سیزدہ نوعست بے روئے ریا

النوع الاوّل

نوع اول ہفدہ حرف جر بود میدان یقین — کاندریں یک بیت آمد جملہ بچون و چرا
با و تا و کاف و لام و واو و منذ و مذ خلا — رُبّ حاشا من عدا فی عن علیٰ حتّیٰ الیٰ

النوع الثانی والثالث

اِنّ بااَنّ کاَنّ لیتَ لکنّ لعلّ — ناصب اسمند و رافع در خبر ضد ما و لا

النوع الرابع

واو یا و ہمزہ و الّا ایا و اے ہیا — ناصب اسمند پس این ہفت حرف ای مقتدا

النوع الخامس

اَنْ و لَنْ پس کَیْ اِذَنْ این چار حرف معتبر — نصب مستقبل کنند این جملہ ام فتنا

النوع السادس

اِنْ و لَمْ لَمّا و لام امر و لائے نہی نیز — پنج حرف جازم فعلند بے ریب و غا

النوع السابع

مَنْ و مَا مَہما و اَیّ حیثما اِذما متیٰ — اَینما اَنّیٰ نُہ اسم جازم آمد فعل را

النوع الثامن

ناصب اسم منکر نوع ہشتم چار اسم — ہست چوں تمیز باشد آن منکر ہر کجا
اولین لفظ عشر باشد مرکب با احد — ہمچنین تا تسعۃ تسعین بشمر ای حکم را
باز ثانی کم چو استفہام باشد اے خدا — ثالث ایشاں کاین رابع ایشاں کذا

النوع التاسع

نُہ بود اسمائے افعال کز آں شش ناصبند — دونک بلہ علیک حیہل باشد ہا
پس رُوَید ابا ز رافع ہم راہیہات دان — باز شتّان ست و سرعان باد گیر این ہیہا

النوع العاشر

نوع عاشر سیزدہ فعلند کالیشاں ناقصند — رافع اسمند و ناصب بر خبر چوں ما و لا
کانَ صارَ اَصبحَ اَمسیٰ و اَضحیٰ ظلّ بات — ما فتئ ما دام ما انفکّ لیس باشد از قفا
ما برح ما زال افعالے کزینہا مشتقند — ہر کجا بینی ہمین حکم ست در جملہ روا

النوع الحادی عشر

دیگر افعال مقاربہ در عمل چوں ناقصند — ہست آں کاد و کرب با اوشک و دیگر عسیٰ

النوع الثانی عشر

دیگر افعال یقین و شک بود کاں بر دو اسم — چون در آید ہر یکے منصوب سازد ہر دو را
خلتُ باشد با علمتُ پس حسبتُ با زعمتُ — پس ظننتُ با رأیتُ پس وجدتُ بے خطا

النوع الثالث عشر

رافع اسمائے جنس افعال مدح و ذم بود — چار باشد نعم بئس ساء آنگہ حبّذا

عواملِ قیاسیّہ

بعد ازاں ہفت قیاسی اسم فاعل مصدرست — اسم مفعول و مضاف و فعل باشد مطلقا
پس صفت باشد کہ آن مانند اسم فاعلست — ہفتم اسم تام باشد ناصب تمیز را

عواملِ معنویّہ

عاملِ فعلِ مضارع معنوی باشد بداں !
ہمچنیں معنے بود عامل یقین در مبتدا

ضمیمہ

(صرفی و نحوی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات)

(Index of Grammatical Terms)

1. Etymology. — ۱ - علم الصرف
2. Syntax. — ۲ - علم النحو
3. Alphabets. — ۳ - حروف ہجاء
4. Consonants. — ۴ - حروف صحیحہ
5. Vowels. — ۵ - حروف علت
6. Definite Articles. — ۶ - حروف تعریف
7. Indefinite Articles. — ۷ - حروف تنکیر
8. Pronunciation. — ۸ - تلفظ
9. Accent, the Vowel points. — ۹ - حرکات
10. Case Signs. — ۱۰ - اعراب
11. Nunnation. — ۱۱ - تنوین
12. Word. — ۱۲ - لفظ
13. Part of Speech. — ۱۳ - کلمہ
14. Noun. — ۱۴ - اسم
15. Inflexible Noun. — ۱۵ - اسم جامد
16. Noun Indefinite. — ۱۶ - اسم مصدر
17. Gerund or Participle. — ۱۷ - اسم حالیہ
18. Derivative Noun. — ۱۸ - اسم مشتق
19. Proper Noun. — ۱۹ - اسم معرفہ
20. Common Noun. — ۲۰ - اسم نکرہ
21. Proper Name. — ۲۱ - اسم علم
22. Agnomen. — ۲۲ - عرف
23. Epithet. — ۲۳ - کنیت
24. Title — ۲۴ - خطاب
25. Appellation. — ۲۵ - لقب
26. Poetic Name. — ۲۶ - تخلص
27. Noun with Definite Article. — ۲۷ - اسم معرف باللام
28. Pronoun. — ۲۸ - اسم ضمیر
29. Demonstrative Pronoun. — ۲۹ - اسم اشارہ
30. Relative Pronoun. — ۳۰ - اسم موصول
31. Adjective. — ۳۱ - اسم صفت (نعت)
32. Noun Qualified. — ۳۲ - اسم موصوف (منعوت)
33. Noun in Apposition. — ۳۳ - اسم بدل
34. Concrete or Substantive Noun. — ۳۴ - اسم ذات (عین)
35. Abstract Noun. — ۳۵ - اسم معنی
36. Material Noun — ۳۶ - اسم مادہ
37. Numerical Noun. — ۳۷ - اسم عدد
38. Collective Noun. — ۳۸ - اسم جمع
39. Noun of Multitude. — ۳۹ - اسم کثرت

40. Generic Noun, (Genus). ۴۰ - اسم جنس

41. Noun of Instrument ۴۱ - اسم آله

42. Diminutive Noun. ۴۲ - اسم تصغیر

43. Adverb or Noun of Place or Time. ۴۳ - اسم ظرف (زمان ومکان)

44. Active Participle Noun or Present Participle. ۴۴ - اسم فاعل

45. Passive Participle Noun or Past Participle. ۴۵ - اسم مفعول

46. Personal Pronoun. ۴۶ - ضمیر شخصی

47. Relative Pronoun. ۴۷ - ضمیر موصول

48. Demonstrative Pronoun. ۴۸ - ضمیر اشاره

49. Suffixed Pronoun. ۴۹ - ضمیر متصل

50. Prefixed Pronoun. ۵۰ - ضمیر منفصل

51. Reflexive Personal Pronoun. ۵۱ - ضمیر معکوس (راجع الی فاعل)

52. Possessive or Objective Pronoun. ۵۲ - ضمیر مجرور

53. Elliptical Pronoun. ۵۳ - ضمیر مستتر

54. Interrogative Pronoun. ۵۴ - ضمیر استفهام

55. Descriptive Adjective. ۵۵ - صفت مشبه

56. Positive Adjective. ۵۶ - صفت اصلی

57. Attributive Adjective. ۵۷ - صفت حقیقی

58. Predicative Adjective. ۵۸ - صفت سببی

59. Demonstrative Adjective. ۵۹ - صفت اشاری

60. Multiplicative Adjective. ۶۰ - صفت مرة

61. Numeral Adejective. ۶۱ - صفت عددی

62. Qualificative Adjective. ۶۲ - صفت وصفی

63. Definite Adjective. ۶۳ - صفت تخصیص

64. Indefinite Adjective. ۶۴ - صفت تعمیم

65. Relative or Proper Adjective. ۶۵ - اسم نسبت

66. Cardinals. ۶۶ - اعداد اصلی (یا ذاتی)

67. Ordinals. ۶۷ - اعداد وصفی (یا ترتیبی)

68. Fractions. ۶۸ - اعداد کسری

69. Multiplicatives. ۶۹ - اعداد ضعفی

70. Concrete Number. ۷۰ - عدد ممیز (اسم)

71. Abstract Number. ۷۱ - عدد مبهم

72. Composite Numbers. ۷۲ - اعداد مرکبه

73. Compound Numbers. ۷۳ - اعداد منتسبه
74. Indefinite Numeral Adjectives. ۷۴ - کنایات العدد
75. Number. ۷۵ - وحدت و جمع (عدد)
76. Singular. ۷۶ - واحد (مفرد)
77. Dual. ۷۷ - تثنیه (مثنیٰ)
78. Plural. ۷۸ - جمع
79. Sound Plural. ۷۹ - جمع سالم
80. Broken Plural. ۸۰ - جمع مکسر
81. Plural of Paucity. ۸۱ - جمع قلت
82. Plural of Multitude. ۸۲ - جمع کثرت
83. The Final Plural. ۸۳ - منتهی الجموع
84. Gender. ۸۴ - تذکیر و تانیث (جنس)
85. Masculine. ۸۵ - مذکر
86. Faminine. ۸۶ - مؤنث
87. Irregular Faminine. ۸۷ - مؤنث سماعی
88. Regular Famine. ۸۸ - مؤنث قیاسی
89. Common Gender. ۸۹ - جنس مشترک
90. Neuter Gender. ۹۰ - اسم لاجنس
91. Rational. ۹۱ - عاقل
92. Irrational. ۹۲ - غیر عاقل
93. Compari- ۹۳ - موازنه و تفضیل
94. Comparative Degree. ۹۴ - صفة التفضیل
95. Superlative Degree. ۹۵ - افعل التفضیل
96. Exaggerative Adjective. ۹۶ - اسم مبالغه
97. Case. ۹۷ - حالت
98. Nominative Case. ۹۸ - حالت رفعی (فاعلی)
99. Accusative or Objective Case. ۹۹ - حالت نصبی (مفعولی)
100. Oblique or Genitive Case. ۱۰۰ - حالت جری
101. Possessive Case. ۱۰۱ - حالت اضافی
102. Annexation. ۱۰۲ - اضافت
103. Adjunct. ۱۰۳ - مضاف
104. Possessor (that to which Annexed). ۱۰۴ - مضاف الیه
105. Subject. ۱۰۵ - مبتدا
106. Predicate. ۱۰۶ - خبر
107. Verb. ۱۰۷ - فعل
108. Primitive Verb. ۱۰۸ - فعل مجرد
109. Derived Verb. ۱۰۹ - فعل مزیدفیه
110. Triliteral. ۱۱۰ - ثلاثی
111. Quadriliteral. ۱۱۱ - رباعی
112. Pentaliteral. ۱۱۲ - خماسی
113. Intransitive Verb. ۱۱۳ - فعل لازم
114. Transitive Verb. ۱۱۴ - فعل متعدی
115. Defective or Factitive Verb. ۱۱۵ - فعل ناقص
116. Irregular or Anomalous Verb. ۱۱۶ - فعل شاذ

117. Regular Verb. — ١١٧ - فعل قیاسی
118. Active Verb. — ١١٨ - فعل معروف (یا معلوم)
119. Passive Verb. — ١١٩ - فعل مجہول
120. Finite Verb. — ١٢٠ - فعل مسندالی فاعل
121. Mood, Form or Voice. — ١٢١ - صیغہ
122. Active Voice. — ١٢٢ - صیغۂ معروف
123. Passive Voice. — ١٢٣ - صیغۂ مجہول
124. Infinitive Mood. — ١٢٤ - صیغۂ مصدر
125. Imperative Mood. — ١٢٥ - صیغۂ امر
126. Jussive Mood. — ١٢٦ - صیغۂ امر تاکید
127. Subjunctive Mood. — ١٢٧ - صیغۂ شرطیہ یا احتمالیہ
128. Indicative Mood. — ١٢٨ - صیغۂ بیانیہ یا دلیلیہ
129. Forms or Measures. — ١٢٩ - ابواب
130. Conjugation or Inflection. — ١٣٠ - گردان (تصریف)
131. Past Tense. — ١٣١ - فعل ماضی
132. Present Tense. — ١٣٢ - فعل حال
133. Future Tense. — ١٣٣ - فعل مستقبل
134. Aorist Tense. — ١٣٤ - فعل مضارع
135. Energetic Aorist. — ١٣٥ - مضارع مؤکد
136. Subjunc- — ١٣٦ - مضارع منصوب
137. Apocopated Aorist. — ١٣٧ - مضارع مجزوم
138. First Person. — ١٣٨ - متکلم
139. Second Person. — ١٣٩ - مخاطب
140. Third Person. — ١٤٠ - غائب
141. Imperative. — ١٤١ - فعل امر
142. Prohibitive Imperative. — ١٤٢ - فعل نہی
143. Auxiliary Verb. — ١٤٣ - فعل مساعد (امدادی)
144. Adverb. — ١٤٤ - متعلق فعل
145. Subject, Nominative or Agent. — ١٤٥ - فاعل
146. Subject to the Passive Verb. — ١٤٦ - نائب الفاعل
147. Object. — ١٤٧ - مفعول بہ
148. Cognate Object. — ١٤٨ - مفعول مطلق
149. Particle of Time or Place. — ١٤٩ - مفعول فیہ (ظرف)
150. Gerundial or Qualifying Infinitive. — ١٥٠ - مفعول لہ (لاجلہ)
151. Noun with Subject or Object. — ١٥١ - مفعول معہ
152. Gerund or Participle. — ١٥٢ - حال
153. Subject or Object to Gerund and Participle. — ١٥٣ - ذوالحال
154. Ellipsis of the Verb. — ١٥٤ - حذف فعل
155. Reflexive use of Verb. — ١٥٥ - تاکید (یا توکید)

157. Indeclinable. ۱ - مبنی، ممنوع من الصرف (غیر منصرف)

158. Compounds or Constructions. ۱ - مرکبات

159. Adjectival Construction. ۱ - مرکب توصیفی

160. Possessive Construction. - مرکب اضافی

161. Phrase. - مرکب ناقص

162. Sentence. - مرکب تام (جملہ)

163. Noun clause or Nominal Sentence. - جملہ اسمیہ

164. Verbal Sentance. - جملہ فعلیہ

165. Assertive Sentence. - جملہ بیانیہ

166. Affirmative Sentence. - جملہ مثبتہ

167. Negative Sentence. - جملہ نافیہ

168. Interrogative Sentence. - جملہ استفہامیہ

169. Optative Sentence. - جملہ دعائیہ یا تمنائی

170. Parenthesis. - جملہ معترضہ

171. Principal Clause. - جزا

172. Dependent Clause. - شرط

173. Simple Sentence. - جملہ مفردہ

174. Compound - جملہ عاطفہ

175. Complex Sentence. ۱۷۵ - جملہ مرکبہ

176. Transformation of Sentence. ۱۷۶ - تحویل جملہ

177. Subordinates. ۱۷۷ - توابع

178. Particle. ۱۷۸ - حرف

179. Conjunctions. ۱۷۹ - حروف عطف

180. Alternative Conjunction. ۱۸۰ - عطف متبادل

181. Adversative Conjunction. ۱۸۱ - عطف معاکس (یا مخالف)

182. Illative Conjunction. ۱۸۲ - عطف نتاجی

183. Exception. ۱۸۳ - استثناء

184. Prepositions. ۱۸۴ - حروف جارہ

185. Subordinate (conditional) Conjunctions. ۱۸۵ - حروف شرط

186. Introductory Conjunctions. ۱۸۶ - حروف مصدریہ

187. Explanatory Conjunctions. ۱۸۷ - حروف تفسیر

188. Interjections. ۱۸۸ - حروف ندا

189. Restrainative Interjections. ۱۸۹ - حروف ردع

190. Lamentative or Elegiac Interjections. ۱۹۰ - حروف ندبہ

191. Attentional Interjections. ۱۹۱ - حروف تنبیہ

192. Affiirmative ۱۹۲ - حروف ایجاب

193. Denying Adverbs. ـ حروف نفی

194. Exhortive Adverbs. ـ حروف تحضیض

195. Interrogative Adverbs. ـ حروف استفہام

196. Introductory Adverbs. ـ حروف زیادۃ

197. Expectative Adverbs. ـ حروف توقع

198. Exclamatory Phrases. ـ کلمات تعجب

199. Verbal Particles. ـ حروف مشبہ بالفعل

200. Active Particles. ـ حروف عاملہ

201. Passive Particles. ـ حروف غیر عاملہ

202. Verbal Interjections. ـ اسماء الافعال

203. Indefinite Quantitative, Numeral & Demonstrative Adjectives. ـ اسماء الکنایات

204. Eulogical & Dispraising Adverbs. ـ افعال مدح وذم

205. Factitive Verbs. ـ افعال تصییر

206. Factitive Verbs. ـ افعال قلوب

207. Optative Verbs. ـ افعال دعائیہ

208. Synthesis or Construction. ـ ترکیب

209. Analysis. ۲۰۹ - ترکیب نحوی

210. Parsing. ۲۱۰ - تحلیل صرفی

211. Metathesis. ۲۱۱ - تحریف الکلمہ

212. Ellipsis. ۲۱۲ - اضمار

213. Elision. ۲۱۳ - ترخیم

214. Derivation. ۲۱۴ - اشتقاق

215. Distinction. ۲۱۵ - تمییز

216. Sequence of Tenses. ۲۱۶ - تطابق زمانی

217. Arabicised. ۲۱۷ - معرب

218. Prefix. ۲۱۸ - سابقہ

219. Suffix. ۲۱۹ - ملحقہ

220. Punctuations. ۲۲۰ - اشارات اعجامیہ (رموزاوقاف)

221. Full Stop. ۲۲۱ - نقطہ (.)

222. Semicolon. ۲۲۲ - مفرزہ (؛)

223. Colon. ۲۲۳ - شارحہ (:)

224. Comma. ۲۲۴ - سکتہ (،)

225. Dash. ۲۲۵ - فارقہ (—)

226. Brackets or Parenthesis. ۲۲۶ - معترضہ یا قوسین ( )

227. Square Brackets. ۲۲۷ - تفریقیہ [ ]

228. Inverted Commas. ۲۲۸ - ممیزہ (" ")

229. Sign of Interrogation. ۲۲۹ - استفہامیہ (؟)

230. Sign of Exclamation. ۲۳۰ - ندائیہ (!)

231. Dots, Ellipsis. ۲۳۱ - نقاط انصرافیہ (......)